

یہ کتاب برقی شکل میں نشرہوئی ہے اور شبکہ الامامین الحسنین (علیہما السلام) کے گروہ علمی کی نگرانی میں تنظیم ہوئی ہے

نام كتاب: تاريخ اسلام (زندگى پيامبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ) (2)

مؤلف: مركز تحقيقات اسلامي

مترجم: معارف اسلام پبلشرز

ناشر: نور مطاف

جلد: دوم

اشاعت: تیسری

تاريخ اشاعت: ذی القعده 1427 ھ\_ق

جملہ حقوق طبع بحق معارف اسلام پبلشرز محفوظ ہيں \_

عرض ناشر:

ادارہ معارف اسلام پبلشرز اپنى اصلى ذمہ دارى كو انجام ديتے ہوئے مختلف اسلامى علوم و معارف جيسے تفسير، فقہ، عقائد، اخلاق اور سيرت معصومين(عليہم السلام) كے بارے ميں جانے پہچانے محققين كى قيمتى اور اہم تاليفات كے ترجمے اور طباعت كے كام كو انجام دے رہاہے\_

يہ كتاب(عہد رسالت 2) جو قارئين كے سامنے ہے پيغمبر اكرم(صلى اللہ عليہ و آلہ و سلم) اور آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے اہل بيت اطہار (عليہم السلام) كى سيرت اور تاريخ پر لكھى جانے والى كتابوں كے سلسلے كى ايك كڑى ہے جسے گذشتہ سالوں ميں ترجمہ كرواكر طبع كيا گيا تھا\_ اس ترجمہ كے دستياب نہ ہونے اور معزز قارئين كے مسلسل اصرار كے باوجود اس پر نظر ثانى اور اسے دوبارہ چھپوانے كا موقع نہ مل سكا\_

خداوند عالم كے لطف و كرم سے اس سال كہ جسے رہبر معظم (دام ظلہ) كى جانب سے رسول اعظم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كا سال قرار ديا گيا ہے، اس نفيس سلسلے كى دوسرى جلد كو ، نظر ثانى اور تصحيح كے بعد دوبارہ زيور طبع سے آراستہ كيا جارہاہے\_ ہم اميد كرتے ہيں كہ خداوند متعال كے فضل و كرم ، امام زمان (عجل اللہ تعالى فرجہ الشريف) كى خاص عنايت اور ادارے كے ساتھ تعاون كرنے والے محترم فضلاء كے مزيد اہتمام و توجہ سے اس سلسلے كى بعد والى جلدوں كو بھى جلد از جلدچھپوا كر مطالعہ كے شائقين كى خدمت ميں پيش كرسكيں گے\_

ان شاء اللہ تعالى

معارف اسلام پبلشرز

مقدمہ

سيرت نگارى كى مختصر تاريخ

علم تاريخ، تمام اقوام ميں رائج فنون ميں سے ايك فن ہے\_ مورخين ،تاريخ لكھنے كے لئے سفر كرتے اور دنيا بھر ميں گھومتے رہتے ہيںجبكہ عوام اس كى معرفت كے شوقين اور علماء و مفكرين اس كى شناخت كے سلسلے ميں اپنى دلچسپى كا اظہار كرتے ہيں\_

مسلمان مورخين نے تاريخ اسلام اور ماضى ميں رونما ہونے والے واقعات كو اكٹھا كركے تاريخ كے صفحات پر قلمبند كيا ہے\_

چونكہ تاريخى حقائق كو شروع ہى سے خفيہ طاقتوں نے اپنے پنجوں ميں جكڑ كر جھوٹ اور فريب كے ساتھ مخلوط كرديا ہے لہذا تاريخى كتب و اسناد كى انتہائي دقت كے ساتھ چھان بين ، معتبر اور غير معتبر كى شناخت اور تاريخى حقائق كو افسانوى و بے بنياد مطالب سے جدا كرنا ہر محقق و مصنف كا فريضہ ہے\_

مورخين اسلام نے تاريخى واقعات كو محفوظ كئے جانے كى ضرورت محسوس كرتے ہوئے آغاز ہى سے تاريخ نگارى كا كام شروع كرديا تھا\_ سب سے پہلے سيرت پيغمبر اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم پر عروَة بن زُبير ( متولد 23ھ، متوفى 94ھ) نے كتاب تحرير كى \_ اس كے بعد عاصم بن قتادہ ( متوفى

120ھ) محمد بن مسلم بن شہاب زہرى ( متولد 51 ھ، متوفى 124ھ) ،عبداللہ بن ابى بكر بن حزم انصارى (متوفى 135) اورپھر محمد بن اسحاق بن يسار ( متولد 85 ھ، متوفى 152ھ) كہ جن كى كتاب بعد ميں ابن ہشام كے كام كى بنياد قرار پائي\_ پھر ان كے بعد كتاب ''المغازي'' كہ مصنف واقدى (متولد 151ھ ، متوفى 207ھ) اور ابن سعد ( متوفى 230) كا نام ليا جاسكتا ہے\_ مذكورہ مورخين كى كتب ميں سے اب سيرت ابن اسحاق كا كچھ حصّہ ، جبكہ واقدى كى ''المغازي'' سيرت ابن ہشام اور طبقات ابن سعد ہمارى دسترس ميں ہيں\_

دوسرے مشہور اسلامى مورخين ميں يعقوبى ( متوفى 292ھ) طبرى ( متولد 224، متوفى 310ھ) مسعودى (متولد 287، متوفى 346ھ) كا نام ليا جاسكتا ہے\_ جن كى كتابيں تاريخ كى قديمى كتب شمار ہوتى ہيں انہى كتب كى جانب محققين رجوع كرتے ہيںاور انہيںبطور حوالہ پيش كرتے ہيں\_

ہدف تاليف

تاريخ پيغمبر اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے بارے ميں اب تك بہت سى كتابيں مختلف زبانوں ميں لكھى جاچكى ہيں اور ہر لكھنے والے نے ايك خاص زاويہ سے پيغمبر اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى زندگى كا جائزہ ليا ہے\_

پيغمبر اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى سيرت پر قلم اٹھانے والوں كى كاوشيں لائق تحسين ہيں مگر يہ كہنا پڑتا ہے كہ ايك ايسى كتاب كى كمى محسوس ہوتى ہے جو مختصر ہونے كے ساتھ ساتھ آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى زندگى كے اہم واقعات كا تجزيہ بھى كرے\_

چونكہ موجودہ كتابيں درسى كتب كے عنوان سے قابل استفادہ نہيں ہيں لہذا اس كمى كو پورا كرنے كے ليے انتہائي سعى و كوشش كى گئي ، جس كا نتيجہ موجودہ كتاب ہے ، يہ كتاب دو حصوں پر مشتمل ہے\_

پہلا حصّہ ''پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى زندگى كے آغاز سے جنگ بدر تك ''اور دوسرا حصّہ ''احد سے رحلت رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم تك'' كے حالات اپنے دامن ميں سميٹے ہوئے ہے\_ اس كتاب كى خصوصيات مندرجہ ذيل ہيں\_

1\_ مطالب كو جمع كرتے وقت اس بات كا لحاظ ركھا گيا ہے كہ ايسے اصلى منابع اور قديم كتب سے استفادہ كيا جائے جو صدر اسلام سے قريب تر زمانہ ميں تاليف كى گئي ہوں\_

2\_ كتاب ميں بيان كئے گئے واقعات كى صحت كے بارے ميں مزيد اطمينان كے لئے متعدد مصادر سے رجوع كيا گيا ہے\_

3\_ كتاب ميں واقعات نقل كرنے كے علاوہ ، واقعات كا تجزيہ اور زمانہ پيغمبر اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى جنگوں ميں شكست و فتح كے اسباب كا جائزہ ليا گيا ہے\_ نيز يہود، منافقين اور مشركين كى اسلام دشمن كا روائيوں پر بھى روشنى ڈالى گئي ہے\_

4\_ تاريخى واقعات كے ضمن ميں شان نزول كى مناسبت سے قرآنى آيات ذكر كرنے كى كوشش كى گئي ہے\_

5\_ قمرى تاريخوں كے ساتھ ساتھ شمسى اور عيسوى تاريخوں كو بھى ذكر كيا گيا ہے تا كہ جنگوں اور صدر اسلام كے ديگر اہم واقعات كے دوران موسمى حالات واضح رہيں\_

6\_ فاصلہ اور دورى بعض جنگوں اور واقعات كا محل وقوع مدينہ سے دورى كيلومٹر ميں معين كى گئي ہے\_

7\_ افراد اور مختلف مقامات كے نام پر اعراب لگاديئےئے ہيں تا كہ پڑھنے والوں كے لئے ان الفاظ كى صحيح تلفظ كے ساتھ ادائيگى ممكن ہوجائے\_

8\_ كتاب كے مطالب كو اسباق كى شكل ميں بيان كيا گيا ہے جبكہ ہر سبق كے بعد كچھ سوالات بھى پيش كئے گئے ہيں\_

9\_ اس كتاب ميں بہت سے نئے مطالب پيش كئے گئے ہيں جسكى وجہ سے يہ كتاب منفرد، انتہائي مفيد اور دلچسپ ہوگئي ہے\_

 پہلا سبق

غزوہ بنى قينقاع

حضرت فاطمہ زہرا (ع) كا حضرت على (ع) كے ساتھ عقد

غزوہ سويق

غزوہ بنى سليم

''قَرَدَة''ميں سرّيہ زيد بن حارثہ

غزوہ غَطَفَان

جنگ احد كے مقدمات

جنگ رونما ہونے كے اسباب

پہلا قدم: جنگى بجٹ كى فراہمي

لشكر كى جمع آوري--سياسى پناہ گزين

لشكر قريش كى مدينہ روانگي--عباس كى خبر رساني

سپاہ قريش راستہ ميں

معلومات كى فراہمى

لشكر ٹھڑنے كى خبر

مدينہ ميں ہنگامى حالت

فوجى شوراى كى تشكيل

آخرى فيصلہ

سوالات

حوالہ جات

 غزوہ بنى قَينُقاع

بدر كى زبردست لڑائي نے علاقہ كے جنگى توازن كو مسلمانوں كے حق ميں كرديا \_ جنگ كے بعد منافقين اور يہودى ، مسلمانوں كى فتح مبين سے حسد كرنے لگے اس لئے كہ وہ مسلمانوں كى ترقى سے سخت خائف تھے\_ انھوں نے رسول خدا -- صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے كئے گئے معاہدوں كے برخلاف مسلمانوں اور اسلام كو بدگوئي اور دشنام طرازى كا نشانہ بنايا اور مگر مچھ كے آنسوبہاتے ہوئے قريش كو مسلمانوں سے انتقام لينے كے لئے بھڑكانے لگے\_ ان كے شعراء ہجويہ نظموںميں كفار كے ليے مسلمان خواتين كے اوصاف بيان كركے مسلمانوں كى ناموس كى اہانت كرتے تھے\_

رسول خدا نے مذكورہ '' مفسدين فى الارض'' ( زمين پر فساد پھيلانے والوں) كے قتل كا حكم صادر فرمايا اور وہ لوگ قتل كرديئے گئے\_(1)

پيغمبر اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم بخوبى جانتے تھے كہ يہودى آئندہ انتقامى جنگ ميں مدينہ سے باہر كے دشمنوں كے لئے راستہ ہموار اور اسلام كى پيٹھ پر خنجر كا وار كريں گے\_ اس لئے آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اس مشكل سے بچنے كے لئے راستہ ڈھونڈ تے رہے اور سياسى و دفاعى طاقت كو زيادہ سے زيادہ

 مضبوط كرنے كى كوشش فرماتے رہے\_

مدينہ كے يہوديوں ميں بنى قينقاع كے يہوديوں نے سب سے بڑھ چڑھ كر پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے خلاف سرد جنگ چھيڑ ركھى تھى ، انہوں نے نازيبا اور توہين آميز نعرے بلند كركے عملى طور پر عہد و پيمان كو لغو كرديا تھا\_

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے حجت تمام كرنے كى غرض سے بنى قينقاع كے بازار ميں مجمع سے خطاب كے دوران انہيں نصيحت كى اور اُس اجتماعى معاہدئے پر كاربند رہنے كى تاكيد فرمائي جو دونوں طرف سے كيا گيا تھا\_ اور فرمايا كہ '' قريش كى سرگذشت سے عبرت حاصل كرو اس لئے كہ مجھے ڈرہے كہ جن مصيبتوں نے قريش كو اپنى لپيٹ ميں لے ليا تھا وہ تمھيں بھى نہ جكڑ ليں'' \_

پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى نصيحتيں يہوديوں كے لئے بے اثر ثابت ہوئيں انہوںنے گستاخانہ جواب ديا: ''اے محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كياآپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے ہميں قريش سمجھ ركھا ہے؟ ناتجربہ كاروں سے جنگ ميں كاميابى كے بعد آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم مغرور ہوگئے ہيں ( معاذ اللہ) خدا كى قسم اگر ہم تمہارے خلاف جنگ كے لئے اٹھ كھڑے ہو ئے تو آپ - - --- صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو معلوم ہوجائے گا كہ مرد ميدان ہم ہيں يا كوئي اور؟

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے ان كى تمام گستاخيوں اور جسارتوں كے باوجود اپنے غصّہ كو پى ليا اور انھيں ان كے حال پر چھوڑديا ، مسلمانوں نے بھى بردبارى سے كام ليا تا كہ ديكھيں آئندہ كيا ہوتا ہے؟

ابھى چند دن بھى نہ گذرے تھے كہ فتنہ كى آگ بھڑك اُٹھى \_ ايك مسلمان عورت بنى قينقاع كے بازار ميں زيورات خريدنے كى غرض سے ايك سُنار كى دُكان كے سامنے بيٹھ گئي، يہوديوں نے اس عورت كے چہرے سے نقاب اتروانا چاہاليكن اس نے انكار كرديا

 اس يہودى سنارنے چپكے سے اس عورت كى لاعلمى ميں اس كے كپڑے كے كنارہ كو اس كى پشت پر باندھ ديا جب وہ عورت كھڑى ہوئي تو اس كا جسم عريان ہوگيا تمام يہودى ہنسنے لگے، عورت نے فرياد شروع كى اور مسلمانوں كو مدد كے لئے پكارا ايك مسلمان نے اس يہودى سناركو قتل كرڈالا ، يہوديوں نے بھى حملہ كركے اس مسلمان كو قتل كرديا\_

بات بڑھ گئي اور مسلمان انتقام لينے كے لئے اُٹھ كھڑے ہوئے ،بنى قينقاع كے يہودى دكانيں بندكركے اپنے قلعوں ميں چھپ گئے\_

رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا نے مدينہ ميں '' ابولبابہ''(2)كواپنا جانشين معيّن فرمايا اور لشكر اسلام كے ہمراہ 15 شوال بروز ہفتہ 2 ھ (ہجرت كے 20 ماہ بعد اور جنگ بدر كے 38 دن بعد) بنى قينقاع كے قلعہ كا محاصرہ كرليا، يہ محاصرہ پندرہ روز تك جارى رہا يہاں تك كہ يہوديوں نے تنگ آكر خود كو مسلمانوں كے حوالہ كرديا\_

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے منافقين كے سربراہ ''عبداللہ بن اُبَّي '' كى منّت و سماجت كى وجہ سے ان كے قتل سے درگزر فرمايا اور انھيں شام كے مقام ''اذراعات'' كى جانب ملك بدر كرديا، ان كے اموال كو مسلمانوں كے لئے مال غنيمت قرار ديا اور خمس نكالنے كے بعد مسلمانوں كے درميان تقسيم كرديا\_(3)

حضرت فاطمہ زہرا (ع) كا حضرت علي (ع) كے ساتھ عقد

اسلام كى عظيم ترين خاتون حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ عليہا كا عقد ہجرت كے دوسرے سال بدر كى لڑائي كے دو ماہ بعد حضرت على عليہ السلام سے ہوا\_

شادى كى تقريب نہايت سادہ مگر معنوى شان و شوكت كے ساتھ منعقد ہوئي

 ، حضرت فاطمہ زہرا (ع) كا مہر 500 درہم (4)تھاجو حضرت على (ع) نے اپنى زرہ فروخت كركے پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى خدمت ميں پيش كيا\_

آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے اس ميں سے كچھ درہم اپنے اصحاب كو ديئے تا كہ بازار سے حضرت فاطمہ زہرا (ع) كے ليے جہيز كا سامان خريد لائيں\_

مندرجہ ذيل چيزيں جہيز كے عنوان سے خريدى گئيں:

1\_ سات درہم كا ايك پيراہن

2\_ ايك درہم كى سر پراوڑھنے والى چھوٹى چادر

3\_ايك كالى چادر (قطيفہ)

4\_ايك عربى چارپائي جو لكڑى اوركھجور كے پتوں كى بنى ہوئي تھي

5\_دو توشك جن كا اوپر والا حصّہ مصرى كتان كا بنا ہوا تھا اور ايك ميں اون اور دوسرے ميں كھجور كے پتّے بھرے ہوئے تھے\_

6\_چار تكيے جن ميں سے دواون اور دو كھجور كى چھال سے بھرے ہوئے تھے\_

7\_ پردہ

8\_ چٹائي

9\_ چكى ( ہاتھ سے چلانے والي)

10\_ ايك بڑا طشت

11\_ كھال كى ايك مشك

12\_ ايك لكڑى كا پيالہ ( دودھ كے لئے)

13\_ايك كھال كا برتن ( پانى كے لئے)

 14\_ لوٹا

15\_ تابنے كے چند بڑے برتن

16\_مٹى كے چند كوزے

17\_ چاندى كا دست بند

پيغمبراسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے اصحاب جب بازار سے لوٹے تو انھوں نے سامان آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے سامنے ركھا آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے جب اپنى بيٹى كا جہيز ديكھا تو فرمايا:'' خدايا ان لوگوں كى زندگى كو مبارك قرار دے جن كے زيادہ تر ظروف مٹى كے ہيں''(5)

اس با بركت شادى كا پہلا ثمرہ حضرت امام حسن مجتبى عليہ السلام ہيں آپ 15 رمضان المبارك تين ہجرى كو جنگ احد سے پہلے متولد ہوئے\_(6)

غزوہ سويق

پانچ ذى الّحجہ 3 ھ، ق بمطابق 5جون 624ئجنگ بدر ميںذلّت آميز شكست كے بعد ابو سفيان نے يہ نذر كى كہ جب تك محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے جنگ اور بدر كا انتقام نہيںلوں گا اس وقت تك عورتوں كے پاس نہيں جاو ںگا\_ لہذا اس نے قبيلہ قريش كے دو سو،سواروں كو جمع كر كے مدينہ كى جانب كو چ كيا\_

چونكہ دو سو ،سواروں كے ذريعہ مدينہ پر حملہ كرنے كى جرا ت اسميں نہيں تھى اس لئے شہر سے دور اس نے لشكر كو ٹھہرايا اور رات كى تاريكى سے فائدہ اُٹھا كر ''سلّام بن مشُكم ''كے پاس پہنچا جو كہ نبى نُضَيركے يہوديوںكا ايك بڑا آدمى تھا \_ اس نے ابو سفيان كو مسلمانوں كى دفاعى كمزوريوں سے آگاہ كيا\_

 ابو سفيان لشكر گاہ كى طرف پلٹ آيا اور كچھ سپاہيوں كے ہمراہ حملے كى نيت سے مدينہ كى طرف بڑھااور ''عُرَيض' ' نامى جگہ پر لوٹ مار كي، دو گھروں ، كھجور كے چند درختوں يا كھيتوں ميں آگ لگائي اورنخلستان ميں كام كرنے والے دو مسلمانوں كو قتل كر ديا \_

جب دشمنوںكے حملے كى خبر پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو پہنچى تو آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے بغير كسى تاخير كے ''ابو لبابہ '' كومدينہ ميں اپنا جانشين بنايااور مہاجرين و انصار ميں سے دو سو آدميوں كا لشكر لے كر دشمن كے تعاقب ميں نكل پڑے ، رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے ''قَرقَرَةُ الكُدر' ' تك دشمن كا پيچھا كيا ليكن دشمن فرار ہو چكا تھا اور بھاگتے ہوئے ''سويق (7) كے تھيلے ''كو گراںبارى سے بچنے كے لئے راستہ ہى ميںپھينك گيا تھا \_ اس وجہ سے يہ غزوہ' غزوہ سويق كے نام سے مشہور ہوا\_(8)

غزوہ بنى سُلَيم

15محرم 3 ھق بمطابق 15 جولائي 624ئ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كويہ خبر ملى كہ غطفان و بنى سليم كے قبائل مكہ اور شام كے درميان بخارى كے راستے ميں (اطراف قَرقَرالكُدر ميں ) مدينہ پر حملہ كرنے كى تيارياں كر رہے ہيں\_

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم دو سو افراد كے ساتھ ان كى طرف بڑھے دشمن نے جب لشكر اسلام كو نزديك ہوتے ہوئے محسوس كيا تو رات كى تاريكى كا فائدہ اٹھاتے ہوئے بھاگ كھڑے ہوئے\_

لشكر اسلام نے دشمنوں كے پانچ سو اونٹ غنيمت ميں حاصل كئے اور مدينہ كى طرف لوٹ آئے\_ (9)

 ''قَرَدَة''ميں سرّيہ زيد بن حارثہ

يكم جما دى الثانى 3 ھ ق بمطابق 22 نومبر 624ئ جنگ بدر اور يثرب ميں اسلامى تحريك كے نفوذ كے بعد ' قريش كا مغربى تجارتى راستہ جو مكہ سے شام كى طرف جاتاتھا مسلمانوں كے زير نگين آجانے كى وجہ سے غير محفوظ ہو گياتھا \_ قريش نے يہ ارادہ كيا كہ اپنے اورقافلہ كے تحفظ كے لئے اس راستہ كو چھوڑ كر طويل مشرقى راستہ اپنائيں\_ يہ راستہ نجد كى آباديوں سے ہوكر، عراق اور عراق سے شام جاتا تھا\_ انھوں نے اس راستہ سے گزرنے كے لئے ''راہنما'' كا انتظام كيا\_

اس راستے سے پہلا قافلہ ''صفوان بن اُميّہ ''اور قريش كے ديگر سرداروں كى سربراہى ميں شام گيا\_

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے قافلے كى روانگى سے باخبر ہوتے ہى بلاتاخير ايك سو سواروں پر مشتمل ايك مضبوط لشكر تشكيل ديا اور ''زيد بن حارثہ ''كو اس كا كمانڈر بناكر حكم ديا كہ اس نئے راستے پر پہلے سے پہنچ كر قريش كے قافلے كا راستہ بند كرديں\_ جناب زيد نجد كى طرف روانہ ہوئے اور اونٹوں كے نشان قدم كے ذريعہ قافلے كا تعاقب كيا، يہاں تك كہ مقام ''قَرَدہ ''پر كارواں كو جاليا\_

قافلے كے نگران اور سر براہ افراد بھاگ كھڑے ہوئے اور پورا قافلہ بغير كسى خونريزى كے مسلمانوں كے ہاتھ آگيا اور قافلے كے دو نگہبان اسير ہوگئے\_

خمس نكالنے كے بعد بقيہ مال '' جو كہ اسى ''80 ''ہزار درہم تھے'' جنگى دستے كے سپاہيوں

كے درميان تقسيم ديا گيا\_ (10)

 غزوہ غَطَفَان

نجد ميں ''ذى امرّ ''كے مقام پر رياض سے 11كيلوميٹر شمال مغرب ميں 12 ربيع الاول 3 ھ\_ ق بمطابق 5 ستمبر 624ء كو يہ غزوہ ہوا\_

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو خبر ملى كہ '' بنى ثَعلَبَہ'' اور '' بنى مُحارب'' كى ايك بڑى جمعيت نے ''ذى ا مَرّ'' كے مقام پر ڈيرہ ڈال ركھا ہے اور دُعثور بن حارث نامى شخص كى كمان ميں مدينہ پر حملے كا ارادہ ركھتے ہيں رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم چارسوپچاس جنگجو افراد كو جمع كركے دشمن كى طرف بڑھے\_ يہ اطلاع ملتے ہى دشمن پہاڑيوں كى جانب بھاگ گيا \_ غرض كہ كوئي ٹكراؤ نہيں ہوا\_(11)

جنگ احد كے مقدمات

بروز ہفتہ7 شوال 3 ھ ق بمطابق 26 مارچ 625ئ

جنگ رونما ہونے كے اسباب

اسلامى مركز ''مدينہ'' پر قريش كے فوجى حملے كے مختلف اسباب ہيں جنكى جانب مختصر طور پر اشارہ كيا جا رہا ہے\_

1\_ جنگ بدر ميںمسلمانوں كى شاندار فتح ، قريش، يہود اور منافقين كے لئے باعث ننگ اور ناگوار تھي\_ قريش نہ صرف اپنے سرداربلكہ اپنى سردارى ، ہيبت اور عربوں كے درميان موجود اثر و رسوخ كوبھى كھو بيٹھے اور يہ زمانہ جاہليت كے عربوں كے لئے نہايت رنج كا باعث تھا جو سردارى كو اپنا قومى فخر سمجھتے تھے\_

 2 \_ كينہ و انتقام كى آگ ; قريش اور ان كے مقتولين كے وارثوں كے دلوں ميں كينہ اور انتقام كى آگ شعلہ ور تھى اور قريش كے سرداروں نے كشتگان بدر پر رونے كو حرام قرار ديا تھا تا كہ مناسب موقع پر ان كے جذبات بھڑكا كر منظم طريقے سے اسلام اور مسلمانوں سے انتقام ليا جاسكے\_

3 \_يہوديوں كا بھڑكانا ; يہوديوں كے لئے اسلام كا پھيلنا خوش آئند نہ تھا \_ لہذا انھوں نے مشركين قريش كو بھڑكانے ميں بڑا زبردست كردار ادا كيا\_ بطور نمونہ ملاحظہ ہو \_ ''كعب بن اشرف ''جنگ بدر كے بعد مدينہ سے مكہ كى طرف دوڑا اور وہاں قريش كے مقتولين كے لئے مرثيہ كہا اور مگر مچھ كے آنسو بہا كر ان كے زخم تازہ كرديئے \_ يہاں تك كہ انہيں جنگ پر آمادہ كرنے كے لئے پاك باز مسلمان عورتوں كى خوبصورتى كا نقشہ اشعار كے قالب ميں ڈھال كر پيش كيا تا كہ مشركين كو مسلمانوں كے ساتھ جنگ كرنے، اور ان كى عورتوں اور لڑكيوں كو اسير بنانے پر اُكسائے\_

4\_ اقتصادى محاصرے كا توڑ; قريش كى اقتصادى و معاشى زندگى كا دار و مدار تجارت پر تھا ، تجارتى راستے غير محفوظ ہونے اور مسلمانوں كے حملے كے ڈرسے ان كى تجارت خطرے ميں پڑ گئي تھى اور اقتصادى و معاشى زندگى جارى ركھنا مشكل ہوگيا تھا اس لئے اس محاصرے كو توڑنا اور ان مشكلات سے جان چھڑوانا بہت ضرورى ہوگيا تھا\_

5 \_ آئندہ كے لئے پيش بندي: قريش اس بات سے بخوبى واقف تھے كہ اگر مسلمانوں كو قدرت حاصل ہوگئي تو وہ انہيں ہرگز نہيں چھوڑيں گے اور گذشتہ چند سالہ آزار و اذيت كا جواب ضرور ديں گے\_ اس كے علاوہ بُت پرستوں كے ہاتھوں سے مسجد الحرام كو آزاد كروانے كے لئے كسى بھى كوشش سے دريغ نہيں كريں گے\_

 يہ سارى باتيں سبب بنيں كہ قريش حملہ كرنے ميں پيش قدمى كريں اور بزعم خود اسلام اور پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كا كا م تمام كرديں\_

پہلا قدم ، جنگى بجٹ كى فراہمي

اس وسيع فوج كشى كے سلسلے ميں سب سے پہلا عملى اقدام جنگى مشقوں اور ديگر امور كے لئے زيادہ سے زيادہ بجٹ كى فراہمى تھا ، قريش ، دارالندوہ ( قريش كے مشورہ كرنے كى جگہ ) ميں جمع ہوئے اور بحث و مباحثہ كے بعد آخر ميں يہ طے پايا كہ پچاس ہزار طلائي دينار( تقريباً ساڑھے سات كروڑ تومان) ہونا چاہيئےوريہ رقم اس تجارتى كارواں كے منافع سے مہيّا كى گئي جس كوجنگ بدر سے پہلے ابوسفيان مكّہ ميں صحيح و سالم لے آيا تھا\_(12)

قرآن اس سلسلے ميں كہتا ہے كہ ''بيشك كافر اپنے اموال كو خرچ كرتے ہيں تا كہ (لوگوں كو) خدا كے راستہ سے باز ركھيں وہ لوگ ان اموال كو خرچ كر رہے ہيں ليكن يہ ان كى حسرت كا باعث ہوگا\_ اس كے بعد ان كو شكست ہوگى اور آخرت ميں كافر جہنّم ميں جائيں گے \_(13)

لشكر كى جمع آوري

كفار قريش ، جنہوں نے نزديك سے اسلامى سپاہيوں كى شجاعت اور جذبہ شہادت كو

ديكھا تھا ، انھوں نے تہيّہ كيا كہ پورى توانائي كے ساتھ جنگ كے لئے اُٹھ كھڑے ہوں اور قريش كے علاوہ مكّہ كے اطراف و جوانب ميں موجود قبائل كے بہادروں كو بھى

 جنگ ميں شركت كى دعوت ديں\_

چار آدميوں كو عرب كے باديہ نشين قبائل كے درميان بھيجا گيا تا كہ انھيں لڑنے اور مدد كرنے كى دعوت ديں، يہ چار آدمى ، عَمرو بن عَاص ، ہُبَيرہ بن ابو وَہَب ، ابن الزَّبَعرى اور ابو عَزَّہ تھے\_

ابو عزہ شروع ميں اس ذمّہ دارى كو قبول نہيں كر رہا تھا ، وہ كہتا تھا كہ '' جنگ بدر كے بعد محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے تنہا مجھ پر احسان كيا اور مجھ كو بغير تاوان كے آزاد كرديا ميں نے اُن سے وعدہ كيا تھا كہ ان كے مقابل آنے والے كسى بھى دشمن كى مدد نہيں كروں گا \_ ميں اپنے پيمان كاوفادار ہوں''\_

ليكن لوگوں نے اس كو قانع كيا تو وہ باديہ نشين قبائل كے درميان جاكر اشعار كے ذريعہ لوگوں كو رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے خلاف جنگ كرنے پر اكساتا اور لشكر اكٹھا كرتا رہا \_دوسرے تين آدميوں نے بھى قبائل كو لڑائي پر اكساكر جمع كيا اور انجام كار قبائل كنَانہ اور تھَامہ كے كچھ لوگ قريش كے ساتھ مل كر آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے خلاف جنگ كرنے پر تيار ہوگئے\_(14)

سياسى پناہ گزين

رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا كے مدينہ ہجرت كے بعد ابوعامر فاسق ،قبيلہ اَوس كے 50 افراد كے ساتھ مشركين كے سربرآوردہ افراد كى پناہ ميں آگيا تھا وہ مشركين مكّہ كو رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے خلاف جنگ كرنے پر اكساتا رہتا تھا اور اپنے قبيلے كے افراد كے ساتھ مشركين كى تياريوں ميں شريك تھا اس نے كہا كہ يہ 50 افراد ميرے قبيلے كے ہيںاور جس وقت ہم سرزمين مدينہ پر

 پہنچيں گے اس وقت قبيلہ اوس كے تمام افراد ہمارى طرفدارى كے لئے اُٹھ كھڑے ہوںگے\_

لشكر قريش كى مدينہ روانگي

مكمل تيارى كے بعد قريش نے لشكر كو كوچ كا حكم ديا ، يہ لشكر تين ہزار افراد پر مشتمل تھا جس ميں سات سو زرہ پوش ، دو سو گھڑ سوار ، تين ہزار اونٹ اور بے پناہ اسلحہ كے علاوہ دوران جنگ گا بجا كر سپاہيوں كو تازہ دم كرنے كے ليے 15 عورتيں بھى شريك تھيں\_

مشركين كے لشكر كا سپہ سالار ابوسفيان تھا ، سواروں كى كمان خالد بن وليد كے ہاتھ ميں تھى اور ''عكرمہ بن ابى جہل ''خالد كے نائب كى حيثيت سے شريك تھا اس بار لشكر مشركين ہر ايسے اختلاف سے اجتناب كر رہا تھا جو ان كو دو گروہوں ميں بانٹ ديتا\_

عبّاس كى خبر رساني

جب لشكر نے كوچ كا ارادہ كيا تو پيغمبر اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے چچا عبّاس بن عبدالمطلب نے '' جو مخفى طور پر مسلمان ہوچكے تھے اور بہت قريب سے قريش كى تياريوں اور كوچ پر نظر ركھے ہوئے تھے'' پيغمبراسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو مشركين كے لشكر كى جنگى صورتحال كى اطلاع دينے كے ليے ايك خط تحرير كيا\_

اور قبيلہ بنى غفار كے ايك قابل اعتماد شخص كے ذريعہ آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى خدمت ميں بھيجا\_ يہ فرستادہ اتنى تيزى سے روانہ ہوا كہ مكّہ اور مدينہ كا درميانى فاصلہ صرف تين دن ميں طے كر ليا\_

 جب يہ سوار مدينہ پہنچا تو اس وقت پيغمبر اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ' ' قُبا'' ميں تھے \_ وہ آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے پاس پہنچا اور خط ديا\_ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے خط ايك شخص كو دياتا كہ آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو سُنائے پھر آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے اس سے فرمايا كہ اس كا مضمون كسى كو نہ بتانا\_

مدينہ كے يہودى اور منافقين نامہ بَر كے آنے سے آگاہ ہوچكے تھے \_ اور انھوں نے مشہور كرديا كہ محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے پاس بُرى خبر پہنچى ہے\_ تھوڑى ہى دير ميں لوگ قريش كى لشكركشى سے باخبر ہوگئے\_ (15)

سپاہ قريش راستہ ميں

راستہ ميں جہاں كہيں پڑاؤ ہوتا لشكر كے ہمراہ موجود عورتيں گانا بجانا شروع كرديتيں اور مقتولين قريش كى ياد دلاكر سپاہيوں كو بھڑكاتى قريش كے سپاہى جہاں كہيں پانى كے كنارے رُكتے اونٹوں كو ذبح كركے اُن كا گوشت كھاتے\_(16)

عمروبن سالم خزاعى نے مكّہ اور مدينہ كے درميان مقام ''ذى طوى '' ميں قريش كو خيمہ زن ديكھا تو مدينہ آئے اور جو كچھ ديكھا تھا اس كى خبر پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو دي(17)\_

معلومات كى فراہمي

پيغمبر اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے جمعرات كى رات 5 شوال 3 ھ ق، بمطابق 24 مارچ 625كو فضالہ كے سراغ رساں بيٹوں ''انس اور مونس ''كو دشمن كى نقل و حركت كے بارے ميں معلومات اكھٹى كرنے كے لئے بھيجا\_ انھوں نے قريش كو ''عقيق '' كے مقام پر ديكھا اور ان كے پيچھے ہولئے جب لشكر نے ''وطاء '' كے مقام پر پڑاؤ ڈالا تو وہاں سے پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى خدمت ميں

 رپورٹ پيش كرنے كے لئے واپس آگئے\_(18)

لشكر ٹھہرنے كى خبر

جيسے ہى سپاہ مشركين نے احد كے نزديك وطاء كے مقام پر پڑاؤ ڈالا تو پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے ''حُباب بن مُنذر ''كو پوشيدہ طور پر مامور فرمايا كہ دشمن كى قوّت كا اندازہ كريں اور ضرورى معلومات جمع كركے اس كى رپورٹ ديں\_ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے اس بات كى تاكيد كى كہ اپنى رپورٹ دوسروں كى موجودگى ميں پيش نہ كريں مگر يہ كہ دشمن كى تعداد كم ہو ( تو اس وقت كوئي حرج نہيں ہے)\_

''حُباب ''دشمن كے لشكر كے قريب پہنچے اور نہايت دقت نظر سے جائزہ لے كر واپس آئے اور پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے تنہائي ميں ملاقات كى اور كہا كہ ''اے رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ميں نے ايك بڑا لشكر ديكھاہے ميرا اندازہ ہے كہ كم و بيش تين ہزار افراد ، دو سو گھوڑے اور زرہ پوش سپاہيوں كى تعداد تقريباً سات سو كے قريب ہوگى ، رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے پوچھا كہ تم نے عورتوں كو بھى ديكھا؟ حباب نے كہا كہ ايسى عورتيں ديكھى ہيں جن كے پاس گانے بجانے كا سامان ہے\_ پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا كہ '' يہ عورتيں مردوں كو لڑائي پر اُكسانا اور مقتولين بدر كى ياد دلانا چاہتى ہيں، اس سلسلہ ميںتم كسى سے كوئي بات نہ كرنا خدا ہمارى مدد كے لئے كافى اور بہترين حفاظت كرنے والا ہے اے خدا ہمارى روانگى اور حملہ تيرى مدد سے ہوگا\_ (19)

 مدينہ ميں ہنگامى حالت

شب جمعہ 6 شوال 3 ھ ق، بمطابق 25 مارچ 625ئ \_ اوس و خزرج كے برجستہ افراد سعد بن معاذ ، اُسَيد بن حُضَير اور سعد بن عُبَادة چند مسلح افراد كے ہمراہ مسجد اور پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا كے گھر كے دروازہ پر حفاظت كے لئے كھڑے ہوگئے\_

مشركين كے شب خون مارنے كے خوف سے صبح تك شہر مدينہ كى نگرانى كى جاتى رہي\_(20)

فوجى شورى كى تشكيل

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اس فكر ميں تھے كہ اگر مسلمان مدينہ ميں رہ كر شہر كا دفاع كريں گے تو مسلمانوں كى فوجى شان و شوكت كمزور پڑ جائے گى اور دشمن جرى ہوجائے گا اور ممكن ہے دشمن كے شہر كے قريب ہوتے ہى منافقين و يہود اندرونى سازش ( يا بغاوت) كے ذريعہ دشمن كى كاميابى كى راہ ہموار كريں دوسرى طرف شہر ميں رہنے كا فائدہ يہ ہے كہ قريش مجبور ہوں گے كہ شہر پر حملہ كريں اور اس صورت ميں دست بدست لڑائي كے حربوں كو بروئے كار لاكر دشمن پر ميدان تنگ اور شكست سے دوچار كيا جاسكتا ہے اور شہر ميں رہنا سپاہيوں ميں دفاع كے لئے زيادہ سے زيادہ جوش پيدا كرے گا\_

قريش بھى اسى فكر ميں تھے كہ اگر مسلمان مدينہ ميں رہے تو درختوں كو كاٹ كر اور نخلستان ميں آگ لگا كر ناقابل تلافى اقتصادى نقصان پہنچايا جائے گا\_

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے دفاعى حكمت عملى كى تعيين كے لئے اجلاس بلايا اور اصحاب سے مشورہ طلب كيا اجلاس ميں حضوراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے اعلان كيا كہ اگر آپ لوگ مصلحت سمجھيں تو ہم مدينہ

 ميں رہيں اور دشمنوں كو اسى جگہ چھوڑديا جائے جہاں وہ اُترے ہيں تا كہ اگر وہ وہيں رہيں تو زحمت ميں مبتلا رہيں اور اگر مدينہ پر حملہ كريں تو ہم ان كے ساتھ جنگ كريں\_

عبداللہ بن اُبى نے اُٹھ كر كہا كہ '' يا رسول اللہ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ابھى تك كوئي دشمن اس شہر پر فتحياب نہيں ہوسكا ماضى ميں ہم نے دشمن كے ساتھ جب بھى ميدان ميں لڑائي كى شكست سے دوچار ہوئے اور جب بھى دشمن نے چاہا ہمارے شہر ميں آئے تو ہم نے شكست دى لہذا آپ انھيں ان كے حال پر چھوڑ ديجئے \_ اس لئے كہ اگر وہ وہيں رہے تو بدترين قيد ميں ہيں اور اگر حملہ آور ہوئے تو ہمارے بہادر ان سے لڑيں گے ، ہمارى عورتيں اور بچّے چھتوں سے ان پر پتھراؤ كريں گے اور اگر پلٹ گئے توشرمندہ رسوا ، نااُميد اور بغير كسى كاميابى كے واپس جائيں گے '' مہاجر ين و انصار كے بزرگ افراد حسن نيّت كے ساتھ اسى خيال كے حامى تھے ليكن شہادت كے شوقين نوجوانوں كى بڑى تعداد خصوصاً وہ لوگ جو جنگ بدر ميں شريك نہيں ہوسكے تھے دشمن سے روبرو لڑنے كے لئے بے قرار تھے اور رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے يہ خواہش ظاہر كر رہے تھے كہ دشمن كے مقابل ميدان كار زار ميں لے چليں\_

اس اكثريت ميں لشكر اسلام كے دلير سردار حضرت حمزہ (ع) بھى تھے انھوں نے فرمايا: اس خدا كى قسم جس نے قرآن كو نازل فرمايا ہم اس وقت تك كھانا نہيں كھائيں گے جب تك شہر سے باہر دشمنوں سے نبرد آزمائي نہ كرليں\_

جواں سال افراد كچھ اس طرح كا استدلال پيش كر رہے تھے كہ : اے خدا كے پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ہم اس بات سے ڈر رہے ہيں كہ كہيں دشمن يہ خيال نہ كر بيٹھيں كہ ہم ان كے سامنے آنے سے ڈرتے ہيںاور شہر سے باہر نكلنا نہيں چاہتے \_ ہميں اچھا نہيں لگتا قريش اپنے رشتہ داروں كى طرف واپس جاكر كہيں كہ ہم نے محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو يثرب ميں محصور كرديا ; اور ( اس طرح) اعراب

 كو ہمارے مقابلے ميں دلير بناديں\_ (21)

آخرى فيصلہ

جوانوں كے اصرار پر رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے اكثريت كى رائے كو قبول فرمايا اور مسلمانوں كے ساتھ نماز جمعہ ادا كى ،خطبہ ميں انہيں جانفشانى اور جہاد كى دعوت دى اور حكم ديا كہ دشمن سے جنگ كرنے كے لئے تيار ہوجائيں ، پھر آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے نماز عصر جماعت كے ساتھ پڑھائي ، اس كے بعد فوراً گھر كے اندر تشريف لے گئے ، جنگى لباس زيب تن فرمايا ''خود ''سرپر ركھى تلوار حمائل كى اور جب اس حليہ ميں گھر سے باہر تشريف لائے تو وہ لوگ جو باہر نكلنے كے سلسلہ ميں اصرار كر رہے تھے، شرمندہ ہوئے اور اپنے دل ميں كہنے لگے كہ '' جس بات كى طرف پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كا ميلان نہيں تھا ہميں اس كے خلاف اصرار كرنے كا حق نہيں تھا''\_ اس وجہ سے وہ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے قريب آئے اور كہا كہ'' اگر آپ چاہيں تو مدينہ ميں رہيں '' رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا نے فرمايا '' يہ مناسب نہيں ہے كہ پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم لباس جنگ پہن لے اور قبل اس كے كہ خدا دشمنوں كے ساتھ جنگ كى سرنوشت كو روشن كردے وہ لباس جنگ كو اُتار پھينكے \_

اب ہم جو كہہ رہے ہيں وہ كرتے جائيں خدا كا نام لے كر راستہ پرگامزن ہوجاؤ اگر صبر كروگے تو كامياب رہوگے''\_(22)

 سوالات:

1 \_ غزوہ بنى قينقاع كب واقع ہوا اور اس كا نتيجہ كيا رہا؟

2\_ ''ذى قرد'' كے مقام پر سّريہ ''زيد بن حارثہ ''كس مقصد كے تحت انجام پايا؟

3\_ حضرت على (ع) و حضرت فاطمہ (ع) كا عقد مبارك كس سال ہوا؟

4\_ جنگ احدشروع ہونے كے اسباب كيا تھے؟

5\_ جنگ احد كا بجٹ كفّار نے كس طرح پورا كيا؟

6\_ راہ خدا سے روكنے كى خاطر مال خرچ كرنے كے سلسلہ ميں قرآن كيا كہتا ہے؟

7\_ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم قريش كى روانگى سے كيسے واقف ہوئے؟

8\_ دشمن كا مقابلہ كرنے كيلئے مسلمانوں نے آخرى فيصلہ كيا كيا ؟

 حوالہ جات

1\_ان شعراء كے نام حسب ذيل ہيں:

كعب بن اشرف يہودى ، ابى عفك يہودى اور مشركين ميں سے ايك عورت عصماء بنت مروان ، طبقات ابن سعد جلد 2 ص 27/28\_

2\_ ابن ہشام كى تحرير كے مطابق بشير بن عبدالمنذر ( ابولبابہ) اور ابن اسحاق كى تحرير كے مطابق عبادہ بن وليد بن عبادہ بن صامت\_

3\_ مغازى واقعدى جلد 1 ص 176، سيرة ابن ہشام جلد 3 ص 47، تاريخ طبرى جلد 2 ص 497، طبقات ابن سعد جلد 2 ص 27\_

4\_ ہر درہم 12 نخود كے يعنى آدھا مثقال چاندى كے برابر ہے اس حساب سے آپ كا مہر 250 مثقال چاندى ہے\_

5\_ اللہم بارك لقوم: جُلّ انيتہم الخزف \_ كشف الغمہ جلد 1 ص 359\_

6\_مزيد معلومات كے لئے كشف الغمہ كى طرف رجوع كريں ج1 ص 374/348، بحار الانوار ج 43 ص 145/92 مطبوعہ بيروت ،سيرة المصطفى ص 329\_326\_

7\_ انشاء اللہ حضرت علي(ع) و فاطمہ (ع) كے عقد كا تفصيلى حال امامت كى تاريخ ميں بيان كيا جائے گا\_

8\_ سويق ايك غذا ہے جو چاول اور جوكے آٹے، شہد اور دودھ سے يا پھر خرمے آٹے اور روغن سے بنتى ہے\_ جيسے ستّو\_

9\_ مغازى واقدى جلد 1 ص 181\_ طبقات ابن سعد جلد 2 ص 130\_ سيرة ابن ہشام جلد 2 ص 44، دلائل النبوة بيہقى جلد 2 ص 322\_

10\_ مغازى واقدى جلد 1 ص 183\_ طبقات ابن سعد جلد 2 ص 35\_ سيرة ابن ہشام جلد 4/3 ص 43\_

 11\_ مغازى واقدى جلد 1 ص 197\_طبقات جلد 2 ص 36 \_ متاع الاسماع ص 112\_

12\_ مغازى واقعدى جلد 1 ص 190\_193\_ طبقات ابن سعد جلد 2 ص 34\_

13\_ مغازى واقدى جلد 1 ص 200\_

14\_ سورہ انفال آيت 36\_

15\_ مغازى واقدى جلد 1 ص 20\_

16\_ مغازى واقدى جلد 1 ص 204\_

17\_ مغازى واقدى جلد 1 ص 205،206\_

18\_ مغازى واقدى جلد 1 ص 205\_

19\_ مغازى واقدى جلد 1 ، ص 206،207\_

20\_ مغازى واقدى جلد 1 ص 270،208\_

21\_ مغازى واقدى جلد 1، ص 208\_

22\_ مغازى واقدى جلد 1 ، ص 219،209\_

23\_ مغازى واقدى جلد 3، ص 241،213\_

 دوسرا سبق

لشكر اسلام كى روانگي

لشكر توحيد كا پڑاؤ

منافقين كى خيانت

صف آرائي

دشمن اپنى صفوں كو منظم كرتاہے

جنگى توازن

جنگ كيسے شروع ہوئي؟

دشمن كے حوصلے بلند كرنے ميں موسيقى كا كردار

اجتماعى حملہ

فتح كے بعد شكست

پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كا دفاع كرنيوالوں كى شجاعت

ام عمارہ شير دل خاتون

لشكر كى جمع آوري

سوالات

حوالہ جات

 لشكر اسلام كى روانگي

روانگى كے وقت رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے تين نيزے طلب فرمائے اور تين پرچم تيار كيئے لشكر كا عَلَم على بن طالب(ع) ، قبيلہ '' اوس'' كا پرچم '' اُسَيد بن حُضَير '' اور قبيلہ خزرج كا پرچم '' سعد بن عبادة'' كے سپُرد كيا\_ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم جمعہ كے دن عصر كے وقت ايك ہزار افراد كے ساتھ مدينہ سے باہر نكلے آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم گھوڑے پر سوار اور ہاتھ ميں نيزہ ليے ہوئے تھے \_ مسلمانوں كے درميان صرف سو افراد كے جسم پر زرہ تھي\_

لشكر اسلام مقام ''شيخان ''پر پہنچا تو ناگہاں ايك گروہ شور و غل كرتا ہوا پيچھے سے آن پہنچا رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے پوچھا كہ يہ كون ہيں؟ لوگوں نے عرض كيا: اللہ كے رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم '' يہ عبيد اللہ بن اُبّى كے ہم پيمان يہودى ہيں''\_ آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا كہ '' ان تك يہ بات پہنچا دو كہ ہم ان كى مددسے بے نياز ہيں'' اس كے بعد فرمايا كہ '' مشركين سے جنگ كرنے كے لئے مشركين سے مدد نہ لى جائے''\_(1)

لشكر توحيد كا پڑاؤ

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے شيخان كے پاس پڑاؤ ڈالا اور محمد بن مسلمہ كو 50 افراد كے ساتھ لشكر اسلام

 كے خيموں كى حفاظت پر مامور فرمايا\_

اس مقام پر جنگ ميں شركت كے خواہشمند نوجوان آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے پاس آئے اور جنگ ميں شركت كى اجازت چاہى ، رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے انہيں جنگ ميں شركت كرنے كى اجازت نہ دى ،انہوں آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے عرض كيا كہ رافع بن خَديج ايك ماہر تيرانداز ہے اور رافع نے بھى اونچى ايڑى والے جوتے پہن كر اپنے قد كى بلندى كا مظاہرہ كيا رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے رافع كو شركت كى اجازت دے دي\_ سُمرَة بن جُندُب نے عرض كيا كہ ميں رافع سے زيادہ قوى ہوں ، ميں ان سے كشتى لڑنے كے لئے تيار ہوں رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا ٹھيك ہے، كُشتى لڑو\_ سمرہ نے رافع كو پٹخ ديا تو رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے اسے بھى شركت كى اجازت ديدي\_ (2)

عبداللہ بن حجش نے پيغمبر اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے عرض كيا كہ : اے رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا دشمنوں نے وہاں ڈيرہ ڈال ركھا ہے\_ ميں نے پہلے ہى خدا كى بارگاہ ميں دُعا كى ہے كہ كل جب دشمن سے مقابلہ ہوتو وہ مجھے قتل كرديں ،ميرا پيٹ پھاڑ ڈاليں ،ميرے جسم كو مثلہ كرديں تا كہ اسى حالت ميں خدا كا ديدار كروں اور جس وقت خدا مجھ سے پوچھے كہ كس راہ ميں تيرى يہ حالت كى گئي؟ تو ميں كہہ سكوں كہ اے خدا تيرى راہ ميں\_ (3)

عمر و بن جموح ايك پاؤں سے اپاہج تھے جن كے چار بيٹے پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے ہمراہ جنگوں ميں شير كى طرح لڑتے تھے، جب جنگ اُحد پيش آئي تو عزيز و اقارب نے عمرو بن جموح كو شركت سے منع كيا اور كہا كہ چونكہ تم پاؤں سے اپاہج ہو لہذا فريضہ جہاد كا بار تمہارے دوش پر نہيں ہے، اس كے علاوہ تمہارے بيٹے تو پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے ہمراہ جنك كيلئے جارہے ہيں\_ اس نے كہا كہ ''وہ لوگ تو جنّت ميں چلے جائيں\_ اور ميں يہاں تمہارے پاس رہ جاؤں؟'' ان كى بيوى نے ديكھا كہ وہ ہتھياروں سے ليس ہوتے ہوئے زير لب يہ دعا كر

 رہے ہيں كہ '' خدايا مجھے گھر واپس نہ پلٹا\_'' بيٹوں نے اصرار كيا كہ جنگ ميں شركت سے اجتناب كريں تو وہ پيغمبراكرم كى خدمت ميں پہنچے اور عرض كيا'' اے رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا ميرے بيٹے نہيں چاہتے كہ مجھے آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے ساتھ اس جنگ ميں شركت كرنے ديں، بخدا ميرى خواہش ہے كہ اس ناقص پاؤں كو بہشت كى سرزمين سے مَس كروں\_''

پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا:

'' خدا نے تمہيںجنگ سے معاف ركھا ہے اور فريضہ جہاد تمہارے كندھوں سے اٹھاليا ہے\_''

وہ نہيں مانے تو رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے ان كے بيٹوں سے فرمايا كہ '' اگر تم ان كو نہ رو كو تو تمہارے اوپر كوئي گناہ نہيں ہے\_ شايد خدا ان كو شہادت نصيب كردے \_(4)

آفتاب غروب ہوا ،جناب بلال نے اذان دي، رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے مجاہدين اسلام كے ساتھ نماز جماعت ادا كي\_

دوسرى طرف دشمن كے لشكر ميں عكرمہ بن ابى جہل كو چند سواروں كے ساتھ خيموں كى حفاظت پر مامور كرديا گيا \_(5)

منافقين كى خيانت

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم صبح سويرے شيخان سے احد (مدينہ سے 6كلوميٹردور) كى طرف روانہ ہوئے \_ مقام شوط پر منافقين كا سرغنہ عبداللہ بن ابى بن سلول اپنے تين سوساتھيوں سميت مدينہ واپس لوٹ گيا\_ اس نے اپنے بہانہ كى توجيہ كے لئے كہا كہ '' محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے جوانوں كى بات سنى ہمارى بات نہيں سنى اے لوگو ہميں نہيں معلوم كہ ہم كس لئے اپنے آپ كو قتل كئے

 جانے كے لئے پيش كرديں:؟ عبداللہ بن عمر و بن حرام ان كے پيچھے گئے اور كہا كہ '' اے قوم خدا سے ڈرو، ايسے موقع پر كہ جب دشمن نزديك ہے اپنے قبيلے اور پيغمبر خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو تنہا نہ چھوڑو'' منافقين نے جواب ديا '' اگر ہميں يقين ہوتا كہ جنگ ہوگى تو ہم تمہيں نہ چھوڑتے، ليكن ہميں معلوم ہے كہ كسى طرح كى جنگ نہيں ہوگي''\_

عبداللہ بن عمرو جوكہ ان سے نا اميد ہوچكے تھے ان سے كہنے لگے، اے دشمنان خدا خدا تمہيں اپنى رحمت سے دور كرے اور بہت جلد خدا اپنے پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو تم سے بے نياز كردے گا\_

ان تين سو افراد كے چلے جانے كے بعد قبيلہ بنى حارثہ اور قبيلہ بنى سلمہ كے افراد بھى سست پڑگئے اور واپس جانے كيلئے سوچنے لگے مگر خدا نے انھيں استوار ركھا\_ (6)

صف آرائي

7/ شوال 3 ھ ق بمطابق 26مارچ 625ئبروز ہفتہ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے احد ميں نماز صبح ادا كرنے كے بعد لشكر كى صف آرائي شروع كردي\_ كوہ احد كو پيچھے اور مدينہ كو اپنے سامنے قرار ديا\_ سپاہيوں كو مكمل طور پر ترتيب دينے كے بعد آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے تقرير فرمائي اور كہا كہ ''تعريف اور جزاء اس شخص كے لئے ہے جو اپنے فريضے كو صبر و سكون اور متانت و يقين كے ساتھ انجام ديتا ہے ، اس لئے كہ جہاد انتہائي دشوار كام اور بہت سى مشكلات و پريشانيوں كا حامل ہے\_ ايسے لوگ بہت كم ہيں جو اس ميں ثابت قدم ہيں، مگر وہ لوگ جن كو خدا ہدايت و پائيدارى عطا فرمائے ،خدا اس كا دوست ہے جو اس كا فرماں بردار ہے اور شيطان اس كا دوست ہے جو اس كى پيروى كرتا ہے ''\_

''ہر چيز سے پہلے جہاد ميں ثابت قدم رہو اور اس وسيلے سے ان سعادتوں كو اپنے لئے

 فراہم كرو جن كا خدا نے وعدہ كيا ہے\_ اختلاف، كشمكش اور ايك دوسرے كو كمزور بنانے كا ارادہ ترك كردو كيونكہ يہ باتيں حقارت و ناتوانى كا سبب ہيں''\_

پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے '' عبداللہ بن جُبَير'' كو 50 تيراندازوں كے ساتھ درّہ كوہ عينين كى نگرانى پر معين فرمايا اور درّہ كى حفاظت كے لئے جنگى حكمت عملى بتاتے ہوئے فرمايا: ہم فتحياب ہوں يا شكست كھائيں تم اپنى جگہ ڈٹے رہنا اور دشمن كے سواروں كو تيراندازى كے ذريعہ ہم سے دور كرتے رہنا\_ تا كہ وہ پيچھے سے ہم پر حملہ نہ كريں اگر ہم قتل كرديئےائيں تو ہمارى مدد نہ كرنا اور اگر ہم فتحياب ہوجائيں اور مال غنيمت حاصل كرنے لگيں پھر بھى تم ہمارے پاس نہ آنا تم اپنى جگہ مضبوطى سے ڈٹے رہنا يہاں تك كہ ہمارا كوئي حكم تمہارے پاس آجائے\_(7)

دشمن اپنى صفوں كو منظم كرتاہے

ابوسفيان نے بھى اپنى فوج كى صفوں كو منظم كيا پيادہ زرہ پوش لشكر كو درميان ميں ''خالد بن وليد ''كى كمان ميں سواروں كا ايك دستہ دائيں جانب اوردوسرا دستہ ''عكرمہ بن ابى جہل'' كى سركرد گى ميں بائيں جانب ترتيب ديا، سياہ پرچم قبيلہ ''بنى عبدالدّار''كے افراد كے سپرد كيا اور شرك و الحاد كے وجود كى حفاظت كے لئے حكم ديتے ہوئے كہا كہ '' لشكر كى كاميابى پرچم داروں كى استقامت ميں پوشيدہ ہے ہم نے بدر كے دن اسى وجہ سے شكست كھائي تھى اب اگر اپنے آپ كو تم اس كے لائق ثابت نہيں كروگے تو پرچم دارى كا فخر كسى اور قبيلے كو نصيب ہوگا ، ان باتوں سے اس نے ''بنى عبدالدار ''كے جاہلى احساسات كو ابھارا يہاں تك كہ وہ آخرى دم تك جان كى بازى لگانے كيلئے آمادہ ہوگئے \_ (8)

 جنگى توازن

اب ايك ہولناك جنگ كے دہانہ پر لشكر توحيد و شرك ايك دوسرے كے مقابل كھڑے ہيں اور ان دونوں لشكروں كا جنگى توازن مندرجہ ذيل ہے\_(9)

تفصيل لشكر اسلام لشكر مشركين باہمى نسبت

فوجي 700 3000 مسلمانوں كى نسبت 7/2:4 زيادہ

زرہ پوش 100 700 مشركين 7 گنا زيادہ

نيزہ بردار 100 700 مشركين 7 گنا زيادہ

شہ سوار 2 200 مشركين 100گنا زيادہ

جنگ كيسے شروع ہوئي؟

دونوں لشكروں كے درميان ٹكراؤ كا باعث بننے والا پہلا شخص '' ابوعامر '' تھا\_ احد كے دن آگے بڑھتا ہوا لشكر اسلام كے مقابل آيا اور آواز دے كر كہنے لگا، اے اوس ميں ابوعامر ہوں ،لوگوں نے كہا '' اے فاسق تيرى آنكھيں اندھى ہوجائيں '' ابوعامر اس غير متوقع جواب كے سننے سے اہل مكّہ كے درميان ذليل ہوگيا\_ اس نے كہا كہ '' ميرى غير موجود گى ميں ميرا قبيلہ فتنہ و فساد ميں مبتلا ہوگيا ہے \_ '' اسكے بعد اس نے مسلمانوں سے جنگ كا آغاز كرديا لشكر اسلام نے اس پر اور اس كے ساتھيوں پر سنگ بارى كى اس كے بيٹے'' حنظلہ ''جو كہ لشكر اسلام ميں تھے، انھوں نے رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے اجازت مانگى تا كہ اپنے باپ كو قتل كرديں ليكن رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے اجازت نہيں دي\_(10)

''ابوعامر ''كى عقب نشينى كے بعد مشركوں كا پرچمدار '' طلحہ بن ابى طلحہ'' جسے لشكر كا مينڈھا كہا جاتا تھا، مغرورانہ انداز ميں آگے بڑھا اور چلّا كر كہا كہ ''تم كہتے ہوكہ ہمارے

 مقتولين دوزخ ميں اور تمہارے مقتولين بہشت ميں جائيں گے \_ اس صورت ميں آيا كوئي ہے جسے ميں بہشت ميں بھيجوں يا وہ مجھے دوزخ ميں پہنچادے ؟'' حضرت على عليہ السلام مقابلے كے لئے آگے بڑھے\_

جنگ شروع ہوئي اور تھوڑى ہى دير ميں مشركين كا پرچم دار شمشير على (ع) كى بدولت كيفر كردار كو پہنچا\_ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خوش ہوگئے اور مجاہدين اسلام نے صدائے تكبر بلند كى \_

طلحہ كے بھائي نے پرچم اُٹھاليا اور آگے بڑھاجبكہ دوسرے چند افراد بھى پرچم سرنگوں ہوجانے كى صورت ميں شرك كا دفاع كرنے اور دوبارہ پرچم اٹھانے كے لئے تيار بيٹھے تھے\_ (11)

دشمن كے حوصلے بلند كرنے ميں موسيقى كا كردار

اسلام كے مجاہد اپنے مقدّس دين كے دفاع كے لئے لڑرہے تھے اور اپنے دل و دماغ ميں شہادت كى آرزو كو پروان چڑھار ہے تھے ليكن مشركين كے سپاہيوں كا مقصد پست مادّى آرزوؤں كا حصول اور انتقام كے سوا كچھ نہ تھا \_ مشركين كے نامور افراد جنگ كے دوران سپاہيو ںكے ان ہى جذبات كو بھڑ كار ہے تھے اور يہ ذمّہ دارى ان آوارہ عورتوں كى تھى جو آلات موسيقى بجاتيں اور مخصوص آواز ميں ترانے گاتى تھيں تا كہ ايك طرف لشكر كے جنسى جذبات بھڑكائيں اور دوسرى طرف انتقام كى آگ شعلہ ور كريں تا كہ وہ لوگ نفسياتى دباؤ كے تحت جنگ جارى ركھيں \_

جو شعريہ بد قماش عورتيں پڑھ رہى تھيں ان كا مطلب كچھ اس طرح تھا'' ہم طارق كى بيٹياں ( وقت سحر طلوع ہو نے والا ستارہ) ہيں اور بہترين فرش پر قدم ركھتى ہيں\_ اگر دشمن

 كى طرف بڑھوگے تو ہم تمہارے ساتھ بغل گير ہوگئيں، اگر دشمن كو پيٹھ دكھاؤ گے اور فرار كرو گے تو ہم تم سے جدا ہوجائے گئيں \_(12)

اجتماعى حملہ

حضرت علي(ع) نے نئے پرچم دار پر حملہ كيا اور وہ بھى اپنے گندے خون ميں لوٹنے لگا\_ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے حكم سے اجتماعى حملہ شروع ہوا، مجاہدين اسلام ايسى شجاعت سے لڑرہے تھے جس كى تعريف بيان سے باہر ہے\_ اس دوران على (ع) ، حمزہ(ع) اور ابودجانہ بے خوفى كى عظيم مثال تاريخ بشريت ميں ثبت كرتے ہوئے سپاہ دشمن پر بجلياں گرار ہے تھے ان كى تمام تر كوشش يہ تھى كہ پرچم داروں كے پير اُكھاڑديں اس ليے جنگ زيادہ تر اسى حصّہ ميں ہو رہى تھى \_ چونكہ اس زمانے ميں پرچم كا سرنگوں ہوجانا شكست اور خاتمہ جنگ سمجھا جاتا تھا اسى وجہ سے مشركين كے پرچم دار انتہائي شجاعت كا مظاہرہ كر رہے تھے اور بنى عبدالدار كے قبيلہ كے افراد نہايت غيظ و غضب كے عالم ميںاپنے پرچم دار كے اردگرد جنگ كرتے جاتے تھے اور جب كوئي پرچم دار قتل ہوجاتا تو احتياطى فوجيں بلافاصلہ جلدى سے بڑھ كر پرچم كھول ديتى تھيں \_ اس دوران دشمن كے شہ سواروں نے تين مرتبہ سپاہيان اسلام كے محاصرہ كو توڑنا چاہا اور ہر بار عبداللہ بن جبير كے دستے نے مردانہ وار، نہايت بہادرى كے ساتھ تيراندازى كے ذريعے ان كو پيچھے دھكيل ديا\_

حضرت على (ع) كى تلوار، حمزہ (ع) كى دليرى اور عاصم بن ثابت كى تيراندازى سے'' بنى عبدالدار'' كے نو پرچم داريكے بعد ديگر ے ہوا ہوگئے اور رعب و وحشت نے مشركين كے سپاہيوں كو گھير ليا \_ آخرى بار انہوں نے ''صئواب ''نامى غلام كو پرچم ديا\_ صواب سياہ چہرے

 اور وحشت ناك حُليے كے ساتھ پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى طرف بڑھا، شدت غضب سے آنكھيں سرخ اور منہ سے كف جارى تھا\_ ليكن على (ع) نے حملہ كيا اور تلوار كى ايسى ضربت اس كى كمر پر لگائي كہ وہ وہيں ڈھير ہوگيا\_

مسلمانوں نے مشركين كى صفوف كود رہم بر ہم كرديا وہ عورتيں، جودف بجار ہى تھيں اور گانے گارہى تھيں ، دف پھينك كر پہاڑوں كى طرف بھاگيں، مشركين كے لشكر ميں فرار اور شكست شروع ہوئي اور تھوڑى ہى دير ميں زيادہ تر لوگ بھاگ گئے اور اس طرح جنگ كا پہلا مرحلہ مشركين كى شكست اور مجاہدين اسلام كى كاميابى پر ختم ہوا\_

فتح كے بعد شكست

راہ خدا ميںجہاد، رضائے خدا كى طلب ، آئين اسلام كى نشر و اشاعت كے علاوہ مجاہدين اسلام كا كوئي اور مقصد نہ تھا وہ آخرى وقت تك بہادرى كے ساتھ جنگ كرتے رہے اور نتيجہ ميں فتحياب ہوئے\_ ليكن فتح كے بعد بہت سے مسلمان مقصد سے ہٹ گئے اور ان كى نيت بدل گئي \_ قريش نے جو مال غنيمت چھوڑا تھا اس نے بہت سے لوگوں كے اخلاص كى بنياديں ہلاديں انہوں نے فرمان رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اور جنگ كے مقصد كو بُھلا ديا\_ دشمنوں كے تعاقب سے چشم پوشى كركے مال غنيمت كى جمع آورى ميں مشغول ہوگئے\_ انہوں نے اپنى جگہ يہ سوچ ليا تھا كہ دشمن كا كام تمام ہوگيا ہے\_

درّہ كى پشت پر موجود محافظوں نے جب دشمن كو فرار اور مجاہدين كو مال غنيمت جمع كرتے ہوئے ديكھا تو جنگى حكمت عملى كے اعتبار سے اس اہم درّے كى حفاظت كى حساس ذمّہ دارى كو بُھلا ديا اور كہا كہ '' ہم يہاں كيوں رُكے رہيں؟ خدا نے دشمن كو شكست دى اور اب تمہارے بھائي مال غنيمت جمع كررہے ہيں\_ چلو تا كہ ہم بھى ان كے ساتھ شركت

 كريں'' \_ عبداللہ بن جبير نے ياد دلايا كہ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے يہ نہيں فرمايا تھا كہ '' اگر ہم قتل كرديئےائيں تو ہمارى مدد نہ كرنا اور اگر ہم كامياب ہوگئے اور مال غنيمت جمع كرنے لگے تب بھى ہمارے ساتھ شركت نہ كرنا بلكہ عقب سے ہمارى حفاظت كرتے رہنا؟'' عبداللہ نے بہت سمجھايا كہ كمانڈر كے حكم سے سرتابى نہ كرو، ليكن كوئي فائدہ نہيں ہوا\_ انہوں نے غنيمت كے لالچ ميں اپنى جگہ كو چھوڑديا اوردرّے سے نكل آئے عبداللہ صرف دس 10 افراد كے ساتھ وہاں باقى رہ گئے\_

مشركين كى فوج كے شہ سواروں كے سردار ''خالد بن وليد ''نے جب درّے كو خالى ديكھا تو اپنے ما تحت فوجيوں كو ليكر وہاں حملہ كرديا اور چند بچے ہوئے تيراندازوں پر ٹوٹ پڑا ''عكرمہ بن ابى جہل ''نے اپنى ٹولى كے ساتھ خالد بن وليد كى پشت پناہى كى ، جن تيراندازوں نے درّہ نہيں چھوڑا تھا انھوں نے مردانہ وار مقابلہ كيا يہاں تك كہ ان كے تركش كے تمام تير خالى ہوگئے اس كے بعد انھوں نے نيزے اور پھر آخر ميں شمشير سے جنگ كى يہاں تك كہ سب شہيد ہوگئے\_

سپاہيان اسلام اطمينان كے ساتھ مال غنيمت جمع كرنے ميں مشغول تھے كہ يكا يك خالد بن وليد لشكر اسلام كى پشت پر آپہنچااور جنگى حكمت عملى والے اہم حصّہ كو فتح كرليا\_ دوسرى طرف سے مشركين اپنے فرار كو جارى ركھے ہوئے تھے جبكہ خالد بن وليد چلّا چلّاكر شكست خوردہ لشكر قريش كو مدد كے ليے پكار رہا تھا\_ اسى دوران بھاگنے والوں ميں پيچھے رہ جانے والى ايك عورت نے كُفر كے سرنگوں پرچم كو لہرا ديا\_ تھوڑى ہى دير ميں قريش كا بھاگا ہوا لشكر واپس آگيا اور شكست خوردہ لشكر پھر سے منظم ہوگيا\_

سپاہ اسلام افرا تفرى اور بدنظمى كى وجہ سے تھوڑى ہى دير ميں سامنے اور پيچھے سے محاصرہ

 ميں آگئيںاور پھر نئے سرے سے دو لشكروں كے درميان جنگ شروع ہوگئي\_

مسلمان حواس باختہ ہوگئے اور نہ صرف دشمن كے ہاتھ سے مارے جانے لگے بلكہ ايك دوسرے كو بھى مار نے لگ گئے\_

دوبارہ شروع ہونے والى غير مساوى جنگ كے شور و غوغہ كے دوران ''ابن قمئہ ''نے پيغمبر اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے دفاع ميں مصروف اسلامى لشكر كے اہم سردار ''مصعب بن عُمير ''پر حملہ كرديا اور وہ خدا سے عہد و پيمان نبھاتے ہوئے اپنے خون ميں غلطان ہوگئے\_

''مصعب ''نے لڑائي كے وقت چہرے كو چھپا ركھا تھا تا كہ پہچانے نہ جائيں\_ ''ابن قمئہ ''نے سمجھا كہ اس نے پيغمبراسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو قتل كرديا ہے\_ اس وجہ سے چلّايا كہ '' اے لوگو محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم قتل ہوگئے ''\_ اس خبر سے قريش كے سردار اس قدر خوش ہوئے كہ ہم آواز ہو كر چلّانے لگے ''محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم قتل ہوگئے محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم قتل ہوگئے''\_ (13)

اس بے بنياد خبر كا پھيلنا دشمن كى جرا ت كا باعث بنا اور لشكر قريش سيلاب كى طر ح اُمنڈ پڑا ، مشركين كى عورتوں نے مصعب كے پاك جسم اور شہدا ميں سے بہت سے افراد كے اجساد اطہار كو مثلہ كرديا\_

دوسرى طرف اس خبر نے جنگ ميں مصروف مجاہدين اسلام كو بہت بڑا روحانى صدمہ پہنچايا، اكثر لوگوں نے ہاتھ روك ليا اور پہاڑ پر پناہ لينے كے لئے بھاگ گئے \_بعض ايسے حواس باختہ ہوئے كہ انھوں نے يہ سوچا كہ كسى كو فوراً مدينہ ميں عبداللہ بن اُبّى كے پاس بھيجيں تا كہ وہ واسطہ بن جائے اور قريش سے ان كے لئے امان مانگے \_

پيغمبراسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم مسلمانوں كو اپنى طرف بُلا رہے تھے اور فرماتے تھے'' اے بندگان خدا ميرى طرف آؤ اے فلاںفلاں ميرى طرف آؤ'' ليكن جو لوگ ايمان سے بے بہرہ

 تھے اپنى جان بچانے كے ليے جيسے بھاگ رہے تھے ويسے ہى بھاگتے رہے\_ ان ميں سے بعض پہاڑ كے دامن ميں بھاگتے ہوئے خدا كى جانب سے كئے گئے وعدہ فتح سے بد گمان ہوگئے زمانہ جاہليت كے افكار و خيالات نے ان كاپيچھا كرنا شروع كرديا بعض نے قرار پر فرار كو ترجيح دى اور مدينہ چلے گئے اور تين دن تك اپنے آپ كو چھپائے ركھا\_(14)

پيغمبراسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كا دفاع كرنيوالوں كى شجاعت

درّے ميںچند افراد باقى رہ گئے اور ايسى شجاعت كے ساتھ دشمن كے پے درپے حملوں كو روك كر پيغمبراسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كا دفاع كر رہے تھے جس كى تعريف نہيں كى جاسكتى \_ علي(ع) نے ايك لمحہ كے لئے بھى ميدان نہيں چھوڑا\_ آپ اپنى تلوار سے مسلسل دشمن كے سَر پر مَوت برسا رہے تھے اور بعض كو موت كے گھاٹ اتار كر دوسروں كو فرار پر مجبور كر رہے تھے\_

حضرت على (ع) نے بہت زخم كھائے ليكن پھر بھى نہايت تيزى كے ساتھ شير كى طرح غُرا كر شكار پر حملہ كرتے اور پروانہ وار پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے گرد چكّر لگاتے كہ مبادا كوئي نور خدا كى اس شمع كے وجود كو خاموش كردے ايسا منظر باربارآتا رہا كہ خدا اس بہادرى كا گواہ ہے \_

جبرئيل (ع) نے آسمان سے آواز بلند كى \_

لا فتى الا على لا سيف الا ذوالفقار(15)

تاريخ بھى اس حقيقت كى گواہ ہے \_ اہل سنت كے مورخ ابن ہشام لكھتے ہيںكہ '' احد كى جنگ ميں قريش كے زيادہ تر افراد حضرت علي(ع) كے ہاتھوں قتل ہوئے''(16)

احد كے معركہ ميں بہادرى كا جوہر دكھانيوالوں ميں لشكر اسلام كے دلير سردار جناب حمزہ

 بن عبدالمطلب بھى تھے جنہوں نے رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كا دفاع كرتے ہوئے دلاورانہ جنگ ميں بہت سے مشركين كو واصل جہنم كيا \_ ابوسفيان كى بيوى ہند نے جبير ابن مطعم كے ''وحشي'' نامى غلام سے وعدہ كيا تھا كہ اگر تم محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ، حمزہ (ع) يا على (ع) كو قتل كردو تو آزاد ہوجاؤ گے\_ وہ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم تك تو نہ پہنچ سكا اور علي(ع) بھى ميدان جنگ ميں ہر طرف سے چوكّنے تھے\_ اس نے جب جناب حمزہ كو ديكھا كہ وہ شدّت غيظ و غضب ميں ارد گرد سے بے خبر ہيں تو اپنے ذہن ميں ان كے قتل كا نقشہ ترتيب دينے لگا جناب حمزہ شير كى طرح قلب لشكر پر حملہ آور ہوتے اور جس شخص تك پہنچتے اس كو خاك و خون ميں غلطان كرديتے \_

وحشى ايك پتّھر كى آڑ ميں چھپ گيا اور جب جناب حمزہ مصروف جنگ تھے اس وقت اُس نے اپنے نيزے كا نشانہ ان كى طرف لگا كر ان كو شہيد كرديا\_ جبكہ ابوسفيان كى بيوى ہندنے جناب حمزہ (ع) كے جسمَ پاك كو مثلہ كيا\_

پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كا دفاع كرنے والوں ميں سے ايك ابو دجانہ بھى تھے مسلمانوں كے ميدان جنگ ميں واپس آجانے كے بعد جب آتش جنگ دوبارہ بھڑ كى تو رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے ايك تلوار لى اور فرماياكہ'' كون ہے جو اس تلوار كو لے اور اس كا حق ادا كرے؟'' چند افراد اٹھے، ليكن ان ميں سے كسى كو آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے تلوار نہيں دى اور پھر اپنى بات دُہرائي\_اس دفعہ ابودجانہ اٹھے اور انہوں نے كہا يا رسول اللہ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ميں آمادہ ہوں\_

پيغمبر اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا كہ اس شمشير كا حق يہ ہے كہ اسے دشمن كے سر پر اتنا مارو كہ يہ ٹيڑھى ہوجائے اور اس بات سے مكمل طور پر ہوشيار رہوكہ كہيں دھو كے ميں تم كسى مسلمان كو قتل نہ كردينا \_ يہ كہہ كر آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے وہ تلوار ان كو عطا فرمائي \_ (17)

ابودجانہ نے ايك سُرخ رنگ كا كپڑا اپنے سَر پر باندھا اور دشمن كى طرف مغرورانہ

 انداز ميں بڑھے رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا كہ '' اس طرح كى چال كو خدا پسند نہيں كرتا مگر يہ كہ جنگ كا ہنگام ہو، ابودجانہ نے راہ خدا ميں قلب دشمن پر حملہ كيا اور ان كے سروں پر تلوار كے اتنے واركئے كہ تلوار ٹيڑھى ہوگئي\_

اُمّ عمارہ شير دل خاتون

اُمّ عمارہ وہ شير دل خاتون ہيں جو مدينہ سے سپاہ اسلام كے ساتھ آئي تھيں تا كہ محاذ كے پيچھے رہ كر ديگرخواتين كے ساتھ لشكر اسلام كيلئے امدادى كاموں ميں شركت كريں، ان كے زخموں كى مرہم پٹى كا انتظام كريں، زخميوں كے زخموں پر پٹى باندھيں اور مجاہدين كو پانى پہنچائيں \_

اگرچہ جہاد عورتوں پر واجب نہ تھا مگر جب اُمّ عمارہ نے ديكھا كہ لوگ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے پاس سے پراگندہ ہوگئے ہيں اور آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو آگ و خون كے درميان تنہا اور بے يار و مدد گار چھوڑ ديا ہے اور ان كى جان خطرے ميں ہے تو ام عمارہ نے وجود اسلام خطر ے ميں گھرا ہوا ديكھ كر ايك بھاگنے والے كى تلوار اُچك لى اور مردانہ وار دشمن كے لشكر كى طرف بڑھيں اور ہر طرف لڑنے لگيں تا كہ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى جان محفوظ رہے\_ پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اس شير دل خاتون كى شجاعت سے بہت خوش ہوئے اور آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا كہ نُسَيبہ ( اُمّ عمارہ ) دختر كعب كى منزلت آج كے دن ميرے نزديك فلاں فلاں سے زيادہ بلند ہے\_(18)

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے لئے سپَر بنے ہوئے چند افراد كى بے مثال فداكارى كے باوجود آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم شديد زخمى ہوئے\_

''عتبہ'' نے چار پتّھر پھينك كر آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے چند دانت شہيد كر ديئے \_ ''ابن قمئہ ''نے

 آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے چہرے پرايسا شديد زخم لگايا كہ آپ كے خود كى كڑياں آپ كے رخساروںميں پيوست ہوگئيںپيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم زخموں كى بناپر كافى كمزور ہوگئے اور آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے ظہر كى نماز بيٹھ كر اداكي\_

ميدان چھوڑ دينے والوں ميں سے سب سے پہلے كعب بن مالك نے رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا كو پہچانااور چلّا كر كہا '' پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم زندہ ہيں'' ليكن رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے اسے خاموش رہنے كا حكم ديا\_

آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو درّے كے دہانے تك لے جايا گيا جب آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم وہاں پہنچے تو بھاگ كر وہاں آئے ہوئے مسلمان بہت شرمندہ ہوئے\_ ''ابوعبيدہ جراح ''نے رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے چہرہ مبارك ميں در آنے والى زنجير كى كڑيوں كو باہر نكالا حضرت على (ع) اپنى سپر ميں پانى بھر ا اور رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا نے اپنا خون آلود سر اور چہرہ دھويا\_

لشكر كى جمع آوري

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم درّے كے دہانے پر پہنچ گئے تو آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے مسلمانوں كو بلايا ،جب لشكر اسلام نے رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو زندہ ديكھا تو گروہ گروہ اور فرد فرد اكٹھے ہونے لگے رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے ان كو راہ خدا ميں جنگ و جہاد اور پہلى جگہوں پر واپسى كى دعوت دى \_

شكست كے بعد پھر سے اسلامى فوجيں منظم ہوگئيں، افراد اور سامان جنگ كى كمى كے باوجود دوبارہ حملہ شروع كرديا گيا اور جنگ كى آگ بھڑكانے والوں كو پھر سے اپنى لپيٹ ميں لے ليا\_ مشركين كى فوج نے عقب نشينى شروع كى اور مسلمان دوبارہ اپنى اپنى جگہوں پر پہنچ گئے\_

اسلامى لشكر كى شجاعت و بہادرى نے دوبارہ دشمن كے سياہ قلب كو خوف و وحشت ميں

 مبتلا كرديا، مشركين كے لشكر كے سردار ابوسفيان نے اس خطرے كے باعث كہ كہيں مجاہدين اسلام آغاز جنگ كى طرح دوبارہ ان پر جھپٹ پڑيں، جنگ بندى كے حكم كے ساتھ جنگ كے خاتمے كا اعلان كرديا\_

 سوالات

1\_ منافقين نے جنگ ميں كيسے خيانت كي؟

2\_ لشكر اسلام اور شرك كا جنگى توازن بيان فرمائيں؟

3\_ كيا وجہ تھى كہ دشمن نے سپاہ اسلام كا محاصرہ كرليا تھا؟

4\_ كن لوگوں نے رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا كا دفاع كرنے ميں جواں مردى كا ثبوت ديا؟

 حوالہ جات

1\_ الصحيح مين سيرة النبى ج 4، ص 193و مغازى واقدى ج1 ، ص 215\_

2\_ مغازى واقدى ج 1 ، ص 216\_

3\_ مغازى واقدى ج 1، ص 219\_

4\_ مغازى واقدى ج 1 ص 264\_

5\_ مغازى واقدى ج 1 ص 317\_

6\_ (اذهَمَّت طائفَتَان منكُم اَن تفشَلا و الله وليُّهُما و على الله فَليَتَوكَّل المؤمنون) \_ (آل عمران122) مغازى واقدى ج 1 ص 319\_ جوامع السيرة ص 159\_ تاريخ پيامبر دكتر آيتى ص 286 طبع ششم اعيان الشيعہ ج 1 ص 254\_

7\_ مغازى واقدى ج 1، ص 220 سے 224تك \_

9\_ يہ نقشہ جزل طلاس كى كتاب'' پيامبر و آئين نبرد ''سے استفادہ كرتے ہوئے تھوڑى سى تبديلى كے ساتھ تيار كيا گيا ہے\_

10\_ مغازى واقدى ج 1\_ ص 223\_

11\_ مغازى واقدى ج1 ص 223\_

12\_ نحن بنات الطارق\_ نمشى على النَّمَارق\_ ان تقبلو \_ او تُدبر والفارق \_ مغازى واقدى ج 1، ص 223/ 225\_

13\_ مغازى واقدى ج 1 ص 229،232\_

14\_ مغازى واقدى ج 1 ص 237، الصحيح ج 3،ص 226\_ كامل ج 2،ص 109\_

15\_ على (ع) جيسا كوئي جواں مرد اور ذوالفقار جيسى كوئي تلوار نہيں ہے\_

16\_ سيرة ابن ہشام ج 2 ، ص 100\_ تفسير البرہان ج 1 ، ص 313\_

18\_ سيرة ابن ہشام ج 2، ص 68\_ مغازى واقدى ج 2 ، ص 259\_

19\_ مغازى واقدى ج 1، ص 269\_ تفسير على ابن ابراہيم ج 1 ، ص 116\_ اور شرح نہج البلاغہ ابن ابى الحديد ج 4 ، ص 266\_

 تيسرا سبق

شہيدوں كے پاكيزہ جسم كے ساتھ كيا سلوك ہوا؟

طرفين كے نقصانات

مفہوم شہادت

نفسياتى جنگ

كہاں جارہے ہيں؟

احد ميں مسلمانوں كى شكست كے اسباب كا جائزہ

شہداء كى لاشيں

ان كو يہيں دفن كروانيكى دعا مستجاب ہوگئي

مدينہ كى طرف

نماز مغرب كا وقت آن پہنچا

شہيدوں كى ايك جھلك

ايك عقلمند صاحب ثروت كى شہادت

بوڑھے عارف كى شہادت

حجلہ خون

مدينہ ميں منافقين كى ريشہ دوانياں

مدينے سے 20 كيلوميٹر دور '' حمراء الاسد'' ميں جنگى مشق

ابو عزّہ شاعر كى گرفتاري

سوالات

حوالہ جات

 شہيدوں كے پاكيزہ جسم كے ساتھ كيا سلوك ہوا؟

جنگ كے خاتمہ اور ميدان جنگ كے خالى ہوجانے كے بعد قريش كى اوباش عورتيں اور مشركين كے سپاہي، شہيدوں كے پاكيزہ اجسام كى طرف بڑھے اور انتقام كى آگ بجھانے كے لئے انہوں نے لرزادينے والے مظالم ڈھائے اور شہيدوں كے پاكيزہ اجسام كو مثلہ كيا ، ابوسفيان كى بيوى ہند اس گروہ ميں شامل عورتوں ميں پيش پيش تھى اس نے جناب حمزہ اور تمام شہيدوں كے اعضا كاٹ كر گلوبند اور دست بند بنايا اور جب جناب حمزہ كے جسد اطہر كے پاس پہنچى اُن كے سينہ كو چاك كر كے جگر نكال كر دانت سے چبانا چاہا ليكن كوشش كے باوجود چبانہ سكى بالآخر زمين پر پھينك ديا\_

اس بدترين جُرم كے ارتكاب كے بعد وہ '' ہند جگر خوار'' كے نام سے مشہور ہوگئي \_

حنظلہ كے علاوہ كہ جن كا باپ(ابوعامر) سپاہ مشركين ميں تھا، تمام شہيدوں كے جسموں كو مثلہ كرديا گيا\_(1)

طرفين كے نقصانات

جنگ احد ميں مسلمانوں كى طرف سے ستّر (70 )آدميوں نے جام شہادت نوش فرمايا

 ان ميں چار افراد مہاجرين اور بقيہ انصارميں سے تھے اور تقريباً ستر (70 )افراد زخمى ہوئے\_مشركين ميں سے بائيس (22)سے ليكر چھبيس (26) افراد تك ہلاك ہوئے جن ميں سے آدھے حضرت على (ع) كى تلوار كا نشانہ بنے\_ (2)

مفہوم شہادت

منافقين مدينہ ميں سے'' قزمان'' نامى ايك شخص تھا \_ جب بھى رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے سامنے اس كا ذكر كيا جاتا تو آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم فرماتے كہ '' وہ جہنمّى ہے''\_

جب جنگ احد كا آغاز ہوا تو قزمان لشكر اسلام سے روگردانى كر كے عبداللہ بن ابّى اور ديگر منافقين سے جاملا\_ جب وہ مدينہ پہنچا تو عورتوں نے اس كو لعنت و ملامت كى اسے غيرت محسوس ہوئي تو وہ اسلحہ سے ليس ہو كر احد كى طرف روانہ ہوا، مردانہ وار جنگ كى اور نہايت شجاعت اور دليرى كے ساتھ چند مشركين كو قتل اور زخمى كيا \_ جنگ كے آخرى لمحات ميں بہت زيادہ زخمى ہوكر ميدان جنگ ميں گر پڑا مسلمان اس كى طرف دوڑے اور كہا'' خوش ہوجاؤ كہ جنت تمہارا ٹھكانہ ہے'' اس نے كہاكہ ميں كيوں خوش ہوں؟ ميں نے صرف اپنے قبيلے كى عزت كے لئے جنگ كى ہے اگر ميرا قبيلہ نہ ہوتا تو ميں جنگ نہ كرتا زخموں كے درد كو اس سے زيادہ برداشت نہ كرسكا اور تركش سے ايك تير نكال كے خودكشى كرلى \_(3)

نفسياتى جنگ

لوگوں كے افكار و عقائد ميں نفوذ كرنے كے لئے مناسب وقت كى ضرورت ہوتى ہے

 جبكہ افكا7ر و عقائد كو خراب كرنے كے ليے شكست اور مصيبتوں ميں مبتلا ہونے والے زما7نے جيسا مناسب اور كوئي زمانہ نہيںہوتا، موقع كى تلاش ميں رہنے والے دشمن نے اس اصول كے تحت شكست كے آخرى لمحات كو اپنے عقائد كى نشر و اشاعت كے لئے غنيمت سمجھا اور مخالف اسلام نعروں كے ذريعہ سادہ لوح افراد كو دھوكہ دينے اور انہيں متاثر كرنے كى كوشش كى \_كيونكہ يہ ايسا موقع تھا جب غلط پروپيگنڈہ نہايت آسانى كے ساتھ شكست خوردہ قوم كے دلوں پراثر كر سكتا تھا\_

ابوسفيان اور عكرمہ بن ابى جہل نے ''اُعلُ ھُبل '' (ھبل سرفرازرہے )كا نعرہ بلند كيا\_ يعنى ہمارے بتوں نے ہميں كامياب كيا\_

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے مسلمانوں كو حكم ديا كہ تم كہو ''اَلله اَعلى وَ اَجَلّ'' خدا برتر اور بزرگ ہے\_ مشكرين كا نعرہ تبديل ہوا اور ابوسفيان چلايا: ''نَحنُ لَنَا العُزّى وَ لا عزّى لَكُم'' ہمارے پاس عُزّى نامى بُت ہے ليكن تمہارے پاس نہيں ہے\_ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا كہ تم بھى بلند آواز سے كہو'' الله مَولانَا وَ لا مَولى لَكُم'' اللہ ہمارا مولا ہے اور تمہارا كوئي مولا نہيں ہے\_

مشركين كا نعرہ دوبارہ بدل گيا ابوسفيان نے نعرہ بلند كيا كہ '' يہ دن روز بدر كا بدل ہے''\_ مسلمانوں نے پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے حكم سے كہا كہ '' يہ دونوں دن آپس ميں برابر نہيں ہيں'' ہمارے مقتولين بہشت ميں اور تمہارے مقتولين جہنم ميں ہيں\_ ابوسفيان نے كہا كہ '' ہمارا اور تمہارا آئندہ سال مقام بدر ميں وعدہ رہا''\_(4)

كہاں جا رہے ہيں؟

جنگ كى آگ بُجھ گئي ، دونوں لشكر ايك دوسرے سے جُدا ہوگئے، مشركين كے لشكر نے

 كوچ كا ارادہ كيا پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سوچنے لگے ، ديكھيں يہ لوگ كہاں جاتے ہيں؟ كيا يہ لوگ موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے مدينہ پر حملہ كرنا چاہتے ہيں يا مكّہ كا راستہ اختيار كرتے ہيں؟ حالات سے آگاہى كے لئے رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے حضرت على (ع) سے فرمايا '' اے على (ع) تم جاكر دشمن كى خبر لاؤ اگر تم نے ديكھا كہ يہ لوگ گھوڑوں پر سوار اونٹوں كو كھينچتے ہوئے لے جاتے ہيں تو سمجھنا كہ مدينہ پر حملہ كا ارادہ ہے\_ اس صورت ميں خدا كى قسم ہم ان سے لڑيں گے\_ اور اگر وہ اونٹوں پر سوار ہوكر گھوڑوں كو كھينچتے ہوئے لے چلے تو سمجھنا كہ مكّہ جانے كا ارادہ ركھتے ہيں''(5)\_

حضرت على (ع) دور سے دشمن پر نظر ركھے ہوئے ديكھ رہے تھے كہ وہ انٹوں پر سوار ہوكر اپنے ديار پلٹ جانے كا ارادہ ركھتے ہيں\_

احد ميں مسلمانوں كى شكست كے اسباب كا جائزہ

جنگ كے پہلے مرحلے ميں سپاہ اسلام كى فتح اور بعد كے مرحلہ ميں ان كى شكست كى وجہ احد كے واقعات ديكھنے كے بعد بڑى آسانى سے واضح ہوجاتى ہے\_ليكن وحى كى زبان سے مسلمانوں كى شكست كے اسباب مختصراً بيان كيئے جاتے ہيں\_

1\_ جنگى نظم و ضبط كى كمى ، سردار كى نافرمانى اور جنگى اعتبار سے اہم جگہ كو چھوڑ دينا مسلمانوں كى شكست كى اہم وجوہات ہيں\_ قرآن كہتا ہے كہ '' خدا نے ( احد ميں دشمنوں پر) فتحيابى كا تم سے سچّاوعدہ كيا \_ اس موقع پر تم اس كے فرمان كے مطابق جنگ كر رہے تھے (اور يہ كاميابى جارى تھي)\_ يہاں تك كہ تم سست ہوگئے اور اپنے كام ميں نزاع كرنے لگے \_ جس چيز كو تم دوست ركھتے تھے ( دشمن پر غلبہ كو ) تمہيں دكھا ديا گيا پھر اس كے بعد تم نے نافرمانى كى \_(6)

 2\_ ايمان كى كمزورى اور دنيا پرستي، نئے نئے مسلمان ہونے والوں ميں ايك گروہ نے دشمن كا پيچھا كرنے كى بجائے مال غنيمت جمع كرنے كو ترجيح دى اور اسلحہ ركھ كرمال غنيمت جمع كرنے لگا\_ قرآن مندرجہ بالا آيات كے آخر ميں كہتا ہے كہ ''تم ميں سے بعض دُنيا طلب تھے اور بعض آخرت كے خواہاں، اس كے بعد اللہ نے تم كو ان سے منصرف كرديا( اور تمہارى كاميابى شكست پر تمام ہوئي) تا كہ تم كو آزمائے\_(7)

دوران جنگ ايك بڑى تعداد كا اپنى جان بچانے كيلئے ميدان فرار اور پيغمبر اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو تنہا دشمن كے نرغے ميں دشمن كے حوالے كرنا،ا ن افراد كے دنيا پرست اور ضعيف ايمان كا بہت بڑانمونہ ہے\_

پيغمبر كے قتل كى افواہ ، اور وہ اس طرح كہ بعض مسلمان تو اسلام كى بنياد ہى سے نااميد ہوگئے تھے قرآن اس سلسلہ ميں كہتا ہے كہ '' محمد نہيں ہيں مگر فرستادہ خدا كہ اُن سے پہلے بہت سے پيامبر ہوچكے اور اس دنيا سے جاچكے ہيں\_ اگر وہ بھى مرجائيں يا شہادت پاجائيں تو كيا تم اپنے جاہليت كے دين پر پلٹ جاؤگے؟(8)

شہداء كى لاشيں

مشركين كے لشكر كے ميدان جنگ سے نكل جانے كے بعد رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم لشكر اسلام كے مجاہدين كے ساتھ شہيدوں كى ميّت پر حاضر ہوئے تا كہ ان كو سُپرد خاك كريں\_ جب آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے شہيدوں كے مُثلہ شدہ اجسام ، خصوصاً سيّد الشہداء حضرت حمزہ كے پارہ پارہ بدن كو ديكھا تو دل غم سے پاش پاش ہوگيا اور مشركين كى طرف سے آپ كے دل ميں مزيد غصّہ اور نفرت كا طوفان اُٹھ كھڑا ہوا\_وہاں مسلمانوں نے يہ عہد كيا كہ اگر دوسرى لڑائي ميں وہ مشركين پر فتح پائيں گے تو ايك آدمى كى تلافى ميں كافروں كے تيس اجسام كو

 مثلہ كريں گے ليكن مندرجہ ذيل آيت نازل ہوئي اور مسلمانوں نے اس خيال كو ترك كرديا\_

''اگر تم چاہتے ہو كہ ان كو سزا دو تو اپنى سزا ميں ميانہ روى اختيار كرو اور حد اعتدال سے

خارج نہ ہوجاؤ اور اگر صبر كرو تو يہ صبر كرينوالوں كے لئے بہتر ہے\_(9)

پھر رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے حضرت حمزہ كے پاكيزہ جسم پر نماز پڑھى اور ان كے پہلو ميں ايك ايك شہيد كو لٹا كر ہر ايك پر الگ الگ نماز پڑھى اس طرح ستر نمازيں پڑھى گئيں\_(10)

حضرت حمزہ كى بہن ''صفيہ '' اپنے شہيد بھائي كا جنازہ ديكھنے آئيں تو ان كے بيٹے زبير نے روكنا چاہا ( تا كہ بہن اس حال ميں بھائي كونہ ديكھے) ليكن جناب صفيہ نے فرمايا كہ ''مجھے معلوم ہے ميرى بھائي كو مثلہ كيا گيا ہے \_ بخدا اگر ميں ان كے سر ہانے پہنچوں گى تو اپنے غمگين ہونے كا اظہار نہيں كروں گى اور راہ خدا ميں اس مصيبت كو برداشت كروں گي'' لوگوں نے ان كو چھوڑ ديا وہ اپنے بھائي كے سرہانے آئيں اور ان كے لئے خدا سے دُعائے مغفرت كي\_

رسول اكرم صلى اللہ عليہ و آلہ و سلم نے حكم ديا كہ قبريں كھودى جائيں اور ان اجسام كو دفن كرديا جائے شہدا اپنے لباس كے ساتھ دفن ہوئے اور جس شہيد كے تن پر مناسب لباس نہ تھا اس كے جسم كو ايك پارچے سے ڈھانپ ديا گيا\_ اكثر شہدا كو اسى ميدان جنگ ميں سپرد خاك كيا گيا كچھ لوگ اپنے شہدا كو مدينہ لے گئے \_ اس طرح سے شہيدوں كا پہلا قبرستان ''گلزار شہدائ'' مدينہ كے نزديك كوہ احد كے دامن (11) ميں بنا\_

ان كو يہيں دفن كر وانيكى دُعا مستجاب ہوگئي

عمر و بن حرام كى بيٹى ''ہند ''جس كے شوہر ''عمر و بن جموح ''بيٹے خلاد ''اور بھائي ''

 ''عبداللہ عمرو ''اس مقدّس جہاد ميں شہيد ہوئے ، احد ميں آئي تا كہ اپنے عزيزوں كى ميتيںمدينہ لے جائے\_ ہند نے ان تينوں كے جنازے اونٹ پر ركھے اور مدينہ كا راستہ ليا\_ مدينہ جاتے وقت راستے ميں كچھ عورتيں مليں جو پيغمبر اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى صحيح خبر پانے كے لئے احد كى طرف آر ہى تھيں\_ عورتوں نے ہند سے رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا كا حال دريافت كيا تو اس نے نہايت خندہ پيشانى سے جواب ديا كہ ' ' الحمد للہ رسول خدا زندہ ہيں\_ ( گويا اس نعمت كے مقابل تمام مصيبتيں ہيچ تھيں) دوسرا مدہ يہ ہے كہ خدا نے كافروں كے رُخ كو پھير ديا جبكہ وہ غيظ و غضب سے بھرے ہوئے تھے \_عورتوں نے اس سے پوچھا '' يہ جنازے كس كے ہيں؟ '' اس نے كہا '' ايك ميرے شوہر ، دوسرا ميرے بيٹے اور تيسرا ميرے بھائي كا جنازہ ہے''\_

وہ عورت اونٹ كى مہار كو مدينہ كى طرف كھينچ رہى تھى ليكن اونٹ بڑى مشكل سے راستہ طے كر رہا تھا\_ ان عورتوں ميں سے ايك نے كہا كہ ''شايد اونٹ كا بار بہت گراں ہے'' ہند نے جواب ديا :'' نہيں يہ اونٹ بہت آسانى سے دو اونٹوں كا بار اٹھاتا ہے''\_ ہند جب اونٹ كو احد كى طرف پلٹاتى تو اونٹ بڑى آسانى سے چلنے لگتا ، اس نے اپنے دل ميں كہا كہ '' يہ كيا بات ہے؟'' رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے پاس آئي اور آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے سارا ماجرا بيان كيا \_ آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے ہند سے سوال كيا كہ '' جب تيرا شوہر گھر سے باہر نكلا تو اس نے خدا سے كيا مانگا تھا؟ '' ہند نے كہا ، اے اللہ كے رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم وہ جب گھر سے باہر نكلے تھے تو اس وقت انكى دُعا تھى '' خدا يا مجھے ميرے گھر واپس نہ پلٹانا رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا نے فرمايا: '' تيرے شوہر كى دُعا مستجاب ہوئي'' خدا نہيں چاہتا كہ يہ جنازے گھر كى طرف واپس جائيں تم تينوں جنازوں كو احد ہى ميں دفن كرو اور يہ جان لو كہ يہ تينوں افراد دوسرى دُنيا ميں بھى ساتھ ہى رہيں گے''\_

 ہند نے سسكتے ہوئے كہا '' اے اللہ كے رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم آپ خدا سے دُعا كيجئے كہ ميں بھى (آخرت ميں) ان كى پاس رہوں\_(12)

مدينہ كى طرف

جب رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اپنے شہيد اصحاب كو دفن كرچكے تو انہوں نے مدينہ كى طرف روانہ ہونے كا حكم ديا\_ بہت سے مسلمان زخمى تھے\_ جناب فاطمہ زہرا (ع) كے ساتھ زخميوں كے ديكھ بھال كے لئے احد ميں جو چودہ عورتيں آئي تھيں وہ آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے ساتھ تھيں\_

كچھ لوگ پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے ديدار اور استقبال كے لئے شہر سے باہر آئے تا كہ رسول اللہ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى سلامتى كا اطمينان حاصل كريں\_ قبيلہ بنى دينار كى ايك عورت نے جب اپنے باپ ، شوہر اور بھائي كے شہيد ہوجانے كى خبر سُنى تو اس نے كہا كہ '' رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى كيا خبر ہے؟'' لوگوں نے بتايا كہ ''رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا ٹھيك ہيں''\_ اس عورت نے كہا كہ '' ذرا مجھے راستہ ديد و تا كہ ميں خود ان كى زيارت كروں'' اور جب اس نے پيغمبر اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو زندہ وسلامت ديكھا تو كہا كہ '' اے اللہ كے رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم جب آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم زندہ ہيں تو اب اسكے بعد ہر مصيبت آپكے وجود كى وجہ سے بے وقعت ہے\_(13)

''حمنہ بنت حجش ''رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے پاس آئيں تو آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے ان سے فرمايا '' حمنہ ميں تجھے تعزيت پيش كرتا ہوں''\_ انہوں نے پوچھا كہ كس كى تعزيت ؟ آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا ''تمھارے ماموں حمزہ كى '' حمنہ نے كہا: انا للہ و انا اليہ راجعون ،خدا ان كى مغفرت كرے اور ان پر اپنى رحمت نازل فرمائے انہيں شہادت مبارك ہو، رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا '' ميں پھر تعزيت پيش كرتا ہوں'' حمنہ نے كہا '' كس كى تعزيت''؟ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا '' تمہارے

 بھائي عبداللہ بن حجش كى '' حمنہ نے كہا خدا ان كى مغفرت كرے اور ان پر اپنى رحمتيں نازل كرے اور ان كو بہشت مبارك ہو آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے پھر فرمايا كہ '' ميں پھر تم كو تعزيت پيش كرتا ہوں''حمنہ نے پوچھا '' كس كى تعزيت؟ آپ نے فرمايا كہ '' تمہارے شوہر مصعب بن عمير كى '' حمنہ نے ايك آہ سرد بھرى اور گريہ كرنا شروع كيا\_ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا كہ '' شوہر جو مقام عورت كے دل ميں ركھتا ہے وہ كسى كا نہيں ہوتا''\_ اس كے بعد لوگوں نے حمنہ سے پوچھا كہ تم اس قدر كيوں غمزدہ ہوگئيں ؟ حمنہ نے كہا كہ '' ميں نے اپنے بچّوں كى يتيمى كو ياد كيا تو ميرا دل بھر آيا\_ (14)

شہيد عمروبن معاذ كى ماں ''كبشہ '' آگے بڑھيں اور انہوں نے بڑے غور سے رسول اللہ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كا چہرہ مبارك ديكھا اور اس كے بعد كہا'' اب جب ميں نے آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو صحيح و سالم ديكھ ليا تو مصيبت كا اثر ميرے دل سے زائل ہوگيا\_ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے ان كے بيٹے عمروبن معاذ كى شہادت پر ان كو تعزيت پيش كى ، دلاسہ ديا اور فرمايا '' اے عمرو كى ماں ميں تجھے مدہ سناتا ہوں اور تم شہيدوں كے اہل و عيال كو مدہ سنادو كہ ان كے شہدا بہشت ميں ايك دوسرے كے ساتھ ہيں اور ہر ايك اپنے عزيزوں اور خاندان والوں كى شفاعت كرے گا\_'' عمرو كى ماں نے كہا '' اے پيغمبرخدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اب ميں خوش ہوں'' اور اس كے بعد عرض كيا '' اے پيغمبرخدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ان كے پس ماندگان كے لئے دعا فرمايئےرسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا نے اس طرح دعا كى '' خدايا ا ن كے دلوں سے غم كو زائل كردے ، ان كے مصيبت زدہ دل كے زخموں پر مرہم ركھ اور ان كے پس ماندگان كے لئے بہترين سرپرست قرار دے\_(15)

 نماز مغرب كا وقت آن پہنچا

بلال نے اذان دي، رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم مسجد ميں اس حالت ميں تشريف لائے كہ لوگ ان كے شانوں كو پكڑے ہوئے تھے\_ آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے نماز پڑھى واپسى پر ديكھا كہ نالہ و شيون كى آوازوںميں شہر مدينہ ڈوبا ہوا ہے ، لوگ اپنے شہيدوں كى عزادارى اور ان پر رونے ميں مصروف ہيں \_ آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا:

'' ليكن حمزہ كا كوئي نہيں ہے جو ان پر گريہ كرے'' مدينہ كى عورتيں رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے گھر آئيں اور مغرب سے لے كر رات تك نوحہ و عزادارى ميں مصروف رہيں \_

شہيدوں كى ايك جھلك

صرف ايك سجدہ وہ بھى محراب عشق ميں خون بھرا سجدہ\_

انصار ميں سے عمروبن ثابت نامى ايك شخص جن كى عرفيت'' اصيرام'' تھي\_ ہجرت كے بعد جب انكے سامنے اسلام پيش كيا گيا\_ انھوں نے اسے قبول كرنے سے انكار كرديا ليكن

جب رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا احد كے لئے نكلے تو ان كے دل ميں نور ايمان جگمگا اُٹھا\_ انھوں نے تلوار اُٹھائي اور نہايت سرعت كے ساتھ لشكر اسلام سے جاملے ، مردانہ وار جنگ كى اور زخموں سے چور ہوكر گر پڑے\_ جب مسلمانوں نے اپنے مقتول سپاہيوں كو ميدان جنگ ميں ڈھونڈھنا شروع كيا تو اس وقت ان كو بھى ديكھا كہ ابھى زندہ ہيں، لوگوں نے ان سے دريافت كيا كہ '' تم نے اپنے قبيلہ كى حمايت ميں جنگ كى ہے يا تم مسلمان ہوگئے ہو؟ '' انھوں نے جواب ديا كہ '' ميں مسلمان ہوگيا ہوں ميں نے ميدان جہاد ميں قدم ركھ ديا ہے اور اب اپنے خون ميں غلطاں ہوں\_'' ابھى تھوڑى دير نہ گذرى تھى كہ وہ شہيد ہوگئے ، جب

 ان كا واقعہ رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا سے بيان كيا گيا تو آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا '' كہ وہ جنّتى ہے'' ہاں قبل اس كے وہ نماز پڑھے اور خدا كے لئے سجدہ كرے، اس نے جنّت كى راہ لي، اس نے صرف ايك سجدہ كيا وہ بھى خون بھرا سجدہ محراب عشق ميں\_(16)

ايك عقلمند صاحب ثروت كى شہادت

''مخيرق ''ايك يہودى دانش مند اور مال دار آدمى تھا خرمے كے درخت اور بہت زيادہ مال و متاع كا مالك تھا جب احد كا دن آيا تو اس نے يہوديوں سے مخاطب ہوكر كہا '' خدا كى قسم تمہيں خوب معلوم ہے كہ محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى نصرت تم پر واجب ہے ''\_ يہوديوں نے عذر پيش كيا كہ آج ہفتے كا دن ہے(17)\_اس نے كہا كہ '' تمھارے نزديك اب كوئي ہفتہ نہيں ہے''\_ پھراس نے لباس جنگ زيب تن كيا اپنے جسم پر ہتھيار سجائے اور احد كى طرف روانہ ہونے كے لئے تيار ہوا نكلنے سے پہلے اس نے اپنے رشتہ داروں سے كہا '' اگر ميں آج قتل كرديا جاؤں تو ميرے سارے مال كا اختيار محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو ہے، وہ جہاں چاہيں خرچ كريں''\_ اس كے بعد وہ احد كى طرف چل پڑا اور مجاہدين راہ خدا سے جاملا ، جہاد كرتے ہوئے شہيد ہوا \_ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے ان كى وصيّت كے مطابق ان كے مال كو اپنى تحويل ميں لے ليا اور ابن اسحاق كى تحرير كے مطابق مدينہ ميں رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا كے بہت سے اوقاف اور امور خير انجام دينے والى چيزيں انہى كے مال سے تھيں\_ (18)

بوڑھے عارف كى شہادت

''خيثمہ''بوڑھے مگر صاحب معرفت تھے ان كے بيٹے بدر كى لڑائي ميں شہادت كے

 درجے پر فائز ہوچكے تھے لشكر اسلام كى احد كى طرف روانگى سے قبل انہوں نے رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے عرض كيا كہ '' كل رات خواب ميں، ميں نے اپنے بيٹے كو ديكھاہے كہ بہشت كے باغوں ميں چلا جارہا ہے، بہشت كے درختوں كے نيچے اس كى نہروں كے كنارے ٹہل رہا ہے، ميرے بيٹے نے مجھ سے كہا كہ بابا جان ہمارے پاس آجايئےہ ہم نے خدا كے وعدے كو سچّاپاياہے اے اللہ كے رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ميں اس بات كا مشتاق ہوں كہ اپنے بيٹے كے پاس پہنچ جاؤں اے پيغمبر خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ميرى داڑھى سفيد اور ميرى ہڈياں كمزور ہوچكى ہيں ميں چاہتا ہوں كہ آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ميرے لئے دعا فرمائيں كہ خدا مجھے شہادت نصيب كرے'' \_ پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا'' خدايا اس شخص كى آرزو پورى فرما '' اور وہ احد كى جنگ ميں شہيد ہوگيا\_

حجلہ خون

25 سالہ جوان ''حنظلہ ''، جنگ احد كى آگ بھڑكانيوالوں ميں سے ايك شخص ابوعامر فاسق كے بيٹے تھے، جس وقت رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى طرف سے جہاد كے لئے عام تيارى كا اعلان ہوا، اس وقت جناب حنظلہ، عبداللہ بن اُبيّ كى لڑكى سے شادى كرنے كى تيارياں كررہے تھے\_ يہ دو لہا اوردلہن اپنے باپوں جو كافر اور منافق تھے، كے برخلاف اسلام اور پيغمبراسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم پر مكمل ايمان ركھتے تھے\_ جس وقت محاذ جنگ پر جانے كى دعوت كى صدا جناب حنظلہ كے كانوں سے ٹكرائي تو پريشان ہوگئے كہ اب كيا كريں؟ ابھى تو شادى كے مراسم ادا ہوئے ہيں اب حجلہ عروسى ميں جائيں يا محاذ جنگ پر؟ انہوں نے بہتر سمجھا كہ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے اجازت لے ليں تا كہ شب زفاف مدينہ ميں رہيں اور دوسرے دن ميدان جنگ ميں حاضر ہوجائيں\_

 پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے اجازت ديدي، صبح سويرے غسل كرنے سے پہلے، اپنى دلہن سے محاذ جنگ پر جانے كے لئے الوداع كيا تودلہن كى آنكھيں آنسووں سے ڈبڈباگئيں اپنے شوہر سے چند منٹ ٹھہرنے كو كہا اور ہمسايوں ميں سے چار آدميوں كو بلايا تا كہ وہ لوگ اس كے اور اس كے شوہر كے درميان گواہ رہيں \_

حنظلہ نے دوسرى بار خداحافظ كہا اور محاذ جنگ كى طرف روانہ ہوگئے \_

دلہن نے ان گواہوں كى طرف رخ كيا اور كہا كہ رات ميں نے خواب ميں ديكھا كہ آسمان شگافتہ ہوا اور ميرے شوہر اس ميں داخل ہوئے اور اس كے بعد آسمان جُڑگيا \_ ميرا خيال ہے كہ وہ شہادت كے درجہ پر فائزہونگے\_

جب جناب حنظلہ لشكر اسلام سے جاملے تو انہوں نے ابوسفيان پر حملہ كيا ، ايك تلوار اس كے گھوڑے پر پڑى تو وہ گرپڑا ، ابوسفيان كى چيخ پكار پر چند مشركين مدد كو بڑھے اور اس طرح ابوسفيان نے جان بچائي \_ دشمن كے ايك سپاہى نے جناب حنظلہ كو نيزہ مارا، نيزے كا شديد زخم لگنے كے باوجود حنظلہ نے نيزہ بردار پر حملہ كيا اور تلوار سے اس كو قتل كرڈالا\_ نيزے كے زخم نے آخر كاراپنا كام كرڈالا اور جناب حنظلہ، حجلہ خون ميں عروس شہادت سے جاملے\_

پيغمبراسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا كہ '' ميں نے ديكھا حنظلہ كو فرشتے غسل دے رہے تھے'' اس وجہ سے ان كو ''حنظلہ غَسيل الملائكہ ''كہتے ہيں\_(19)

دولہادلہن كا اخلاص اور ايمان واقعى بہت تعجب انگيز ہے اور محاذ جنگ پر لڑنے والے ہمارے پيكر ايثار مجاہدين،ان كے خاندان والوں اور ان كى بيويوں كے لئے الہام بخش اور مقاوت كا نمونہ ہے\_(20)

 مدينہ ميں منافقين كى ريشہ دوانياں

جنگ احد كے بعد عبداللہ بن ابى اور اس كے تمام منافق ساتھيوں نے طعن و تشنيع كا سلسلہ شروع كرديا اور مسلمانوں پر پڑنے والى عظيم مصيبت پر خوشحال تھے، يہودى بھى بد زبانى كرنے لگے اور كہنے لگے كہ '' محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سلطنت حاصل كرنا چاہتے ہيں ، آج تك كوئي پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اس طرح زخمى نہيں ہواوہ خود بھى زخمى ہوئے اور اصحاب بھى مقتول اور زخمى ہيں'' \_(21)

وہ رات بڑى حساس رات تھى ہر آن يہ خطرہ سروں پر منڈلا رہا تھا كہ كہيں منافقين اور يہود، مسلمانوں اور اسلام كے خلاف شورش برپا نہ كرديں اور اختلاف پيدا كر كے شہر كے سياسى اتحاد اور يك جہتى كو ختم نہ كرديں\_

مدينہ سے 20 كيلوميٹر دور'' حمراء الاسد'' ميں جنگى مشق

8 شوال 3 ہجرى قمرى بمطابق 27 مارچ 625ئ (عيسوي) بروز اتوار ہر طرح كى داخلى و خارجى ممكنہ سازش كى روك تھام اور مكمل طور پر ہوشيار اور آمادہ رہنے كے لئے اوس و خزرج كے سر بر آوردہ افراد نے مسلح افراد كى ايك جماعت كے ساتھ مسجد اور خانہ پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے دروازے پر رات بھر پہرہ ديا\_ اتوار كى صبح رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے نماز صبح ادا كركے جناب بلال كو حكم ديا كہ لوگوں كو دشمن كے تعاقب كے لئے بلائيں اور اعلان كريں كہ ان لوگوں كے سوا كوئي ہمارے ساتھ نہ آئے جو كل جنگ ميں شركت كرچكے ہيں \_

بہت سے مسلمان شديد زخمى تھے ليكن فوراً اٹھ كھڑے ہوئے اور جنگى لباس زيب تن كر كے ، اسلحہ سے آراستہ ہوكر تيار ہوگئے \_ پيغمبراسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے پرچم حضرت على (ع) كے ہاتھ ميں ديا اور عبداللہ بن ام مكتوم كو مدينہ ميں اپنا جانشين معيّن فرمايا\_ اس حيرت انگيز روانگى كى وجہ يہ تھى كہ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو يہ پتہ چل گيا تھا كہ قريش كے سپاہيوں نے مدينہ لوٹ كر ( اسلام و

 مسلمانوں كا ) كام تمام كردينے كا ارادہ كرليا ہے\_

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم حمراء الاسد پہنچے اور وہاں حكم ديا كہ سپاہى ميدان ميں بكھرجائيں اور رات كے وقت اس وسيع و عريض زمين پر آگ روشن كرديں، تا كہ دشمن كو يہ گمان ہو كہ ايك بہت بڑا لشكر ان كا پيچھا كر رہا ہے\_ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم تين رات وہاں ٹھہرے رہے اورہر رات اس عمل كو دہرايا جاتا رہا \_

اسى جگہ ''معبد خزاعى ''نے پيغمبراسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى خدمت ميں پہنچ كو خبر دى كہ قريش دوبارہ مدينہ پر حملہ كرنے كا قصد ركھتے ہيں \_ پھر معبد نے ابوسفيان سے جا كر كہا كہ ميں نے لشكر بے كراں اور غيظ و غضب سے تمتماتے چہرے ديكھے ہيں \_ ابوسفيان اس خبر سے وحشت زدہ ہوگيا اور مدينہ پر حملہ كرنے كے ارادے سے باز رہا \_

اس جنگى مشق نے مجاہدين اسلام اور اہل مدينہ كے حوصلوں كو بڑھايا، ان كے دل سے خوف كو دور كيا اور دشمن كے دل ميں اور زيادہ خوف بٹھاديا\_ اور جب تين دن كے بعد مسلمان مدينہ پلٹ كر آئے تو ان كى حالت ايسى تھى كہ گويا ايك بہت بڑى فتح حاصل كركے لوٹے ہوں\_(22)

ابوعَزَّہ شاعر كى گرفتاري

قريش كا بلبل زباں شاعر ابوعزّہ بدر كى لڑائي ميں مسلمانوں كے ہاتھوں اسير ہو كر آيا تھا رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے بغير تاوان كے اس شرط پر آزاد كرديا كہ كسى كو مسلمانوں كے خلاف نہيں بھڑكائے گا\_ ليكن اس نے عہد شكنى كى اور اشعار كے ذريعہ جنگ احد كے لئے مشركين كو اسلام كے خلاف لڑنے كى دعوت ديتا رہا \_ حمراء الاسد ميں لشكر اسلام كے ہاتھوں دوبارہ گرفتار اور ايك مرتبہ پھر معافى كاخواستگار ہوا\_ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے قبول نہيں فرمايا اور ارشاد فرمايا كہ '' مومن ايك سوراخ سے دوبارہ نہيں ڈساجاتا'' (23) اس كے بعد آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے اس كے قتل كا حكم ديديا\_ (24)

 جنگ احد كے بارے ميں جو آيات نازل ہوئيں وہ سورہ آل عمران كى 60 آيتيں ( 120 سے 179 تك ) ہيں\_ اس سال كے اہم واقعات ميں سے پيغمبراسلام نے صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم حفصہ بنت عمر كے ساتھ ماہ شعبان ميں عقد اور زينب بنت خزيمہ كے ساتھ آپ كا نكاح ہوا\_(25)

 سوالات

1\_ قُزمان كو شہيد كيوں نہيں ماناجاتا ؟

2\_ دشمن نے نفسيانى جنگ كيسے شروع كي؟

3\_ مسلمانوں كى شكست كے بارے ميں منافقين نے كس رد عمل كا اظہار كيا؟

4\_ جنگ احد ميں مسلمانوں كى شكست كے اسباب اختصار كے ساتھ بيان كيجئے\_

5\_ حمراء الاسد كى جنگى مشق كس لئے ہوئي؟

6\_ شہداء احد كہاں دفن ہوئے؟ شہداء احد ميں سے كچھ لوگوں كے نام بيان كيجئے \_

 حوالہ جات

1\_سيرة حلبى ج 2، ص 244، مغازى واقدى ج 1،ص 274\_

2\_ الصحيح ج 4 ، ص 319\_ ارشاد شيخ مفيد ص 43\_ بحارالانوار ج 20، ص 90\_

3\_سيرة ابن ہشام ص 93\_ مغازى واقدى ج 1، ص 224\_ 223\_

4\_: بحار الانوار ج 20 ، ص 44\_

5\_بحار الانوار ج 20 ، ص 97، واقدى ج 1 ص 298 پر كہتا ہے كہ پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے سعد بن ابى وقاص كو بھيجا\_

6\_ (وَلَقَد صَدَقَكُم الله وَعدَهُ اذ تَحُسُّونَهُم با ذنه حَتيّ اذَا فَشلتُم وَ تَنَزَعتُم فى الامر وَ عَصَيتُم مّن بَعذ مَا ا َرَى كُم مَّا تُحبُّونَ)(آل عمران \_ 152)

7\_ (منكُم مَّن يُريدُ الدُّنيَا وَ منكُم مَّن يُريدُ الاخرَةَ ثُمَّ صَرَفَكُم عَنهُم ليَبتَليَكُم)(آل عمران \_ 152)\_

8\_ (وَمَا مُحَمَّدٌ الا رَسُولٌ قَد خَلَت من قَبله الرُّسُلُ اَفَا نْ مَّاتَ ا َو قُتلَ انقَلَبتُم عَلى ا َعقبَكم )(آل عمران \_144)\_

9 \_ (و انْ عاقَبْتُم فعاقبُوا بمثل ما عُوقبْتُم به و َ لَئن صَبَرتُم فهو خيرٌ للصابرين) ( نحل ، آيت 126)نيز رجوع كريں \_ شرف النبى صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ص 347\_

10\_ مغازى واقدى ج 2 ، ص 267\_ ابن ہشام ج 2، ص 95،97\_

11\_ مغازى واقدى ج 1، ص 267\_ سيرت ابن ہشام ج 2،ص 97\_

12\_ مغازى واقدى ص 264،266\_

13\_ سيرة ابن ہشام ج 2،ص 99\_ مغازى واقدى ج 1 ص 292\_

14\_ مغازى واقدى ج 1 ص 291\_ سيرة ابن ہشام ج 2،ص 98\_

 15\_ مغازى واقدى ص 315\_ 316\_

16\_ سيرة ابن ہشام ج 2 ص 90\_

17\_ يہوديوں كے مذہب ميں ہفتہ تعطيل كا دن ہے \_

18\_ سيرة ابن ہشام ج 2، ص 88\_ تاريخ طبرى ج 2، ص 531\_ مغازى واقدى ج 1 ،ص 262، 263\_

19\_ سيرة ابن ہشام ج 2، ص 74\_ بحارالانوار ج 20 ص57\_ مغازى واقدى ج 1 ، 273\_

20\_ اس شادى كے نيتجہ ميں جناب عبداللہ بن حنظلہ غسيل الملائكہ پيدا ہوئے جنھوںنے 62ھ ميں امام حسين(ع) كى شہادت كے بعد اہل مدينہ كى ايك جماعت كے ساتھ يزيد بن معاويہ كے خلاف علم بغاوت بلند كيا تاريخ اسلام ميں عوام كے اس انقلابى اقدام اور يزيد بن معاويہ كے جرائم پر مبنى واقعہ كو واقعہ حرّہ كے نام ياد كيا جاتا ہے \_

21\_ مغازى واقدى ج 1 ، ص 317\_

22\_ طبقات ابن سعد ج 2 ص 48، مغازى واقدى ج 1 ص 338، تاريخ طبرى ج 2 ص 534\_ تفسير نورالثقلين ج 1 ص 410\_ سيرة حلبى ج 2 ص 257، سيرة ابن ہشام ج 2 ص 101\_ تفسير نمونہ ج 2 ص 177،174\_

23\_لايلدغ المؤمن من حُجر: مَّرتين \_

24\_ سيرہ حلبى ج 2 ، ص 259\_

25\_ سيرة حلبى ج2، ص 258\_

 چوتھا سبق

سريہ ابوسلمہ بن عبدالاسد

سريہ عبداللہ بن انيس انصاري

رجيع كا واقعہ

بئر معونہ كا واقعہ

سريہ عمر ابن اميہ

غزوہ بنى نضير

دہشت گرد سے انتقام

غزوہ بدر الموعد

4 ہجرى كے ديگر اہم واقعات

سوالات

حوالہ جات

 سريہ ابوسَلَمَہ بن عبدُالاسد

يكم محرم 4 ء ہجرى قمرى (1) بمطابق 16 جون 625ئ بروز جمعرات \_

رسول خدا بخوبى جانتے تھے كہ احد كى شكست كے اثرات كو فداكارى اورزبردست و وسيع پيمانے پر جنگى اور سياسى اقدامات كے ذريعہ زائل كرنا چاہيے\_ دوسرى طرف منافقين اور يہود، اسلام كے داخلى نظام كو نقصان پہنچانے كى كوشش ميں لگے ہوئے تھے\_ ہم عہد قبيلے بھى سست پڑگئے تھے ، اگر رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ايك جنگى اور سياسى قابل قدر مشق يا حملہ نہ كرتے تو مدينہ كى مثال اس مجروح كى سى ہوتى جو حجاز كے بيابان ميں پڑا ہو اور اپنا دفاع نہ كرسكتا ہو اورباديہ نشين مردہ خواروں ، قريش و بنى كنانہ اور ان كے ہم عہد عرب ويہود كے كينہ توز بھيڑيوں كے لئے لذيذ لقمہ بن جاتا \_

اسى دوران قبيلہ طَيّى كے ايك شخص نے پيغمبراسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو خبر دى كہ '' بنى اسد'' مدينہ پر حملہ كرنے اور مسلمانوں كے مال كو لوٹنے كے لئے بالكل تيار بيٹھے ہيں \_ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے ابوسلمہ كو سردار لشكر بنايا اور پرچم ان كے ہاتھ ميں ديكر ايك سوپچاس مجاہدين كو ان كے ہمراہ كيا اور حكم ديا كہ راتوں كو خفيہ راستوں سے سفر كريں اور دن ميں پناہ گاہوں ميں سوجائيں\_ اور دشمن كے سروں پر اچانك بجلى كى طرح گرپڑيں تا كہ دوسرے قبيلوں سے مدد لينے كى فرصت نہ ملے \_ ابوسلمہ ،آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے حكم كے مطابق روانہ ہوئے اور مدينہ سے 330 كيلومٹر كى دورى پر مقام ''قَطَن'' كے اطراف ميں جاپہنچے وہاں پتہ چلا كہ دشمن

 ڈركے مارے بھاگ گئے ہيں ، ابوسلمہ نے اونٹوں اور بھيڑوں كے باقى ماندہ گلے كو جمع كيا اور بہت زيادہ مال غنيمت ليكر مدينہ پلٹ آئے \_ احد كے بعد اس كاميابى نے يہوديوں اور منافقين پر مسلمانوں اور اسلام كے طاقتور ہونے كا مثبت اثر ڈالا اور اسلامى لشكر ،دشمن پرمُنہ توڑ حملہ كرنے والے اور ہم پيمان قبيلے كے لئے دفاعى تكيہ گاہ كے عنوان سے دوبارہ نماياں ہوا \_ (2)

سريہ عبداللہ بن انيس انصاري

تاريخ 5محرم 4 ہجرى قمرى بمطابق 20جون 625-ئ بروز سوموار \_

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو خبر ملى كہ '' سفيان بن خالد'' نے مقام '' عُرنہ'' ميں جانبازان اسلام سے لڑنے كے ليئے لشكر آمادہ كر ركھا ہے \_ رسول اللہ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے اس جنگى سازش كو ناكام بنانے كے لئے عبداللہ بن انيس كو حكم ديا كہ'' عُرنہ ''جائيں اور اس كو قتل كرديں\_

عبداللہ كہتے ہيں كہ اس ذمّہ دارى كے بعد ميں نے تلوار سنبھالى اور چل پڑا يہاں تك كہ عصر كے وقت ميں اس كے قريب پہنچ گيا \_ جب اس كے قريب گيا تو اس نے پوچھا كہ تم كون ہو؟ ميں نے كہا كہ '' قبيلہ خزاعہ كا ايك آدمى ہوں، ميں نے سنا ہے تم مسلمانوں سے جنگ كے لئے لشكر جمع كر رہے ہو، ميں آيا ہوں كہ تمہارے ساتھ مل جاؤں'' \_ '' عبداللہ كہتے ہيں كہ اسى طرح ہم ساتھ چلتے رہے يہاں تك كہ جب وہ بالكل تنہا ہوگيا اور ميں نے مكمل طور پر دسترس حاصل كرلى تو تلوار سے حملہ كر كے اس كو قتل كرديا جب رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے پاس پہنچا تو آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا '' ہميشہ سرخ رو اور سربلند رہو\_ (3)

 رَجيع كا واقعہ

ماہ صفر 4 ہجرى قمري(4) تقريباً جولائي 5 62ئ كے آخر ميں پيغمبر اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم دشمنوں كى سازشوں كو ناكام بنانے اور امن و امان قائم ركھنے كى غرض سے جنگى دستوں كو بھيجنے كے ساتھ ساتھ مناسب مواقع پر ثقافتى اور تبليغاتى دستے غير جانبدار قبائل كى طرف بھيجتے رہے تا كہ اسلام كے معارف كى نشر و اشاعت ہوسكے اور كبھى خود قبائل كى درخواست پر بھى مبلغين بھيجے جاتے تھے\_

كچھ قبيلے اس سے غلط فائدہ اٹھا تے اور مبلغ و معلم كو بلانے كے بعد بڑى بے دردى سے قتل كرديتے تھے\_

رجيع كا واقعہ احد كے بعد اس طرح پيش آيا كہ قبيلہ'' عَضَل'' اور '' قارہ '' كا ايك وفد رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے پاس پہنچا اور كہا كہ ہمارے قبيلے كے كچھ لوگ مسلمان ہوگئے ہيں اپنے اصحاب كى ايك جماعت ہمارے يہاں بھيج ديں تا كہ ہميں قرآن اور احكام اسلام سكھائيں\_

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فريضہ الہى كے بموجب چھ افراد كو ان كے ساتھ بھيجا اور ''مَرثَدبن اَبى مَرثَد غَنَوي ''كو اس جماعت كا قائد معيّن فرمايا \_ مبلغين اسلام اس حال ميں احكام الہى پہنچانے كے لئے ان قبيلوں كى طرف روانہ ہوئے كہ ايك ہاتھ ميں اسلحہ ، دوسرے ميں قرآن كے نوشتے اور سينہ ميں علوم الہى اور عشق خدا تھا \_ مكّہ سے 70 كيلوميٹر شمال كى جانب جب چشمہ رجيع كے مقام پر پہنچے تو دونوں قبيلوں نے عہدشكنى كى اور قبيلہ ہُذَيل كى مدد سے ان پر حملہ كرديا \_

معلمين قرآن نے اپنا دفاع كيا ، حملہ آوروں نے كہا كہ '' ہم تمہيں قتل نہيں كريں گے

 بلكہ تمہيں قريش كے ہاتھ زندہ بيچ ديں گے اور اس كے بدلہ ميں كچھ چيزيں حاصل كريںگے'' تين مبلغين نے كسى بھى طرح خود كو حوالے نہيں ہونے ديا اورنہايت بہادرى سے مقابلہ كرتے ہوئے شہيد ہوگئے \_ دوسرے تين افراد ''زَيد ، خُبَيب اور عبداللہ'' نے خود كو ان كے حوالے كرديا \_ حملہ آور تينوں كو مكہ كى طرف لے گئے تا كہ ان كو قريش كے ہاتھوں فروخت كريں \_ ابھى راستہ ہى ميں تھے كہ عبداللہ نے تلوار پر قبضہ كر كے جنگ كى يہاں تك كہ شہيد ہوگئے \_ ان لوگوں نے دوسرے دو اسيروں كو مكّہ كے بڑے لوگوں كے ہاتھوں فروخت كرديا\_ زيد كو صفوان بن اُميّہ نے پچاس50 اونٹوں كے بدلے خريدا تا كہ اس كو اپنے باپ اميّہ بن خَلَف كے خون كے انتقام ميں قتل كرے اور خُبَيب كو عُقبَہ بن حارث نے اسّي80 مثقال سونے كے عوض خريدا تا كہ انہيں اپنے باپ كے انتقام ميں دار پر چڑھا دے جو بدر ميں مارا گيا تھا \_

زيد كى زندگى كے آخرى لمحہ ميں ، ابوسفيان آگے بڑھا اور كہاكہ ''كيا تم پسند كرتے ہو كہ تمہارى جگہ محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم قتل ہوجائيں؟ زيد نے كہا '' خدا كى قسم مجھے يہ پسند نہيںہے كہ محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے پير ميں كانٹا چبھے يا كوئي آزار پہنچے اور ميں صحيح و سالم رہوں '' \_

ابوسفيان نے كہا '' ميں نے ابھى تك محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم جيسا كسى كو نہيں ديكھا جو اپنے اصحاب ميں اس طرح كى محبوبيت ركھتا ہو'' \_

خُبَيب نے بھى چند دنوں تك زندان ميں رہ كر شہادت پائي \_ شہادت كے وقت ا نہوں نے اجازت مانگى تا كہ دور ركعت نماز ادا كريں اس كے بعد فرمايا كہ '' خدا كى قسم اگر مجھے اس بات كا خوف نہ ہوتا كہ تم گمان كروگے كہ ميں موت سے ڈرگيا ہوں تو ميں اور زيادہ نمازيں پڑھتا'' پھر آسمان كى جانب رخ كر كے دعا كى \_ تختہ دار پر لٹكانے كے بعد كافروں نے

 پيش كش كى كہ اسلام كو چھوڑ ديں ، انہوں نے جواب ميں خدا كى واحدانيت كى گواہى دى اور كہا كہ '' خدا كى قسم روئے زمين كى سارى چيزيں مجھے دے كر اگر يہ كہا جائے كہ اسلام چھوڑ دوں تب بھى ميں اسلام نہيں چھوڑوں گا\_''

اس مجاہد اور شہيد كا پاكيزہ جسم ايك مدّت تك تختہ دار پر لٹكا رہا ، آخر كا خفيہ طور پر كسى نے اُتارا اور دفن كرديا\_(5)

بئْر مَعُونہ كا واقعہ

ماہ صفر 4 ہجرى قمرى بمطابق جولائي 625ئ مدينہ ميں كچھ نوجوان رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے قرآنى و اسلامى علوم كا درس ليتے اور مسجد ميں دينى بحث و مباحثہ ميں شريك ہوتے تھے\_ قرآن مجيد سے ان كى واقفيت اتنى تھى كہ وہ مبلّغ اسلام ہوسكتے تھے\_

ايك دن قبيلہ بنى عامر كا ''اَبُو بَرا ''نامى شخص رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى خدمت ميں آيا اور كہا كہ '' اگر آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اپنے اصحاب ميں سے كچھ افراد نَجد كى سرزمين پر بھيج ديں تو مُجھے اُميد ہے كہ وہ لوگ آپ كى دعوت قبول كريں گے'' آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا '' ميں نجدوالوں سے اپنے اصحاب كے بارے ميں ڈرتا ہوں''\_ اَبو برا نے كہا كہ ميں ان كى حفاظت كى ذمّہ دارى ليتا ہوں وہ لوگ ميرى پناہ ميں رہيں گے'' رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے اسلام سے آشنائي ركھنے والے چاليس (6) معلمين قرآن كو'' مُنذر بن عَمرو'' كى سربراہى ميں ايك رہنما كے ساتھ سرزمين نجد كى طرف روانہ كيا تا كہ وہاں اسلامى حقائق كى تبليغ كريں\_

جب يہ لوگ ''بئر مَعُونہ ''كے مقام پہنچے تو اس جماعت كے ايك شخص نے رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كا خط قبيلہ بَنى عامر كے سردار كے سامنے پيش كيا \_ سردار قبيلہ نے رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كا خط پڑھے بغير

 نامہ بر كو قتل كرديا اور بَنى عامر سے نامہ بر كے ساتھ آنے والوں كو قتل كرنے كے سلسلہ ميں مدد مانگى انہوں نے كہا كہ '' ہم اَبُوبَرا كى امان كو نہيں توڑيں گے''\_ اس نے فوراً قبائل بَنى سُلَيم سے اس سلسلہ ميں نُصرت چاہى تو وہ سب كے سب مبلغين اسلام پر ٹوٹ پڑے \_ چاليس 40 مبلغين نے مردانہ وار مقابلہ كيا يہاں تك كہ شہيد ہوگئے، صرف عَمرو بن اُميّہ جو صرف زخمى ہوئے تھے اس حادثہ كے بعد مدينہ پہنچنے ميں كامياب ہوئے\_

انہوں نے راستہ ميں قبيلہ بنى عامر كے دو 2 افراد كو ديكھا اور اپنے شہيد دوستوں كے انتقام ميں ان دونوں كو قتل كرديا\_ جب مدينہ پہنچے اور مبلغين كى شہادت كے واقعہ كو رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى خدمت ميں نقل كيا تو آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم بہت غمگين ہوئے اور اُن مجرمين پر نفرين كي\_(7)

سريہ عَمروبن اُميَّہ

حادثہ رَجيع كے بعد رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے اس درد انگيز حادثہ ميں شہيد ہونے والے شہيدوں

كے خون كا انتقام لينے اور جرائم كا ارتكاب كرنے والے اصلى مجرموں كو كيفر كردار تك

پہنچانے كے لئے عَمُروبن اُمَيَّہ ضَمري كو ايك آدمى كے ساتھ مامور كيا كہ مكّہ جاكر ابوسفيان كو قتل كرديں، وہ لوگ مكّہ پہنچے اور رات كے وقت شہر ميں داخل ہوئے ليكن مكّہ والوں ميں سے ايك شخص نے انہيں پہچان ليا، مجبوراً ان لوگوں نے شہر سے باہر نكل كر ايك غار ميں پناہ لى اور واپسى پر قريش كے تين نمك خوار اور ايك جاسوس كو گرفتار كيا اور انہيں مدينہ لے آئے\_(8)

 غَزوَہ بَني نُضَير

تاريخ : ربيع الاول 4 ہجرى قمري

مدينہ واپسى كے وقت واقعہ بئر معونہ ميں تنہا بچ جانے والے شخص عَمروبن اُمَيَّہ كے ہاتھوں بَنى عامر كے دو آدميوں كے قتل نے ايك نئي مشكل پيدا كردى كيونكہ اس نے غلطى سے بے قصور افراد كو قتل كرديا تھا اور جو عہد و پيمان بَنى عامر نے رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے كيا تھا اس كے مطابق مسلمانوں كو ان مقتولين كا خون بہا ادا كرنا چاہيئےھا \_ دوسرى طرف بَنى نَضير كے يہودى مسلمانوں كے ہم پيمان ہونے كے ساتھ ساتھ بنى عامر سے بھى معاہدہ ركھتے تھے\_ لہذا اپنے پيمان كے مطابق ان لوگوں كو بھى خوں بہا ادا كرنے ميں مسلمانوں كى مدد كرنى چاہيئےھي\_

چند دن پہلے پيش آنے والے بئر مَعُونہ اور رَجيع كے منحوس حادثات كے بعد يہودى ، منافقين كے ساتھ مل كر مسلمانوں كا مذاق اڑاتے اور كہتے '' جو پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ، خدا كا بھيجا ہوا ہوتا ہے وہ شكست نہيں كھاتا'' \_ يہ لوگ ہر آن شورش برپا كرنے كے موقع كى تلاش ميں رہتے\_

اب وہ وقت آگيا تھا كہ خداوند عالم مسلمانوں كو بنى نضير كے يہوديوں كى بدنيتى سے آگاہ كرے، بَنى نَضير سے عہد و پيمان كے مطابق مقتولين كى ديّت ادا كرنے ميں مدد طلب كرنے كے لئے رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم چند اصحاب كے ساتھ بنى نَضير كے قلعہ ميں داخل ہوئے\_ انھوں نے ظاہراً تو رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى پيش كش كا استقبال كيا ليكن خفيہ طور پر ايك دوسرے سے مشورہ كيا اور طے كيا كہ مناسب موقع ہاتھ آيا ہے اس سے فائدہ اٹھائيں اور پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى شمع حيات گُل كرديں\_

آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ايك گھر كى ديوار كے پاس بيٹھے ہوئے تھے\_ ان لوگوں نے '' عمرو'' نامى

 ايك شخص كو بھيجا كہ چھت سے ايك پتّھر آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے سراقدس پر گرادے \_فرشتہ وحى نے رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو آگاہ كرديا\_ آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اسى حالت ميں جس حالت ميں ان كى مشكوك نقل و حركت كا نظارہ فرمارہے تھے ، اطمينان سے اُٹھے اور اكيلے ہى مدينہ كى طرف چل ديئےحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے اصحاب آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى تاخير سے پريشان ہوئے تو مدينہ لوٹ آئے\_رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا نے محمد بن مَسلَمہ كو بنى نَضير كے پاس بھيجا اور كہلوايا كہ مدينہ كو دس 10 دن كے اندر چھوڑديں جب بَنى نَضير كے سربرآوردہ افراد نے پيغام سُنا تو ان كے درميان ايك ہنگامہ برپا ہوگيا ، ہر آدمى اپنا نظريہ پيش كرنے لگا وہ لوگ مدينہ سے نكلنے كى سوچ ہى رہے تھے كہ عبداللہ ابن اُبى نے پيغام بھيجا كہ تم لوگ يہيں ٹھہرو اور اپنا دفاع كرو ميں دو ہزار افراد كو تمہارى مدد كے لئے بھيجوں گا اور بنى قُريظَہ كے يہودى بھى ہمارے ساتھ تعاون كريں گے\_

منافقين كے ليڈر كے پيغام نے يہوديوں كو ہٹ دھرمى پر ڈٹے رہنے اور دفاع كے ارادے كو مضبوط اور حوصلہ افزا بناديا لہذا قبيلہ بنى نضير كے سردار '' حُيَيَّ بن اَخطَب'' نے رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے پاس پيغام بھيجا كہ '' ہم جانے والے نہيں ہيں آپ كو جو كرنا ہو كر ليجئے'' رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے كسى قسم كى امداد پہنچنے سے پہلے ہى بنى نضير كے قلعہ كا محاصرہ كر ليا چھ6 دن كے محاصرہ ميں يہوديوں كا قلعے سے باہر ہر طرح كا رابطہ منقطع ہوگيا\_ آخر كاران لوگوں نے منافقين اور بنى قُريظَہ كى كمك سے مايوس ہوكر مجبوراً خود كو لشكر اسلام كے حوالہ كرديا\_ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے انہيں اجازت دى كہ اسلحہ كے علاوہ اپنے منقولہ اموال ميں سے جتنا چاہيں ساتھ لے جائيں\_

حريص يہوديوں نے جتنا ممكن تھا اونٹوں پر بار كيا يہاں تك كہ گھر كے دروازوں كو چوكھٹ سميت اُكھاڑ كر اونٹوں پر لادليا\_ ان ميں سے كچھ لوگ خيبر كى طرف اور كچھ شام كى

 طرف روانہ ہوئے جبكہ دو افراد مُسلمان ہوگئے\_ يہوديوں كے غير منقول اموال اور قابل كاشت زمينيں پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے ہاتھ آئيں (1)تو آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے انصار كو بلايا ان كى سچّى خدمتوں ، ايثار اور قربانيوں كو سراہا اور فرمايا كہ '' مہاجرين تمہارے گھروں ميں تمہارے مہمان ہيں ان كى رہائشے كا بار تم اپنے كاندھوں پر اٹھائے ہوے ہو \_ اگر تم راضى ہو تو بنى نضير كے مال غنيمت كو ميں مہاجرين كے درميان تقسيم كردوں تا كہ وہ لوگ تمہارے گھر خالى كرديں؟ سَعدبن معاذ اور سعدبن عُبَادَة قبيلہ اَوس و خَزرَج كے دونوں سرداروں نے جواب ديا \_ ''اے رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم مال غنيمت ہمارے مہاجر بھائيوں كے درميان بانٹ ديجئے اور وہ بدستور ہمارے گھروںميں مہمان رہيں''\_رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے بنى نضير كے تمام اموال اور قابل كاشت زمينوں كو مہاجرين كے درميان تقسيم كرديا اور انصار ميں سے صرف دو افراد يعنى سَہل بن حُنَيف اور ابو دُجَانہ كو جو كہ بہت زيادہ تہى دست تھے ، كچھ حصّہ عنايت فرمايا\_

سورہ حشر بَنى نَضير كے يہوديوں كى پيمان شكنى كے بارے ميں نازل ہوا \_(10)

دہشت گرد سے انتقام

بَنى نضير كے واقعہ كے بعد يہودى سے مسلمان ہونے والے يَامين بن عُمَير سے ايك دن رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا كہ تم نے نہيں ديكھا تمہارا چچا زاد بھائي ميرے بارے ميں كيا ارادہ ركھتا تھا وہ چاہتا تھا ميرا خاتمہ كردے؟ يامين نے ايك شخص كو دس 10 دينار ديئے اور اس سے كہا كہ عمروبن جحاش ( وہى يہودى جس نے رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے سر پر پتّھر گرانے كا ارادہ كيا تھا) كو قتل كردے ،وہ شخص گيا اور اُس ذليل يہودى كو اس كے انجام تك پہنچا ديا\_ (11)

 غزوہ بدر الموعد

تاريخ يكم ذى القعدہ 4 ھ ق(12) بمطابق 21 اپريل 626 ء

جنگ احد ختم ہو جانے كے بعد ابوسفيان نے كاميابى سے سرمست ہوكر مسلمانوں كو دھمكايا كہ آئندہ سال بدر ميں ان سے مقابلہ كرے گا\_ ايك سال گزر چكا تھا اور مسلمان مختلف جنگوں ميں كچھ نئي كاميابياں حاصل كرچكے تھے ، ابوسفيان ڈر رہا تھا كہ مبادا كہيں جنگ نہ چھڑ جائے اور شكست سے دوچار ہونا پڑے لہذا بدر نہ جانے كے ليے بہانے ڈھونڈ رہا تھا اور چاہتا تھا كہ كسى طرح مسلمانوں كو بھى منحرف كردے\_ ابوسفيان نے اس ہدف تك پہنچنے كے لئے ايك سياسى چال چلى اور نعيم نامى ايك شخص كو مامور كيا كہ مدينہ جائے اور افوا ہيں پھيلائے تا كہ لشكر اسلام كے حوصلے پست ہوجائيں \_ ابوسفيان كے كارندے نے مدينہ پہنچنے كے بعد نفسياتى جنگ كا آغاز كرديا اور موقع كى تلاش ميں رہنے والے منافقين نے اس كى افواہوں كو پھيلانے ميں مدد كى اور لشكر ابوسفيان كے عظيم حملے كى جھوٹى خبر نہايت آب و تاب كے ساتھ لوگوں كے سامنے بار بار بيان كرنے لگے\_ ليكن اس نفسياتى جنگ نے رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اور ان كے باوفا اصحاب كے دل پر ذرہ برابر بھى اثر نہيں ڈالا\_ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے اس جماعت كے مقابل جو ذرا ہچكچاہٹ كا اظہار كر رہى تھى فرمايا : اگر كوئي ميرے ساتھ نہيں جائے گا تو ميں تنہاجاؤں گا''\_ پھر رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے پرچم اسلام حضرت على (ع) كے سپرد كيا اور پندرہ سو افراد كے ساتھ مدينہ سے 160 كيلومٹر ، بدر كى طرف روانہ ہوگئے\_ اس حالت ميں كہ آپ كے ساتھ صرف دس گھوڑے تھے\_

اپنى سازش كى ناكامى اور مسلمانوں كى آمادگى كى خبر سُنكر ابوسفيان بھى دو ہزار افراد كے ساتھ بدر كى طرف روانہ ہواليكن مقام '' عُسفَان'' ميں خشك سالى اور قحط كو بہانہ بنا كر خوف و

 وحشت كے ساتھ مكّہ لوٹ گيا\_

بدر ميں ابوسفيان كے انتظار ميں مصروف مسلمانوں نے مقام بدر ميں لگنے والے سالانہ بازار ميں اپنا تجارتى سامان فروخت كيا اور ہر دينار پر ايك دينار منافع كماكر سولہ 16 دن كے بعد مدينہ پلٹ آئے\_

اس طرح سے كفار قريش كے دل ميں خوف و وحشت كى لہر دوڑ گئي اور احد كى شكست كے آثار محو ہوگئے\_اس لئے كہ قريش كو يہ بات اچّھى طرح معلوم ہوچكى تھى كہ اسلام كا لشكر اب شكست كھانے والا نہيں ہے\_ (13)

4 ہجرى ميں رونما ہونے والے ديگر اہم واقعا ت \_

1: امام حسين (ع) كى ولادت با سعادت 3 شعبان \_(14)

2: حضرت على (ع) كى والدہ گرامى جناب فاطمہ بنت اسد بن ہاشم كى وفات، كہ در حقيقت جن كے مادرى حق كا بار رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم پر تھا\_

3: پيغمبر اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى ايك بيوى زَينَب بنت خُزَيمَة كا انتقال\_

4:رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كا جناب اُم سَلَمہ ،'' ہند بنت ابى اميّہ'' سے نكاح كرنا ، جو رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى بيويوں ميں ايك پارسا اور عقل و دانش سے مالا مال بيوى تھيں ، شيعہ اور سنى دونوں نے ان سے بہت سى حديثيں نقل كى ہيں\_

 سوالات

1\_ سريہ ابو سَلَمة كا كيا نتيجہ رہا؟

2\_ واقعہ رجيع كيوں كر واقع ہوا اور كتنے لوگ شہيد ہوئے؟

3\_ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے عمربن اميّہ كو مكّہ كيوں بھيجا؟

4\_ سريہ عبدُ اللہ بن اُنَيس كا كيا نتيجہ رہا؟

5\_ بنى نضير كے يہوديوں نے رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے قتل كا ارادہ كيوں كيا؟

6\_ غزوہ '' بدر الموعد'' ميں لشكر اسلام كا مقابلہ كرنے سے ابوسفيان كيوں ڈرگيا؟

 حوالہ جات

1\_ بعض لوگوں كى تحرير كے مطابق 15 محرم، طبقات ابن سعد ج 2، ص 340\_ واقدى كى تحرير كے مطابق يكم محرم مغازى ج 1 ، 2 240\_

2\_طبقات ابن سعد ج2 ص 340\_مغازى واقدى ج1 ص 340\_

3\_طبقات ابن سعد ج 2 ص 51\_امتاع الاسماع ص 254\_

4\_ ابن ہشام نے سريہ رجيع كا تذكرہ جنگ احد كے بعد ہجرت كے تيسرے سال كے واقعات ميں كيا ہے ر\_ك ''ج 3 ص 178''\_

5\_ تاريخ طبرى ج 2 ص 530 سے 542 تك سيرة ابن ہشام ج 3 ص 7\_1\_

6\_ بقول ابو سعيد 70 افراد\_

7\_ مغازى واقدى ج 1 ص 346\_ طبقات ابن سعد ج 2 ص 51/53\_ سيرة ابن ہشام ج 3 ص 193\_

8\_ تاريخ طبرى ج 2 ص 542\_مواہب اللدنّيہ ميں اس سر يہ كو 6 ھ ميں ، صلح حديبيہ سے پہلے ذكر كيا گياہے \_ ج 1 ص 125\_

9\_ مخالف اسلام اور مفسد قبيلہ '' بنى نضير ''كے يہوديوں كے اخراج كے بعد صرف بنى قريظہ كے يہودى مدينہ ميں رہ گئے ،بنى نضير كے باقى اموال و املاك كى تقسيم كے بعد مہاجر مسلمانوں سے اقتصادى پريشانى ايك حد تك دور ہوئي\_

10\_ مغازى واقدى ج 1 \_ ص 363/ 380 ، سيرة ابن ہشام ج 3 ص 196، طبقات ابن سعد ج 2 ص 57، تاريخ طبرى ج 2 ص 551/555، تاريخ دمشق ج 1 ، ص 41\_

11\_ سيرة ابن ہشام ج 3 ص 203\_

12\_ اس غزوہ كى تاريخ ابن ہشام شعبان 4 ھ اور واقعدى ذى قعدہ 4 ھ سمجھتے ہيں سيرة ابن ہشام ج 3 ص 220\_ مغازى واقدى ج 1، ص 384 ملاحظہ ہو\_

13\_ مغازى واقدى ج 1، ص 384سے 389تك \_ سيرة ابن ہشام ج 3 ص 220\_

14\_ مروج الذّھب ج 2 ، ص 289\_

 پانچواں سبق

غزوہ ذات الرقاع

غزوہ دومةُ الجندَل

غزوہ خندق (احزاب)

لشكر احزاب كى مدينہ كى طرف روانگي

لشكر كى روانگى سے متعلق رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كا آگاہ ہونا

بجلى كى چمك ميں آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے كيا ديكھا؟

مدينہ لشكر كفار كے محاصرے ميں

بنى قريظہ كى عہد شكني

خطرناك صورتحال

ايمان و كفر كا آمنا سامنا

سوالات

 غَزوہ ذاتُ الرّقاع

تاريخ : دسويں محرم 5 ہجرى قمرى (1) بمطابق 13 جون 626 ء بروز بدھ

غزوہ بنى نضير كے بعد رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو خبر ملى كہ قبيلہ غَطَفَان يعنى بنى ثعلبہ اور بنى مُحارب نے مسلمانوں سے جنگ كے لئے كچھ لشكر جمع كر ركھا ہے\_ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے اس سازش كو ناكام بنانے كے لئے مدينہ ميں جناب ابوذر كو اپنا جانشين بنايااور خود چار سو افراد كا لشكر لے كر نجد كى طرف روانہ ہوئے،آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم دشمن كے عظيم لشكر كے روبرو ہوئے مگر دشمن كو خوف و دہشت نے گھير ليا اور كسى طرح كے ٹكراؤ سے پہلے ہى دشمن متفرق ہوگيا\_

اس سفر ميں دشمن كے حملے كے پيش نظر ، خطرناك ماحول ميں رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا نے لشكراسلام كے ساتھ نماز خوف ادا كى پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے سفر كى كلُ مدّت 15 روز تھي\_(2)

غزوہ دُومَةُ الجَندَل

روانگى بروز اتوار 25 ربيع الاول 5 ھ ق، مطابق 26 اگست 626ء

مدينہ واپسى 20 ربيع الثانى ، بمطابق 20 ستمبر 626 ئ بروز جمعرات

مخبروں نے رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو خبر دى كہ دُومَةُ الجندل ميں بہت سے لوگ جمع ہوگئے ہيں اور مسافروں كا راستہ روكنے كے علاوہ ان پر ظلم و ستم بھى ڈھار ہے ہيں ان كا ارادہ ہے كہ مدينہ پر حملہ كريں\_ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے سبَاعَ بن عرفُطَہ غَفاري كو مدينہ ميں اپنا جانشين معيّن

 فرمايا اور ہزار آدميوں كے لشكر كے ساتھ دُومَةُ الجندل كى طرف روانہ ہوگئے\_

آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے سپاہى راتوں كو راستہ طے كرتے اور دن كو درّوں ميں چُھپ كر آرام كرتے تھے\_ دشمن كو لشكر اسلام كى روانگى كا پتہ چلا تو ان پر ايسار عب طارى ہواجوپہلے كبھى نہيں ہوا تھا اور فوراً ہى اس علاقے سے فرار ہوگئے \_

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم چند دن علاقے ميں قيام پذير رہے اور مختلف دستوں كو اطراف و جوانب ميں بھيجا تا كہ معلومات اكٹھى كرنے كے لے ساتھ ساتھ دشمنوں كى ممكنہ سازشوں كو ناكام بنائيں\_ آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم 25 روز كے بعد مدينہ پلٹ آئے\_ لوٹتے وقت فراز نامى شخص سے ، جس كا قبيلہ قحط سے متاثر ہوا تھا ، معاہدہ كيا اور اسے اجازت دى كہ مدينہ كے اطراف كى چراگاہوں سے استفادہ كرئے(3)\_

اس غزوہ كى اہميت كى وجہ يہ ہے كہ مدينہ سے دور دراز كے علاقوں تك جادہ پيمائي اور خشك و ہولناك صحراؤں سے عبور كرنے ميں مسلمانوں كى طاقت كا مظاہرہ ہوا اور دوسرى طرف اسلام مشرقى روم كى سرحدوں تك نفوذ كرگيا اور يہ فوجى تحريك روميوں كى تحقير كا موجب بنى \_ مسعودى كى تحرير كے مطابق ، تاريخ اسلام ميں روم جيسى بڑى طاقت كى گماشتہ حكومت كے ساتھ فوجى مقابلہ كرنے كے لئے يہ پہلا قدم تھا \_(4)

غزوہ خَندَق ( اَحزاَب)

تقريباً 23 شوال 5 ھ ق (5) بمطابق 19 مارچ 626ئ

غزوہ خندق كے اسباب

بنى نضير كے يہودى جنہوںنے بغض و كينہ اور انتقامى جذبات كے ساتھ مدينہ چھوڑا تھا

 خاموشى سے نہيں بيٹھے جب يہ لوگ خيبر پہنچے تو ان كے سردار حُيَّ بن اَخطَب اور كنَانَةبن اَبى الحُقيق ، ابُو عامر فاسق اور ايك جماعت كے ساتھ مكہ روانہ ہوئے قريش اور ان كے تابعين كو رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے جنگ كى دعوت دى ،انہوں نے قريش سے كہا كہ '' محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى طرف سے بہت بڑا خطرہ ہمارئے انتظار ميں ہے اگر فوراً پسپا كردينے والا لشكر تيار نہ كيا گيا تو محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ہرجگہ اور ہر شخص پر غالب آجائيں گے''\_

ايك طرف بدر مَوعد ميں قريش كى شكست و سرنگونى ، جنگ كى دھمكى دينے كے باوجود لشكر اسلام كے خوف سے حاضر نہ ہونا اور لشكر اسلام كى پے درپے كاميابى نے قريش كو اس حقيقت كى طرف متوجہ كيا كہ مسلمانوں كى بڑھتى ہوئي جنگى طاقت كے پيش نظر اسلامى تحريك كو كچلنے كے ليے كوئي بنيادى اقدام كرنا چاہيے \_ اسى وجہ سے قريش خود اس فكر ميں تھے كہ ايك عظيم لشكر تيار كريں اور اب بہترين موقع آن پہنچا تھا\_ اس لئے كہ يہوديوں نے اعلان كيا كہ ہم تمہارے ساتھ رہيں گے يہاں تك كہ محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو جڑسے اكھاڑ كرپھينك ديں لہذا وہ قريش كے سرداروں كے ساتھ كعبہ ميں گئے اور وہاں انہوں نے قسم كھائي كہ ايك دوسرے كو بے سہارا نہيں چھوڑيں گے اور پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے مقابلے كے لئے آخرى فرد تك ايك دل اور ايك زبان ہوكر ڈٹے رہيں گے\_ (6) قريش نے يہوديوں كے سربرآوردہ افراد سے پوچھا كہ تم قديم كتاب كے جاننے والے اور عالم دين ہو تم فيصلہ كرو كہ ہمارا دين بہتر ہے يا محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كا؟ يہوديوں كے چالاك و دھوكہ باز سرداروں نے جواب ديا كہ '' تمہارا دين بہتر ہے اور تم حق پر ہو''\_

يہ يہودى توحيد پر ايمان كے باوجود ايسى بات كہہ كر سخت گناہ كے مرتكب ہوئے اور انہوں نے اپنى سياہ تاريخ ميں ننگ و عار والے ايك بڑے دھبے كا اضافہ كيا\_ ايك يہودى

 مصنف ڈاكٹر اسرائيل اپنى كتاب '' تاريخ يہوديان عربستان'' ميں لكھتاہے كہ '' ہرگز يہ بات مناسب نہيں تھى كہ يہودى ايسى خطا كے مرتكب ہوتے اگرچہ قريش ان كى خواہش كو رد كرديتے ، اس كے علاوہ ہرگز يہ بات صحيح نہيں تھى كہ ملّت يہود، بُت پرستوں كے پاس پناہ ليتى اس لئے كہ يہ روش تورات كى تعليمات كے مطابق نہيں ہے\_(7)

قرآن اس اتحاد كى طرف اشارہ كرتے ہوئے كہتا ہے كہ '' كيا تم نے ان لوگوں كو نہيں ديكھا كہ جن كو كتاب سے كچھ حصّہ ديا گيا ہے وہ كس طرح بتوں اور طاغوت پر ايمان لاتے ہيں اور كافرين و مشركين سے كہتے ہيں كہ تمہارا راستہ مومنين كى بہ نسبت حقيقت سے زيادہ نزديك ہے''(8)\_

جب مشركين نے يہودى سرداروں سے مدد كا وعدہ اور روانگى كى تاريخ معيّن كى تو يہوديوں نے بھى ان سے وعدہ كيا كہ بنى قُريظَہ كے يہوديوں كو جو اس وقت ساكن مدينہ تھے ، مدد كے لئے بلائيں گے \_ قريش كو پيمان شكنى اور جنگ پر آمادہ كرنے كے بعد يہودى وفد قبيلہ غَطفان كى طرف روانہ ہوا ، قبيلہ غَطفان كے افراد نے ان كى ہمراہى كے علاوہ اپنے ہم عہد قبيلہ بنى اسد كو مدد كى دعوت دى اور قريش نے اپنے حليف قبيلہ بنى سُلَيم كو مدد كيلئے بلايا(9)\_

يہوديوں كى شہ پر اسلام كے خلاف ايك بہت بڑا محاذ تيار ہو گيا ، جس ميں مشركين ، مستكبرين ، منافقين ، يہود ، مدينہ سے فرار كرنے والے ،قريش كے مختلف قبائل ، بنى سليم ، بنى غطفان ، بنى اسد اور ديگر احزاب و قبائل شامل تھے اور سب نے مل كر اسلام كے خلاف جنگ كى ٹھانى ہوئي تھى تا كہ نور خدا كوخاموش كرديں\_جنگى اخراجات اور اسلحہ كى فراہمى يہود كى طرف سے انجام پائي\_

 لشكر احزاب كى مدينہ كى طرف روانگي

مختلف قبيلوں اور گروہوں كى طرف سے اس جنگى معاہدے كے نتيجہ ميں اكٹھے ہونے والے افراد كى مجموعى تعداد دس 10 ہزار سے زيادہ (10) اور لشكر كى كمان ابوسفيان كے ہاتھوں ميں تھي\_لشكر احزاب كے جنگجو افراد اسلحہ سے ليس روانگى كيلئے تيار تھے\_ اس زمانہ ميں جنگى ايمونيشن اور سازوسامان سے ليس اتنا بڑا لشكر سرزمين حجاز نے كبھى نہيں ديكھا تھا\_

ماہ شوال 5 ہجرى ميں ابوسفيان نے احزاب كے سپاہيوں كو تين الگ الگ دستوں ميں يثرب كى جانب روانہ كيا\_

لشكر كى روانگى سے متعلق رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كا آگاہ ہونا

جب يہ لشكر مكّہ سے مدينہ كى طرف روانہ ہوا تو قبيلہ خُزاعة كے چند سوار نہايت سرعت كے ساتھ پيغمبراسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے پاس پہنچے اور سپاہ احزاب كى روانگى كى خبر دي\_

رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا نے لشكر كى جمع آورى اور آمادہ باش كے اعلان كے ساتھ جنگى ٹيكنيك اور دفاعى طريقہ كار كى تعيين كے لئے اصحاب سے مشورہ فرمايا اور مشاورتى كو نسل ميں يہ بات پيش ہوئي كہ مدينہ سے باہر نكل كر جنگ كى جائے يا مدينہ كے اندر موجود رہيں اور شہر كو ايك طرح سے قلعہ بناديں؟ سلمان فارسى نے كہا '' اے اللہ كے رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم جب ہم ايران ميں تھے تو اس وقت اگر دشمن كے شہ سواروں كے حملے كا خطرہ ہوتا تھا تو شہر كے چاروں طرف خندق كھود ديتے تھے'' دفاع كے لئے منعقدہ مجلس مشاورت نے سلمان كى رائے كو مان ليا اور رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے سلمان كے نقشہ كے مطابق خندق كھودنے كا حكم ديا\_(11)

اس زمانہ ميں مدينہ ، تين طرف سے طبيعى ركاوٹوں جيسے پہاڑوں ، نخلستان كے جھنڈ اور

 نزديك نزديك بنے ہوئے گھروں ميں گھرا ہوا تھا صرف ايك طرف سے كھلا اور قابل نفوذ تھا\_

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے ہردس 10 آدميوں كو چاليس زراع كے ايك قطعہ ارض كو كھودنے پر مامور كيا \_ جزيرة العرب كى گرم اور جھلسا دينے والى ہوا كے بر خلاف مدينہ سرديوں ميں صحرا كى طرح سرد اور تكليف دہ تھا ، جن دنوں خندق كى كھدائي ہو رہى تھى تين ہزار مسلمان صبح سويرے آفتاب طلوع ہونے سے پہلے جاڑے كى سخت سردى ميں لبوں پر ، پُر شور نعرہ اور دلوں ميں حرارت ايمانى كے جوش و ولولہ كے ساتھ كام ميں مشغول ہوتے اور غروب آفتاب تك كام كرتے رہتے رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم بھى تمام مسلمانوں كے ساتھ ساتھ كام ميں مشغول تھے\_ پھاؤڑے چلاتے ، مٹّى كو زنبيل ميں ڈال كر كاندھوںپر ركھ كر باہر لاتے تھے\_ سلمان نہايت تيزى سے چند آدميوں كے برابر كام كر رہے تھے \_ مہاجر و انصار ہر ايك نے كہا كہ سلمان ہم ميں سے ہيں، ليكن رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا'' سلمان ہم اہل بيت(ع) ميں سے ہيں''(12)\_

بجلى كى چمك ميں آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے كيا ديكھا؟

خندق كھودتے كھودتے سلمان كے سامنے ايك بہت بڑا سفيد پتّھر آگيا\_ انہوں نے اور دوسرے افراد نے كافى كوشش كى مگر پتّھر اپنى جگہ سے ہلا تك نہيں \_ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو خبر ہوئي تو آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم تشريف لائے اور ہتھوڑے سے پتّھر پر ايك ضرب لگائي، اس ضرب كى وجہ سے ايك بجلى چمكى اور پتّھر كا ايك حصّہ ٹوٹ كر بكھر گيا\_ پيغمبراسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے صدائے تكبير بلند كى ، جب دوسرى اور تيسرى بار آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے ضرب لگائي تو ہر ضرب سے بجلى چمكى اور پتّھر كے ٹكڑے

 ہونے لگے، رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ہر بار صدائے تكبير بلند كرتے رہے ، جناب سلمان نے سوال كيا كہ آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم بجلى چمكتے وقت تكبير كيوں كہتے تھے؟

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا ''جب پہلى بار بجلى چمكى تو ميں نے يمن اور صَنعاء كے محل كھلتے ديكھے، دوسرى مرتبہ بجلى كے چمكنے ميں شام و مغرب كے سرخ محلوں كو فتح ہوتے ديكھا، اور جب تيسرى بار بجلى چمكى تو ميں نے كسرى كے محلات كو ديكھا كہ جو ميرى اُمت كے ہاتھوں مسخر ہوجائيں گے''\_(13)

مومنين رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى بشارت سے خوش ہوگئے اور '' بشارت، بشارت'' كى آواز بلند كرنے لگے\_ ليكن منافقين نے مذاق اُڑايا اور كہا كہ ''حالت يہ ہے كہ دشمن ہر طرف سے ٹوٹ پڑ رہے ہيں اور اتنى جرا ت نہيں ہے كہ ہم قضائے حاجت كے لئے باہر نكل سكيں اور محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ايران و روم كے محلوں كى فتح كى گفتگو كر رہے ہيں \_ سچ تو يہ ہے كہ يہ باتيں فريب سے زيادہ نہيں ہيں( معاذ اللہ ) قرآن منافقين كے بارے ميں كہتا ہے '' منافقين او ر وہ لوگ جن كے دلوں ميں بيمارى ( نفاق) ہے وہ كہتے ہيں كہ يہ وعدے جو خدا اور اس كے رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كر رہے ہيں يہ دھوكے سے زيادہ نہيں ہيں''(14)\_

منافقين خندق كھودنے ميں مسلمانوں كى مدد كر رہے تھے مگر ان كى كوشش تھى كہ كسى بہانے سے اپنے كاندھوں كو اس بوجھ سے خالى كريں اس طرح وہ اپنے نفاق كو آشكار كر رہے تھے\_

خندق كى كھدائي تمام ہوئي جس كى لمبائي 12000 زراع تقريباً 4/5 كلوميٹر ،گہرائي 5 ہاتھ اور اس كى چوڑائي اتنى تھى كہ ايك سوار گھوڑے كو جست ديگر پار نہيں كرسكتا تھا\_ آخر ميں خندق كے بيچ ميں كچھ دروازے بناديئےئے اور ہر دروازے كى نگہبانى كے لئے ايك قبيلہ

 معيّن كرديا گيا اور زبير بن عوام كو دروازوںكے محافظين كى سربراہى پر معيّن كيا گيا (15)\_

مسلمانوں نے خندق كے پيچھے اپنے لئے مورچے بنالئے اور شہر كے دفاع كے لئے تيرانداز مكمل آمادگى كے ساتھ موجود تھے\_

مدينہ لشكر كفار كے محاصرے ميں

كفر كا حملہ آور لشكر ابوسفيان كى سركردگى ميں خندق كھدجانے كے چھ دن بعد سيلاب كى طرح مدينہ پہنچ گيا \_ انہوں نے شہر كے چاروں طرف اور اپنے آگے ايك بڑى خندق ديكھى اور مسلمانوں كى اس دفاعى حكمت عملى پر حيران رہ گئے\_ جنگى ديدہ وروں نے كہا'' يہ فوجى حربہ محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے ايرانيوں سے سيكھا ہے اس لئے كہ عرب اس ڈھنگ سے واقف نہيںہيں\_'' كفارنے مجبوراً اپنے خيمے خندق كے سامنے لگالئے\_ دشمن كے لشكر كے خيموں سے سارا بيابان سياہ ہوگيا\_ لشكر اسلام نے بھى خندق كے اس طرف خيمے لگالئے اور دشمن سے مقابلے اور اس كے حملے سے بچنے كے لئے تيار ہوگئے \_

بَنى قُريَظہ كى عہد شكني

لشكر احزاب اور اس كے سپہ سالار ابوسفيان كے دماغ پرمسلمانوں پر برق رفتارى سے كاميابى حاصل كرنے كا بھوت سوار تھا، خندق جيسى بڑى ركاوٹ كے سامنے آجانے سے اب راستے كى تلاش ميں لگ گئے تا كہ لشكر كو خندق كے پار پہنچا سكيں \_

مدينہ سے شہر بدر كيئے جانے والے يہودى قبيلے بنى نضير كا سردارحى ابن اخطب جنگ كى آگ بھڑكانے كا اصلى ذمّہ دار تھا \_وہ خندق كى موجود گى كيوجہ سے سپاہ احزاب كے حملے كو

 ناكام ہوتے ہوئے ديكھ كرسب سے زيادہ خوف زدہ تھا، وہ كوشش كر رہا تھا كہ جلد سے جلد احزاب كى كاميابى كا كوئي راستہ مل جائے \_ اس نے مدينہ كے اندر سے محاذ كھولنے كا ارادہ كيا \_ اس پروگرام كو عملى جامہ پہنا نے كے لئے بَني قُريَظہ كے يہودى جو مدينہ ميں مقيم تھے، بہترين وسيلہ تھے \_ اس نے رئيس قبيلہ سے گفتگو كرنے كا ارادہ كيا، قلعہ بَني قُريَظہ كى طرف گيا اور قلعہ كے بند دروازوں كے پيچھے سے گفتگو كى ، قبيلہ بَني قُريَظہ كے سردار كَعب بن اَسَد نے جواب ديا كہ ہم نے محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے عہد و پيمان كيا ہے اور ہم يہ معاہدہ نہيں توڑ سكتے اس لئے كہ سوائے سچّائي اور وفادارى كے ان سے ہم نے اور كچھ نہيں ديكھا ہے\_

حُيّ، كعب كو بھڑكانے ميں كامياب ہوگيا اور اس نے اپنے لئے قلعہ كا دروازہ كھلواليا\_ قلعہ ميں داخل ہوا اور بَني قُريَظہ كے بزرگ افراد كو اس بات پر آمادہ كرليا كہ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے كئے ہوئے اپنے عہد و پيمان كو توڑديں اور اپنى فوجيں نيز دوسرا سامان حملہ آوروں كوديديں\_

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو جب بَني قُريَظہ كے يہوديوں كى پيمان شكنى كى خبر ملى تو آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے قبيلہ اوس و خزرج كے دو بزرگ افراد سَعد بن مُعَاذ اور سَعد بن عُبادة كو مزيد تحقيقات كے لئے قلعہ بَني قُريَظہ روانہ كيا \_ وہ لوگ اس بات پر مامور تھے كہ اگر يہ خبر صحيح ہو تو خفيہ طور پر اس كى اطلاع رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كوديں\_ انہوں نے واپسى پر خفيہ كوڈ'' عَضَل'' و ''قارّہ'' كے الفاظ كے ساتھ يہوديوں كى پيمان شكنى كى خبر آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كودى \_ (16)

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے مسلمانوں كے ولولے كو باقى ركھنے كے لئے نعرہ تكبير بلند كيا اور فرمايااے مسلمانو ميں تمہيں كاميابى كى بشارت ديتا ہوں \_(17)

 خطرناك صورتحال

اسلامى تحريك ايك حساس موڑ پر تھى ايك طرف اسلحہ سے ليس دشمن كا دس ہزار افراد پر مشتمل لشكر شہر كے سامنے خيمہ زن تھا اور ہر لحظہ اس بات كا امكان تھا كہ خندق كو پار كر كے شہر ميں كشت وخون كا بازار گرم نہ كردے\_ اور دوسرى طرف قبيلہ بَني قُريَظہ كے خائن يہودى پيمان شكنى كر كے مسلمانوں كى پيٹھ ميں خنجر گھونپنے كے لئے آمادہ تھے نہتے مسلمانوں بچّوں اور عورتوں پر يہوديوں كے حملے كا خطرہ ، كفار كے لشكر كا خندق عبور كرنے كے خطرہ سے زيادہ خطرناك تھا \_

اس ہنگامے ميں منافقين، شيطانى قہقہوں ، طعنوں اور اشارے و كنائے سے مسلمانوں كے زخموں پر نمك پاشي، لوگوں كو دشمن كے سامنے ہتھيار ڈال دينے كى تشويق ،اپنے گھروں كے دفاع كا سامان نہ ہونے كا بہانہ بنا كر فرار كا قصد اور اپنى دفاع جگہوں كو چھوڑ دينے كا ارادہ كر رہے تھے \_ قرآن اس سلسلہ ميں كہتا ہے كہ :

'' جب ايك گروہ ( منافقين اور سياہ قلب افراد) نے كہا كہ اے يثرب كے لوگو اب سرزمين يثرب تمہارے رہنے كى جگہ نہيں ہے\_ لذا پلٹ جاؤاور ان ميں سے ايك گروہ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے اجازت مانگ رہا ہے اور كہتا ہے كہ ہمارے گھر كھلے ہوئے ہيں ، دفاع كا كوئي انتظام نہيں ہے \_ ايسى صورت ميں ان كا ارادہ و مقصد فرار كے سوااور كچھ نہيں '' (18)

ليكن خدااور اس كے رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم پر ايمان ركھنے والے جاں باز نہ صرف ايسے طوفانوں سے لرزاں نہيں ہوئے بلكہ اور زيادہ مستحكم ہوگئے \_ قرآن ان كے بارے ميں كہتا ہے :

'' جب مسلمانوں نے احزاب كے لشكر كو ديكھا تو كہا كہ يہ وہى ہے جس كا وعدہ اللہ اور اس كے رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے كيا ہے اور اس واقعہ نے ان كے ايمان و تسليم كو بڑھانے كے علاوہ اور

 كچھ نہيں كيا'' (19)

اس حساس موقع پر رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم مسلسل اپنى شعلہ بار تقريروں سے اسلام كے جاں بازوں كے حوصلے بڑھاتے رہے ،ان كے فرائض ياد لاتے رہے اور فرماتے '' اگر تم صبر سے كام لوگے اور خدا پر بھروسہ كروگے تو كامياب رہوگے\_ '' اور ان لوگوں كو خدا اور اس كے پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى فرماں بردارى كى طرف توجّہ دلاتے رہے \_

ايسى حالت ميں جاں بازان اسلام اپنے محاذ كى نگہبانى اور تحفظ كے ساتھ ساتھ خندق كے اس طرف بَني قُريَظہ كے شب خون مارنے كے خطرے كو ناكام بنانے كے لئے 500 جاں باروں كا ايك گشتى دستہ ليكر پورى تيارى كے ساتھ گشت لگاتے رہے اور راتوں كو اپنے نعرہ تكبير كى بلند آوازوںسے دشمن كے دلوں ميں خوف و ہراس ڈالتے رہے\_ اس طرح غفلت كے عالم ميں دشمن كو حملے كرنے كا موقع نہيں مل سكا اور مدينہ پر حملے كا خطرہ ٹل گيا \_

ايمان و كفر كا آمنا سامنا

خندق كے دوسرى طرف لشكر احزاب بہت دونوں تك يوں ہى پڑا رہا ليكن نہ پيادوں ميں سے كوئي خندق عبور كرسكا اور نہ سواروں ميں سے \_آخر كار لشكر شرك ميں سے پانچ آدميوں عَمروبَن عَبدوَدّ، عكرمةَ بن اَبى جَہل ، ہُبَيرة بَن اَبى وَہب، نَوفل بَن عَبداللہ ، ضرار بن خَطّاب جنگى لباس پہننے كے بعد غرور و تكبّر كے ساتھ اتحادّيوں كى لشكر گاہ سے باہر آكر ان كو مخاطب كرتے ہوئے كہا كہ ''آج پتہ چل جائے گا كہ حقيقى بہادر كون ہے؟''

اس كے بعد انہوں نے ايڑلگا كر گھوڑوں كو اس حصّہ كى طرف سے اُڑايا جو خندق كا كم چوڑا حصّہ تھا \_ جانبازوں كا دفاع ان كو نہ روك سكا عَمروبَن عَبدوَدّ نے بلند آواز سے

 مبارز طلبى كى اور مذاق اُڑانے والے لہجہ ميں بولا '' اے بہشت كے دعويدارو كہاں ہو؟ كيا كوئي ہے كہ جسے ميں بہشت روانہ كروں يا وہ مجھے جہنّم بھيج دے ؟'' وہ اپنى بات كا تكرار كرتا رہا يہاں تك كہ اس نے كہا '' ميں نے اتنى آوازيں دى كہ ميں تھك گيا اور ميرى آواز بيٹھ گئي ہے''

اس موقع پر پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے مسلمانوں كى طرف رخ كيا اور فرمايا كيا كوئي ہے جو اس كے شركو ہمارے سروں سے دور كرے؟'' حضرت على (ع) نے آمادگى كا اعلان كيا\_ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے ان كو اجازت نہيں دى اور اپنى بات پھر دہرائي ،مجاہدين اسلام كے درميان سكوت كى حكمرانى تھى كسى ميں بھى قريش كے بڑے پہلوان سے مقابلہ كى جرا ت نہ تھى \_ تيسرى بار آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے پھر فرمايا اور اس موقع پر بھى حضرت على (ع) ہى تھے جنھوں نے آمادگى كا اعلان كيا \_

نتيجہ ميں پيغمبر اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے حضرت على (ع) كو اجازت ديدى اور اپنا عمامہ ان كے سرپر ركھا، اپنى تلواران كو عطا كي\_ جب علي(ع) قريش كے اس بہادر سے لڑنے كے لئے چلے تو رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا'' اب كل ايمان كل شرك كے مقابل ہے'' (20)

اس زمانہ كے آئين رزم كے مطابق اسلام و شرك كے دونوں بہادروں نے رجز خوانى كى اور اس كے بعد تلوار نيام سے باہر نكال كر حملہ آور ہوگئے\_ جنگ كے وقت ميدان ميں اتنى گرد اُڑ رہى تھى كہ دونوں ميں سے كوئي دكھائي نہيں ديتا تھا يہاں تك كہ على (ع) كے نعرہ تكبير كى آواز گونجي، پيغمبراسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا'' خدا كى قسم علي(ع) نے اس كو قتل كرديا \_''

يہ واقعہ اس قدر برق آسا اور حيرت انگيز تھا كہ عمرو كے ساتھى اس كے قتل كوديكھنے كے بعد فوراً فرار كر گئے \_ نوفل بن عبداللہ خندق پار كرنے كے لئے كو دتے وقت اس ميں

 گرگيااور جان بازان اسلام نے اس پر سنگ بارى كردي، وہ چلّانے لگا كہ عرب كا قتل جواں مردى كے ساتھ ہوتا ہے\_ على عليہ السلام نہايت سرعت سے خندق ميں كود پڑے اور اس كو بھى قتل كر ڈالا\_(21)

خندق كے دن حضرت على (ع) كى ضربت آئين اسلام كے استقرار كا سبب بنى اس لئے كہ اگر حضرت على (ع) ، عَمرو بن عَبدودّ كو قتل نہ كرديتے تو لشكر احزاب كى مسلمانوں كے سلسلہ ميں جرا ت بڑھ جاتى اور ان ميں سے دوسرے افراد بھى خندق كو پار كر كے حيات اسلام كا خاتمہ كرديتے\_

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے اس ضربت كى فضيلت ميں فرمايا\_ '' روز خندق علي(ع) كى ضربت تمام جن و انس كى عبادت سے افضل ہے'' (22)

اس كے دوسرے دن خالدبن وليد نے شكست كے جبران كے لئے خندق كے كم چوڑے حصّہ كى طرف سے اپنے شہ سواروں كے دستہ كو خندق سے عبور كرانا چاہا ليكن مجاہدين اسلام كے مردانہ واردفاع نے، جو غروب تك جارى رہا ، دشمن كے ہر طرح كے ابتكار عمل كى قوّت كو سلب كرليا\_

 سوالات :

1\_ غزوہ دومة الجندل كى اہميّت كس چيز ميں ہے؟

2\_ جنگ احزاب كے اصلى محرّك كون لوگ ہيں؟

3\_ خندق كھود نے كى تجويز كس نے پيش كي؟

4\_ بنى قُرَيظَہ كے يہوديوں نے كيوں پيمان شكنى كي؟

5\_ جنگ خندق ميں ضربت على (ع) كى اہميت كس وجہ سے ہے؟

 حوالہ جات

1\_ اس غزوہ كى تاريخ ميں اختلاف ہے، ابن ہشام اس كو جمادى الاولى 4ھ كے واقعات ميں ذكر كرتے ہيں ليكن واقدى اور مسعودى نے اسے محرم 5 ھ كے واقعات ميں ذكر كيا ہے\_ سيرة ابن ہشام ج 3 ص 213\_ تاريخ طبرى ج 2 ، ص 555\_ مغازى واقدى ج 1 ص 395 \_ التنبہ و الاشراف مسعودى ملاحظہ ہو\_

2\_ سيرة ابن ہشام ج3ص 213\_ تاريخ طبرى ج 2 ص 557/555\_

3 \_ مغازى واقدى ج 1 ص 402 تا 404\_ طبقات ابن سعد ج 2 ص 62\_

4\_ التنبيہ و الاشراف ص 215\_

5\_ ليكن غزوہ احزاب كى صحيح تاريخ مورخين نے بيان نہيں كى ہے اور كہا ہے كہ شوال يا ذى قعدہ 5 ہجرى ہے\_ مذكورہ بالا فرض كى بنا سپاہ احزاب كے ذريعہ مدينہ كا محاصرہ 23 شوال 5 ہجرى ہوگا\_

6\_ اكثر مورخين نے لكھا ہے كہ ايك مہينے تك مدينہ پر لشكر احزاب كا محاصرہ تھا\_ اور پھر مورخين كى اكثريت نے لكھا ہے كہ دشمن كے فرار كے بعد بلافاصلہ اسلامى سپاہيوں نے اسى دن بنى قريظہ كے لشكر اور قلعہ كا محاصرہ كرليا جس كى تاريخ 23 ذى قعدہ بيان كى گئي ہے ليكن غزوہ احزاب كى دقيق تاريخ مؤرخين نے بيان نہيں كى بلكہ لكھاہے كہ 5 ھ ق ميں ماہ شوال يا ذى القعدہ ميں يہ غزوہ پيش آيا ليكن اگر بنى قريظہ كے قلعہ كى تاريخ كو دقيق فرض كريں تو پھر دشمن نے مدينہ كا محاصرہ 23 شوال 5 ھ ق كو كيا\_

7\_ طبقات ابن سعد ج2 ص 66\_ تاريخ طبرى ج 2 ص 565\_

8\_حيات محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ، ڈاكٹر ہيكل ص 297\_

9\_ (اَلم تَرَ الى الّذين اُوتوا نَصَيباً من الكتب يُؤمنون بالجبت و الطّاغوت و يقولون للّذين كَفَرُوا هؤلاء اَهدى منَ الَّذينَ اَمنُو سبيلاً)(نسائ/51)\_

10\_ تاريخ طبرى ج 2 ص 566\_

11\_ التنبيہ و الاشراف ميں مسعودى كى نقل كے مطابق حملہ آواروں كى تعداد چوبيس ہزار تھي\_

 12\_ مغازى واقدى ج 2 ص 444\_

13\_سيرة حلبيہ ج 2 ص 313\_'' سلمانُ منّا اہلَ البيت''\_

14\_ سيرة حلبيہ ج 2 ص 313\_ تاريخ طبرى ج 2 ص 569 \_ تاريخ بغداد ج 1 ص131 ، 132 تھوڑے سے اختلاف كے ساتھ\_

15\_ (و اذ يقولُ المُنافقون و الّذين فى قلوبهم مَرَضٌ ما وعدنا اللهُ و رسُولُه الا عُزوراً) (احزاب12) تاريخ طبرى ج 2 ص 570\_

16\_ تاريخ يعقوبى ج2 ص 50\_

18\_ مغازى واقدى ج 2 ص 454/459 سے تلخيص كيساتھ\_ عَضَل و قارّہ دو قبيلوں كے نام ہيں \_ يہ وہ قبيلے ہيں جنہوں نے اصحاب رجيع والے واقعہ ميں بے وفائي كى ، اپنا پيمان توڑڈالا اور مسلمانوں كو شہيد كيا ان كلمات كے استعمال كا مطلب يہ تھا كہ بنى قريظہ نے بھى ان دوقبيلوں كى مانند پيمان شكنى كى ہے \_

18\_ مغازى واقدى ج 2 ص 459\_

19\_ (وَ اذ قَالت طَائفةٌ منهُم يَا اَهلَ يَثربَ لا مُقامَ لَكم فَارجعُوا وَيَستَاذن فريقٌ مَنهُمُ البَّنيَّ يَقولُونَ انَّ بُيُو تَنَاعَورة وَ مَا هيَ بعَورَة: ان يُريدُونَ الّا فراراً) ( احزاب/13) \_

20\_ (وَ لمّارَا المؤمنُونَ الا حزاَبَ قَالوا هذا مَا وَعَدَنَا اللهُ و رَسُولُهُ و صَدَقَ الله و رَسُولُهُ و مَازَادَ هُم اَلّا ايماناً و تَسليماً)(احزاب /22) \_

21\_ برزالايمانُ كُلَّہ، الى الشرك كُلہ\_

22\_ مغازى واقدى ج 2 ص 470\_ ارشاد شيخ مفيد ص 53\_

23\_ ضَربة عَليّ يومَ الخَندَق اَفضَلُ من عبادة الثَقَلَين\_ دلائل الصدق ج 2 ص 175، مستدرك ج 3 ص 32\_

 چھٹاسبق

دشمن كى صفوں ميں تفرقہ پيدا كرنے كى كوشش

بنى قريظہ ور مشركين كے درميان پھوٹ

دشمن كى صفوں ميں لشكر اسلام كا سپاہي

شہداء اسلام اور كشتگان كفر

لشكر احزاب كى شكست كے اسباب

جنگ احزاب كے نتائج

غزوہ بنى قريظہ

ايك خيانت كا ر مسلمان اور اسكى توبہ كى قبوليت

بنى قريظہ كا اپنے آپ كو رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے حوالے كرنا

سعد ابن معاذ كا فيصلہ

سعد كے فيصلے كى دليليں

پيمان شكنى كا انجام

اسارى اور مال غنيمت

سوالات

حوالہ جات

 دشمن كى صفوں ميں تفرقہ پيدا كرنے كى كوشش

ايك طرف دشمن كے حوصلے بہت زيادہ كمزور ہوچكے تھے اور دوسرى طرف مسلمان بھى بہت زيادہ دباؤ محسوس كر رہے تھے\_ ايسے حالات ميں رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے كوشش كى كہ دشمن كى صفوں ميں اختلاف پيدا ہوجائے اور احزاب كے فوجى اتحاد كا شيرازہ بكھرجائے، اس غرض سے آپ نے قبائل غَطفَان كے سر برآوردہ افراد كے پاس پيغام بھيجا كہ '' كيا تم لوگ اس كام كے لئے تيار ہو كہ مدينہ كى كھجوروں كا تيسرا حصّہ تم كو ديدوں اور تم اپنے خاندان كى طرف پلٹ جاؤ اور دوسرے قبيلوں ميں بھى اس بات كى تبليغ كرو كہ وہ جنگ سے دست بردار ہوجائيں؟'' ان لوگوں نے مصالحت كے لئے نصف كا مطالبہ كيا اور پيغمبراسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے پاس مذاكرے كے لئے حاضر ہوگئے\_ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے كاغذ، قلم اور دوات لانے كا حكم ديا تا كہ ايك ثلث كى قرارداد لكھى جائے\_ اس وقت مدينہ كے سربرآوردہ افراد سَعد بن عُبَادَة اور سَعدَ بن مُعاذ آگئے، انہوں نے كہا كہ'' اے اللہ كے رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم يہ حكم خدا كى طرف سے ہويا آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كا ذاتى نظريہ ہو، ہم اس كے فرمانبردار ہيں ليكن اگر آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ہمارا نظريہ جاننا چاہتے ہيں تو ہم ان كو باج ( ٹيكس) نہيں ديں گے\_ جاہليت كے زمانہ ميں جب ہم مشرك تھے تو اس وقت خريدنے يا مہمان بننے كے علاوہ ہمارا خرما ان تك نہيںپہنچتا تھا، اب جب ہم اسلام سے سرفراز ہيں تو كيا ان كو ٹيكس ادا كريں؟ ہمارے اور ان كے درميان تلوار كو فيصلہ كرنا چاہيئے\_(1)

 غَطَفَان كے قبيلے كے سربرآوردہ افراد جب خالى ہاتھ واپس جار ہے تھے اس وقت آپس ميں باتيں كرتے جارہے تھے كہ '' ان لوگوں نے جنگ جارى ركھنے كے علاوہ اور كوئي راستہ ہى اختيار نہيں كيا اور آخرى فرد تك اپنے ہدف كے دفاع كے لئے تيار ہيں ايك ہم ہيں كہ سخت سردى اور خشك بيابان ميں اپنے اونٹ اور گھوڑوں كو فنا كر رہے ہيں\_''

بنى قريظہ اور مشركين كے درميان پھوٹ

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم مشركين كے قبائل كے درميان اختلاف پيدا كرنے كى كوشش كر رہے تھے جو آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے ساتھ جنگ لڑنے كے لئے اُٹھ كھڑے ہوئے تھے اور ساتھ ہى يہ كوشش بھى كر رہے تھے كہ بنى قريظہ كے يہوديوں كے مشركين سے تعلّقات بگڑ جائيں اور انہيں ايك دوسرے سے بدظن كر كے ان كے فوجى اتحاد ميں تزلزل پيدا كرديں\_ اسى وقت ايك مناسب موقعہ بھى ہاتھ آگيا \_ دشمن كے محاذ كا ايك آدمى جس كا نام نعيم بن مسعود تھا مسلمان ہوگيا\_ وہ ايك طرف تو بنى قريظہ كے يہوديوں سے اچّھے تعلّقات ركھتا تھا اور دوسرى طرف مشركين كے لئے مكمل طور پر قابل اطمينان تھا \_ وہ جس كے دل ميں نور ايمان جگمگار رہا تھا، رات كے اندھيرے ميںاپنے خيمہ سے باہر نكلا اور پيغمبراسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے خيمہ ميں پہنچ گيا \_ اور عرض كہ '' اے اللہ كے رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ميں نے اسلام قبول كرليا ہے \_ ليكن ميرے قبيلے والے ميرے مسلمان ہونے سے بے خبر ہيں آپ جو حكم فرمائيں ميں اس كى تعميل كے لئے حاضر ہوں ، رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے اس سے فرمايا'' جہاں تك ہو سكے جنگ ميں دشمن كے ارادہ كو كمزور بنادو'' ان كو پراگندہ كر دو اس لئے كہ جنگ ايك فريب ہے''\_

 نَعيم بنَ مَسعُود محلہ بنى قريظہ ميں پہنچا پہلے يہ ان لوگوں كا نديم رہ چكا تھا اس نے بنى قريظہ كو مخاطب كركے كہا ''اے بنى قُريظَہ تم اپنے ساتھ ميرى دوستى اور يكرنگى سے واقف ہو''\_ ان لوگوں نے كہا '' ہم بھى اس بات كو اچّھى طرح جانتے ہيں اور تمہارے بارے ميں بدگمان نہيں ہيں''\_

نعيم نے كہا كہ '' جوبات ميں كہنے جارہا ہوں اس كى شرط يہ ہے كہ تم ميرے راز كو چھپاكر ركھو گے، اور وہ يہ كہ جنگ دشوار ہے، اور قريش و غَطَفَان جنگ ميں سُست پڑ رہے ہيں \_ عَمرو بن عَبدوَدّ ان كا پہلوان ماراگيا اور قبيلہ غَطَفان كے لوگ محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے خفيہ طور پر يہ ساز باز كر رہے ہيں كہ وہ مدينہ كے خرما كا آدھا محصول لے ليں اور ا پنى راہ ليں ، ايسى صورت ميں اگر قريش و غَطَفَان كو موقع ملا تو ممكن ہے فتحياب ہوجائيں اور اگر ہار گئے تو اپنا بوريہ بسترلے كر اپنے وطن چلے جائيں گے، جبكہ تم ايسا كام نہيں كرسكتے، تمہارے بال بچّے، گھر بار ، كھيتى باڑى اور تمہارے نخلستان يہاں ہيں ، قريش و غَطَفَان كى شكست كى صورت ميں محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم تم سب كا محاصرہ كرليں گے\_ اورتمہارى امانتيں تمہيں نہيں ديں گے لہذا تم قريش و غَطَفَان كو ساتھ لے كر جنگ نہ كرو مگر يہ كہ ان كے سر بر آوردہ افراد كو يرغمال بناكر اپنے پاس ركھ لو اور اس طرح ان كو، محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے ساتھ صلح كا معاہدہ كرنے كا موقعہ نہ دو تا كہ وہ تمہيںبے سہارا چھوڑ كر اپنے كام ميں نہ لگ جائيں''\_

بنى قريظہ كے يہوديوں نے كہا كہ ''تم بہت پر خلوص مشورہ دے رہے ہو ، ہم تمہارا شكريہ ادا كرتے ہيں اور تمہارے نظريے كو عملى جامہ پہنائيں گے''\_

نعيم وہاں سے ابوسفيان اور قريش و غَطَفَان كے دوسرے سربرآوردہ افراد كے پاس آيا اور كہا'' ايك بات ميںنے سنى ہے جو ازراہ خير خواہى تمہيں بتانا چاہتا ہوں ليكن شرط يہ

 ہے كہ اس راز كو چھپا كر ركھنا''\_

ان لوگوں نے كہا :'' بہت خوب كيا كہنا چاہتے ہو \_''

نعيم نے كہا '' بنى قريظہ ،محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے ساتھ اپنى پيمان شكنى پرپشيمان ہيں اور وہ چاہتے ہيں كہ جو بھول ان سے ہوئي ہے اس كا جبران كريں \_انہوں نے محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو پيغام بھيجا ہے كہ ہم قريش و غَطَفَان كے ستر70 سر كردہ افراد كو پكڑ كرآپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے حوالے كرديں گے تا كہ آپ ان كو قتل كرديں اس كے بعد جنگ كے خاتمہ تك باقى افراد كو ختم كرنے كے لئے ہم لوگ آپ كے ساتھ ہيں \_

محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے يہ پيش كش قبول كرلى ہے تم لوگ اب ہوشيار رہنا اگر يہود تم سے ضمانت كے طور پر كچھ افراد مانگيں تو ايك آدمى بھى ان كے حوالے نہ كرنا \_

دوسرى طرف سے احزاب كے سر كردہ افراد جو ٹھنڈى راتوں اور يثرب كے بے آب و گياہ بيابان ميںاپنى طاقتوں كو ضائع كر رہے تھے، بنى قريظہ كى طرف اپنے نمائندے بھيجے اور ان سے كہلوايا كہ :

'' ہم تمہارى طرح اپنے گھر ميں نہيں ہيں ہمارے چوپائے دانہ اور گھاس كى كمى كى بناپر تلف ہوئے جارہے ہيں ، لہذا جنگ كے لئے نكلنے ميں جلد سے جلد ہمارے ساتھ تعاون كا اعلان كرو تا كہ مل جل كر مدينہ پر حملہ كرديں اور اس جنگ سے چھٹكارا مل جائے\_ ''

يہوديوں نے جواب ديا'' پہلى بات تو يہ ہے كہ آج ہفتہ ہے اور ہم اس دن كسى كام كو ہاتھ نہيں لگاتے\_ دوسرى بات يہ ہے كہ ہم تمہارے ساتھ مل كر جنگ نہيں كريں گے ليكن ايك شرط پر اور وہ يہ كہ تم اپنے اہم افراد ميں سے كسى كو ہمارے حوالہ كردو تا كہ ہم اطمينان كے ساتھ محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے ساتھ جنگ كريں اس لئے كہ ہميں ڈرہے كہ اگر تم جنگ سے عاجز

 آجاؤگے تو محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے ساتھ ساز باز كرلوگے اور ہميںبے سہارا چھوڑ دوگے ، ہم تنہا ان سے جنگ كى طاقت نہيں ركھتے اس طرح ہم كہيں كے نہيں رہيں\_

جب قريش اور غَطَفَان كے نمائندے واپس آئے اور مذاكرات كے نتيجہ سے آگاہ كيا تو ان لوگوں نے كہا '' بخدا نعيم بن مسعود نے سچ كہا تھا'' لہذا ا نہوں نے پھر سے پيغام بھيجا كہ ہم ايك آدمى كو بھى تمہارے حوالہ نہيں كريں گے اگر تم واقعى اہل نبرد ہو تو آؤ محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے جنگ ميں ہمارى مدد كرو\_

بنى قريظہ نے بھى اس پيغام كو سننے كے بعد ان كے بارے ميں شك كيا اور كہا كہ '' نعيم سچ كہہ رہا تھا يہ لوگ چاہتے ہيں كہ ہميں محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے ساتھ الجھاديں اور اگر موقعہ مل جائے تو اس سے فائدہ حاصل كريں ورنہ ہميںبے سہارا چھوڑديں اور اپنے شہر كى طرف واپس پلٹ جائيں، پھر ايسى صورت ميں محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے مقابلہ كى سكت ہم ميں نہيں ہے\_'' بنى قريظہ كے يہوديوں نے قريش اور غَطَفَان كے سرداروں كو پھر سے پيغام ديا كہ جب تك ہميں كچھ لوگ ضمانت كے طور پر نہ دوگے اس وقت تك ہم تمہارے ساتھ مل كر محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے جنگ نہيں كريں گے\_

دشمن كے درميان تفرقہ پھيل گيا ، دل خوف ہراس سے لبريز ہوگئے، ايك دوسرے كے بارے ميں بدگمانى ميں مبتلا ہوگئے اور جنگ جارى ركھنے كے سلسلہ ميں اختلاف ہوگيا\_ اورخدانے اس طرح سے ان لوگوں كو ايك دوسرے كى مدد سے باز ركھا \_ جاڑے كى سردرات ميں خدائي مدد لشكر توحيد كو مل گئي اور خدا كے اذن سے بہت تيز ہوائيں چليں اور دشمنوں كے خيموں كو جڑ سے اُكھاڑ كر پھينك ديا آگ بجھادى ان كى ديگوں كو الٹ دى اور شديد گردو غبار نے فضا كو تاريك بناديا\_(2)

 دشمن كى صفوں ميں لشكر اسلام كا سپاہي

مختلف احزاب كے سرداروں كے درميان جو اختلاف ہوگيا تھا اس كى اطلاع ملنے كے بعد اسى سردى اور طوفان كے عالم ميں رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے جناب حُذَيفہ بن يَمان كو معين فرمايا كہ وہ دشمن كے درميان جا كر ان كے حالات كى اطلاع حاصل كريں \_

جناب حذيفہ فرماتے ہيں :كہ ميں نكلا اور رات كى تاريكى ميں دشمن كے خيموں ميں وارد ہوا وہاں ميں نے د يكھا كہ شديد گردو غبار اُڑ رہا ہے اور خدا كے لشكر يعنى ''ہوا'' نے نہ كوئي ديگ چھوڑى ہے اور نہ كوئي خيمہ باقى ركھا ہے اور نہ آگ جل رہى ہے\_ ميں احزاب كے سر برآوردہ افراد كے درميان پہنچا اور وہيں بيٹھ گيا \_ابوسفيان كھڑا ہوا اور اس نے كہا '' ہر آدمى اس بات سے ہوشيار رہے كہ اس كے پہلو ميں جو بيٹھا ہے وہ كون ہے؟ '' حذيفہ فرماتے ہيں كہ ميں نے فوراً اس آدمى كا ہاتھ پكڑليا جو ميرے پاس بيٹھا تھا اور ميں نے اس سے پوچھا كہ تو كون ہے؟ اس نے كہا '' ميں معاويہ ابن ابى سفيان ہوں''\_ جو آدمى ميرے بائيں جانب بيٹھا تھا ميں نے اس كا ہاتھ پكڑليا اور اس سے پوچھا كہ تو كون ہے؟ اس نے كہا '' ميں عمرو بن عاص ہوں'' پھر ابوسفيان نے كہا كہ '' ہم اس سے زيادہ پائيدارى كا مظاہرہ نہيں كرسكتے كہ اس شديد سردى ميں يہاں ٹھہريں ، ہمارى سوارياں اورہمارے گھوڑے كمزور ہوگئے اور ہمارے آدمى بيمار پڑ گئے \_

دوسرى طرف يہوديوں نے ہمارے لئے كچھ بھى باقى نہيں چھوڑا\_ يہ طوفان ہمارى آگ كو بجھا رہا ہے ، ہمارے خيموں كو پارہ پارہ كر رہا ہے \_ اس بات كا خوف ہے كہ كہيں خود سپاہيوں ميں داخلى جنگ نہ چھڑجائے ، اس بناپر ہميںاپنا اثاثہ باندھ كر مكّہ پلٹ جانا چاہيئے\_

 ابھى سپيدہ سحرى نماياں نہيں ہوا تھا كہ دس10 ہزار كے لشكر نے نہايت ذلت كے ساتھ فرار كو ثابت قدمى پر ترجيح دى اور مكہ كى طرف بھاگ كھڑا ہوا \_ اس طرح خدا نے مسلمانوں كى قسمت ميں نصرت اور دشمنوں كے نصيب ميں بكھرنا اور شكست اُٹھانا قرار ديا\_

23/ ذى القعدہ بدھ كى صبح پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اور لشكر اسلام كے سامنے كفار كى فوج ميں سے كوئي بھى باقى نہ تھا \_ سب كے سب بھاگ چكے تھے\_ پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے اجازت ديدى كہ مسلمان محاذ كو چھوڑ ديں اور شہر كى طرف لوٹ چليں\_(3)

شہداء اسلام اور كشتگان كفر

اس جنگ اور تيراندازى كے نتيجہ ميں لشكر اسلام كے چھ آدمى درجہ شہادت پر فائز ہوئے ان ميں سے ايك سَعد بن مُعاذ تھے جن كے ہاتھ كى نس كو ايك تير نے كاٹ ڈالا تھا وہ بنى قريظہ والے واقعہ تك زندہ تھے ليكن چند روز بعد شہيد ہوگئے\_ مشركين ميں سے تين افراد قتل ہوئے جن ميں سے دو كى ہلاكت حضرت على (ع) كے ہاتھوں ہوئي \_(4)

جنگ احزاب كے بارے ميں سورہ احزاب 9 سے 25 نمبر تك كى آيتيں نازل ہوئيں\_

لشكر احزاب كى شكست كے اسباب

1: لشكر اسلام كا خندق كھودنا\_

2: احزاب كے بہادر اور شجاع پہلوان '' عمرو بن عبدود'' كا قتل جس نے كفار كے حوصلوں پر بُرا اثر ڈالا\_

3: لشكر اسلام كى ثابت قدمى و پائيدارى اور اپنے محاذ كى باقاعدہ نگہبانى اور شہر مدينہ كى

 مكمل حفاظت\_

4: محاصرہ كرنے والوں كے لشكر اور چوپايوں كے لئے آب و دانہ كى كمى \_

5: موسم كا ناسازگار ہونا اور شديد سردى ميں حملہ كرنا جو اہل مكّہ كے لئے ناسازگار تھا \_

6: دشمن كے جنگى اتحاد كے شيرازے كا منتشر ہوجانا جو لشكر اسلام كے سربراہ حضرت رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى فراست كا نتيجہ تھا \_

7: غيبى امداد\_ قرآن اس سلسلہ ميں كہتا ہے : '' اے مومنو تم پر جو خدا كى نعمتيں تھيں تم انہيں ياد كرو ، اس وقت جب تمہارے ساتھ جنگ كے لئے لشكر آيا ہوا تھا، تو ہم نے ہوا اور اس لشكر كو بھيجاجس كو تم نہيں ديكھتے تھے اور تم جو كچھ كرتے ہو خدا اس سے آگاہ ہے\_(5)

جنگ احزاب كے نتائج

جنگ احزاب كا خاتمہ ، قريش كے لئے مصيبتوں كا آغاز تھا \_ اس لئے كہ ايك طرف تو قريش اور مشركين ميں مسلمانوں پر حملہ كرنے كى طاقت نہيں رہى تھى اور اعراب كے درميان ان كى حيثيت بہت گر گئي تھى اور دوسرى طرف جزيرة العرب ميں تحريك اسلامى كى حالت روز بروز مستحكم و مضبوط ہوتى جا رہى تھي\_ اس كے بعد ابتكار عمل لشكر اسلام كے ہاتھوں ميں تھا \_ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا كہ '' اس كے بعد ان ( قريش) سے ہم جنگ كريںگے يہ لوگ جنگ كى ابتداء نہيں كرسكتے \_ (6)

جنگ احزاب كے بعد قريش كى اقتصادى حالت بہت زيادہ كمزور ہوگئي جبكہ حكومت اسلامى اقتصادى اعتبار سے مضبوط ہوگئي تھى \_ چنانچہ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے مكّہ كے قحط زدہ افراد كے لئے مالى امداد روانہ فرمائي \_

 غزوہ بنى قُرَيظَہ

بروز بدھ 23 ذى القعدہ 5 ھ بمطابق 17 اپريل 627 ئ

احزاب كا شكست خوردہ لشكر مايوسى كے عالم ميں مدينہ سے بھاگ گيا \_ خندق كھودنے اور بيرونى دشمنوں سے مقابلہ كرنے ميں ہفتوں كى مسلسل اور انتھك كوشش كے بعد مسلمان اپنے گھروں كو لوٹے تا كہ آرام كريں \_ مدينہ ميں ابھى پورے طريقہ سے امن و امان برقرار نہيںہونے پايا تھا كہ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے وحى كے ذريعہ اطلاع ملنے كے بعد بلال كو حكم ديا كہ وہ لوگوں كو جمع كرنے كے لئے اس طرح عام اعلان كريں كہ '' جو خدا اور رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كا پيروكارہے وہ نماز عصر قلعہ بنى قُريَظہ كے پاس پڑھے''\_

اسى دن عصر كے وقت رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم تين ہزار جاں بازوں كے ساتھ بنى قُريَظہ كے قلعہ كى طرف چل پڑے، لشكر اسلام كے آگے آگے مجاہدين اسلام كا علم اٹھائے ہوئے حضرت على (ع) چل رہے تھے \_ چنانچہ آپ(ع) بقيہ مسلمانوں كے پہنچنے سے پہلے ہى چند افراد كے ساتھ قلعہ كے پاس پہنچ گئے \_

لشكر اسلام نے قلعہ بنى قُريَظہ كا محاصرہ كرليا \_ محاصرہ 15 دن تك جارى رہا (7) اس مدت ميں چند بار تيراندازى كے علاوہ كوئي حملہ نہيں ہوا\_ بنى قُريَظہ كے يہودى سمجھ گئے كہ لشكر اسلام سے مقابلہ كرنے كا كوئي فائدہ نہيں ہے، لہذا اپنے نمائندے كو رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے پاس بھيجا اور رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے اس جگہ سے كوچ كرنے اور اپنے مال و اسباب كو اپنے ساتھ لے جانے كى اجازت مانگى رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے ان كى پيش كش كو رد كرديا\_انہوں نے دوبارہ در خواست كى كہ ان كو مدينہ ترك كرنے اور اپنے اموال سے صرف نظر كرنے كى اجازت دى جائے\_ ليكن رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم جانتے تھے كہ اگر بنى قُريَظہ كے يہوديوں كو بھى بنى قَينقُاع اور بنى

 نَضير كے يہوديوں كى طرح آزاد چھوڑديا جائے تو وہ مسلمانوں كے چنگل سے نكلتے ہى بدّو اعراب كو بھڑ كا كر مسلمان اور اسلام كے خلاف نئي سازشوں كا آغاز كرديں گے، جس طرح كہ بنى قينقاع كى تحريك پر جنگ احد كى آگ بھڑ كى اور بنى نضير كى تحريك پر غزوہ خندق (احزاب) كى ہمہ جانبہ سازش ہوئي\_ لہذا پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے اس پيش كش كو قبول كرنے سے انكار كيا اور فرمايا كہ تم بغير كسى قيد و شرط كے اپنے آپ كو ہمارے حوالے كردو\_(8)

ايك خيانت كار مسلمان اور اسكى توبہ كى قبوليت

ايك طرف تو يہودى محاصرے كى وجہ سے تنگ آچكے تھے اور دوسرى طرف ان كے دل ميںخوف و وحشت بيٹھا ہوا تھا\_انہوں نے اپنے ديرينہ دوست اور ہمسائے '' ابُولبابہ'' كے متعلق رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے درخواست كى كہ اَبُولباَبہ كو مشورے كے لئے ہمارے پاس بھيجئے\_ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے يہ درخواست قبول كرلى اور ابولبابہ كو اجازت ديدى كہ وہ قلعہ بنى قريظہ جائيں\_ جب ابولبابہ وہاں پہنچے تو يہوديوں نے ان كے گرد حلقہ بناليا ، ان كى عورتوں اور بچّوں نے رونا شروع كرديا\_ ان كى آہ و زارى نے ابولبابہ كو متاثر كيا \_ ان كے مردوں نے ابولبابہ سے سوال كيا كہ ''كيا اس ميں صلاح ہے كہ ہم بلا قيد و شرط خود كو رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے سپرد كرديں يا صلاح نہيں ہے''؟

ابولبابہ اپنے احساسات سے بہت زيادہ متاثر تھے انہوں نے جواب ديا كہ ہاں، ليكن انگلى سے اپنى گردن كى طرف اشارہ كيا كہ اگر تم خود كو ان كے حوالے كردوگے توتمہارى گردن اڑادى جائے گي\_

ابولبابہ نے اپنى اس بات سے ''جس كے ذريعہ يہوديوں كو رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے حوالے

 كرنے سے منع كيا تھا''\_

خدا اور رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى بارگاہ ميں بہت بڑى خيانت كے مرتكب ہوئے تھے\_ ناگہان ان كو احساس ہوا كہ وہ تو بہت بڑے گناہ كے مرتكب ہوچكے ہيں ،لہذا فوراً قلعہ سے باہر آئے، چونكہ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كا سامنا كرتے ہوئے شرم آرہى تھى اس لئے سيدھے مسجد ميں پہنچے اور خود كو مسجد كے ايك ستون سے رسّى كے ذريعے باندھ ديا كہ شايد خدا ان كى توبہ قبول كرلے\_ ابولبابہ كے واقعہ كى خبر لوگوں نے رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو دي، آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا اگر مسجد جانے سے پہلے وہ ميرے پاس آتے تو ميں خدا سے ان كے لئے استغفار كرتا اب اسى حالت پر رہيں يہاں تك كہ خدا ان كى توبہ قبول كرلے \_ابولبابہ كى خيانت كے بارے ميں سورہ انفال كى آيت 27نازل ہوئي كہ :

'' اے ايمان لانے والو دين كے كام ميں خدا اور رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے خيانت نہ كرو اور اپنى امانت ميں خيانت نہ كرو درحالانكہ تم جانتے ہو\_''(9)

ابولبابہ چھ دن تك، دن ميں روزہ ركھتے نماز كے وقت ان كى بيٹى ستون سے ان كے ہاتھ پير كھول ديتى \_ طہارت اور فريضہ كى ادائيگى كے بعد ان كو دوبارہ مسجد كے ستون سے باندھ ديتى تھيں، يہاں تك كہ فرشتہ وحى بشارت كے ساتھ آن پہنچا كہ ابولبابہ كى توبہ قبول ہوگئي ہے\_ان كى توبہ كے بارے ميں سورہ توبہ كى آيت 102نازل ہوئي كہ :

'' ان ميں سے ايك گروہ نے اپنے گناہ كا اعتراف كرليا كہ انہوں نے نيك و بد اعمال كو با ہم ملاديا ہے عنقريب خدا ان كى توبہ قبول كرلے گا بيشك خدا بخشنے والا اور بڑا مہربان ہے\_'' (10)

لوگوں نے خوشى ميں چاہا كہ ابولبابہ كى رسّى كو كھول ديں ليكن اس نے كہا كہ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم

 ميرى رسيوں كى گرہيں كھوليں گے جب آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نماز كے لئے مسجد ميں تشريف لائے تو آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے ان كى رسى كى گرہوں كو كھول ديا\_ ابولبابہ تمام عمر نيكى اور اچّھے عمل پر باقى رہے اور پھر كبھى بھى محلہ بنى قريظہ ميں آپ نے قدم نہيں ركھا\_(11)

بنى قريظہ كا اپنے آپ كو رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے حوالے كرنا

يہوديوں سے مذاكرات اور گفتگو كسى نتيجے تك نہ پہنچ سكى \_ كچھ دن تك انہوں نے اپنے آپ كو رسولخدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے حوالے كرنے سے انكار كيا\_ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے لشكر اسلام كو آمادہ رہنے كا حكم ديا تا كہ حملہ كر كے ان كے قلعے كو فتح كيا جائے\_ يہوديوں نے سمجھ ليا كہ لشكر اسلا م كا حملہ اور ان كى كاميابى يقينى ہے، بھاگنے كا كوئي راستہ باقى نہيں ہے، مجبوراً قلعے كے دروازوں كو كھول ديا اور بلا قيد و شرط خود كو لشكر اسلام كے حوالہ كرديا\_(12)

حضرت على (ع) اپنے لشكر كے ہمراہ قلعے ميں داخل ہوئے اور ان سے مكمل طور پر ہتھيار كھوالئے (13) پھر رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے مردوں كو قيد خانے ميں منتقل كرنے كا حكم صادر فرمايا اور ان كى حفاظت كى ذمہ دارى محمد بن مَسلَمَة كے سپرد كي، عورتوں اور بچّوں كو رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے حكم كے مطابق دوسرى جگہ نگرانى ميں ركھا گيا\_ (14)

سعد بن معاذ كا فيصلہ

بنى قُريَظہ كے يہودى چونكہ قبيلہ اَوس كے ہم پيمان تھے لہذا انہوں نے پيش كش كى كہ ان كے بارے ميں سَعدبن مُعاذ فيصلہ كريں وہ لوگ اس فكر ميں تھے كہ شايد گزشتہ دوستى كى بدولت سَعدبن مَعاذ ان كى سزا ميں تخفيف كے قائل ہوجائيں گے\_

 قبيلہ اَوس كے لوگوں نے رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے نہايت اصرار كے ساتھ يہ درخواست كى كہ اس گروہ كو آزاد كرديں، وہ لوگ قبيلہ خَزرَج سے رقابت كى بناپر اپنى بات پر اصرار كر رہے تھے اس كى وجہ يہ تھى كہ پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے بنى قَينقاع كو'' عبداللہ بن اُبّى خَزرجى ''كى خواہش پر آزاد كرديا تھا\_ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے ان لوگوں سے بھى فرمايا كہ '' كيا تم اس بات كے لئے تيار ہو كہ تمہارے بزرگ سَعدبن مُعَاذ ا ن كے بارے ميں فيصلہ كرديں؟'' سب نے كہا كہ ہاں، اے اللہ كے رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ہم بھى ان كے فيصلے كے سامنے سرجھكا ديں گے'' (15)

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے سَعدبن مُعَاذ كو بلانے كے لئے آدمى بھيجا \_ اس وقت آپ ہاتھ كى رگ كٹ جانے كى وجہ سے زخمى حالت ميں بستر پر رُفَيْدَہ نامى عورت كے خيمہ ميں پڑے تھے جس نے جنگى مجروحين كى خدمت كے لئے اپنى زندگى وقف كردى تھى \_ اَوس كے جوانوں نے ان كو چارپائي پر لٹايا اور رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى خدمت ميں لے چلے راستہ ميں انہوں نے سَعد سے درخواست كى كہ اپنے ہم پيمان كے ساتھ اچّھا سلوك كرنا، انہوں نے جواب ميں فرمايا كہ '' سَعد كے لئے وہ زمانہ آن پہنچا ہے كہ جس ميں كسى ملامت كرنے والے كى ملامت سے سَعد ڈرنے والا نہيں ہے\_''

جب سَعد لشكر گاہ ميں پہنچے تو آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا كہ تم اپنے بزرگ كے احترام ميں كھڑے ہوجاؤ حاضرين اُٹھ كھڑے ہوئے سَعد نے رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے عدالت پر مبنى حكم كے بعد مہاجر و انصار سے يہ عہد ليا كہ وہ جو حق سمجھيں گے اس كا اجراء ہوگا اور بنى قُريَظہ كے يہوديوں نے بھى اس كو قبول كيا\_(16)

اس كے بعد سعد ابن معاذ نے بہ آواز بلند اعلان كيا كہ ''يہوديوں كے مرد قتل كرديئےائيں عورتيں اور بچّے اسير بنا لئے جائيں اور ان كے اموال كو ضبط كرليا جائے''

 رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا كہ '' سعد ابن معاذنے قانون الہى كے مطابق فيصلہ كيا'' (17)

سَعد كے فيصلے كى دليليں

1: يہوديوں كى دينى كتاب ( تورات) كا فيصلہ ،جو بلا شك و شبہ يہوديوں كو قبول ہوگا\_

كيونكہ تورات ميں آيا ہے كہ '' جب تم جنگ كے ارادے سے كسى شہر كا قصد كرو تو پہلے ان كو صلح كى دعوت دو اگر وہ لوگ جنگ كو ترجيح ديں تو شہر كا محاصرہ كرو اور جب شہر پر تسلّط ہوجائے توتمام مردوں كو تہ تيغ كردو او رعورتوں ، بچّوں ، جانوروں اور جو كچھ بھى شہر ميں ہو اس كو مال غنيمت ميں شامل كرلو'' \_(18)

2: مدينہ ميں وارد ہونے كے بعد پيغمبر اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كا يہوديوں سے معاہدہ\_ جس معاہدے پر فريقين كے دستخط ہوئے تھے اس كى ايك دفعہ يہ تھى كہ جب يہود پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اور ان كے ساتھيوں كے خلاف كوئي قدم اٹھائيں يا اسلحہ اور سوارى ان كے دشمنوں كو ديں تو پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو ان كا خون بہانے ،ان كے اموال كو ضبط كرنے اور ان كى عورتوں اور بچّوں كو اسير كرنے كا حق حاصل ہوگا\_

3: سَعد اور سارے دور انديش مسلمان اس بات كو جانتے تھے كہ اگر وہ لوگ اس مہلكہ سے جان بچاكر نكل گئے تو بنى قَينُقاع كے يہوديوں كى طرح كہ جنہوں نے اپنى تحريك پر احد كى جنگ چھيڑدى تھى اور بہت سے لوگوں كى شہادت كا سبب بن گئے تھے اور بنى نَضير كى طرح كہ جنہوں نے جنگ احزاب كا فتنہ كھڑا كرديا اور قريب تھا كہ اسلام كى بنياد كو اكھاڑ ديں، يہ لوگ بھى اسلام كے خلاف عظيم اتحادى لشكر بناليں گے اور ان خطرناك عناصر كا زندہ رہنا اسلامى تحريك كے لئے مفيد نہيں تھا\_

 پيمان شكنى كا انجام

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے حكم ديا كہ اسيروں كے ساتھ اچھا سلوك كيا جائے \_ اس لئے زيادہ مقدار ميں ٹھنڈا پانى ان كے سامنے ركھا گيا\_ پھر آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے حكم كے مطابق خندق كھودى گئي اور سات سو 700(-16) بدبخت جنگجو يہوديوں جو صلح و آشتى ، جيو اور جينے دو، كے خصوصى سلوك كے باوجود پيمان شكنى كے ذريعہ مسلمان كو نيست و نابود كردينے كا قصد ركھتے تھے ، ان كو حضرت علي(ع) اور زبير كى تلوار نے فنا كے گھاٹ اتار ديا\_ كچھ لوگ قبيلہ اوس كے افراد كے ذريعہ ہلاك ہوئے\_جى ہاں عہد شكنى كرنے والا ضرور كيفر كردار تك پہنچتا ہے\_ قتل كئے جانے والوں ميں وہ عورت بھى تھى جس نے محاصرے كے دوران قلعے كے ا وپر سے پتّھر گرا كر'' خَلَادبن سُوَيد ''كو شہيد كرديا تھا\_(20)

اس گروہ كے خاتمے كے بعد مدينہ خائن عناصر كے وجود اور مسلح داخلى ريشہ دوانى كرنے والے اس گروہ سے پاك ہوگيا جو ملك ميں رہ كردو سروں كے مفاد ميں كام كرتے تھے\_

اسارى اور مال غنيمت

بنى قُريَظہ سے جو مال غنيمت ہاتھ لگا تھا اس ميں پندرہ سو تلواريں ، تين سو زرہيں، دو ہزار نيزے ،دھات اور چمڑے كى بنى ہوئي پندرہ سوسپر، بہت زيادہ لباس بر تن اور گھر كے سامان ، نيز بہت زيادہ شراب تھى جس كو زمين پر بہاديا گيا \_(21)

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے مال غنيمت كا خمس نكالنے كے بعد بقيہ مال مجاہدين كے درميان تقسيم كرديا\_ پھر آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے سَعدبن عُبَادَة كو بنى قُريَظہ كے اسيروں كے ساتھ شام بھيجا تا كہ ان كو بيچنے كے بعد سپاہ اسلام كے لئے گھوڑے اور اسلحہ مہيّا كريں (22) يہ جنگ 8ذى الحجہ 5 ہجرى قمرى بمطابق 2 مئي 627 عيسوى كو تمام ہوئي\_

 سوالات

1\_ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے دشمن كے درميان كيسے اختلاف ڈالا؟

2\_ لشكر احزاب كى شكست كے اسباب بيان كيجئے\_

3 \_ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے بنى قريظہ كے خلاف لشكر كشى كيوں كي؟

4\_ كيا سَعدبن مُعاذ نے يہوديوں كے بارے ميں عادلانہ فيصلہ كيا؟

5\_ابولبابہ كون سى خيانت كے مرتكب ہوئے\_

 حوالہ جات:

1\_ سيرة ابن ہشام ج 3 ص 234\_ بحارالانوار ج 20ص 252\_

2\_ سيرة ابن ہشام ج 3 ص 240\_ مغازى واقدى ج 2 ص 480، تاريخ طبرى ج 2 ص 578

3\_ تاريخ طبرى ج 2 ص 580\_ سيرة ابن ہشام ج 3 ص 242\_ مغازى واقدى ج2ص 489\_

4\_ مرحوم استاد ڈاكٹر ابراہيم آيتى كى ياد تازہ رہے انہوں نے شہداء احزاب كى تعداد بارہ اور قريش كے مقتولين كى تعداد چار لكھى ہے '' تاريخ پيامبر '' مطبوعہ دانشگاہ تہران ص 373\_ 372 ملاحظہ ہو \_ اسى طرح مشہور مورخ يعقوبى نے شہداء مسلمين كى تعداد چھ اور كشتگان قريش كى تعداد آٹھ بتائي ہے \_ تاريخ يعقوبى ج 2 ص 51 مطبوعہ بيروت \_

5\_(يَا اَيُّها الَّذينَ آمَنُوا اذكُرٌوا نعمَةَ الله عَليكمُ اذ جائَتكُمْ جُنُودٌ فَاَرسَلنَا عَلَيهم ريحاً و جُنوداً لَم تَرَوها و كَانَ الله بما تعملون بَصيراً )( احزاب \_9)

6\_ اَلآن نضْزوهُم وَ لا يَغزَونا ( ارشاد شيخ مفيد/ 56)\_

7\_ مسعودى كى نقل كے مطابق 15 دن جبكہ ابن ہشام و غيرہ كے نزديك 25 دن ر \_ك سيرہ ابن ہشام ج3 ص 246\_

8\_ تاريخ طبرى ج 2 ص 582/584\_ مغارى واقدى ج 2 ص 497/500\_ طبقات ابن سعد ج 2 ص 74، سيرہ ابن ہشام ج 3 ص 244/ 250

9\_ (يا ايّها الذين آمنوا لا تخونوا الله و الرَّسُولَ و تَخونواَ اماناتكُم و اَنتُم تعلمون) (انفال27)

10\_ (و آخرون اعترفوا بذنوبهم خَلَطُوا عَمَلاً صَالحاً و آخَرَ سَيئاً عسى الله اَن يَتُوبَ عَلَيهم انَّ الله غَفُورٌ رَحيم)( توبہ 102) سيرة ابن ہشام ج 2 ص 237، 238\_ تاريخ طبرى ج 2 ص 585\_

11\_ مغازى واقدى ج 2 ص 509\_

 12\_ ايضاً\_

13\_ فروغ ابديت ج 2، ص 561\_

14\_مغازى واقدى ج 2، ص 510\_

15\_ ارشاد شيخ مفيد ص 58\_ سيرة ابن ہشام ج 2 ص 239\_

16\_ جناب سعد ايك متقى ، عادل، دانش مند اور سياسى سوجھ بوجھ ركھنے والے انسان تھے\_ جنگ احزاب ميں جو زخم ان كو لگا تھا اس بناپر وہ بستر شہادت پر پڑے ہوئے اپنى زندگى كے آخرى دن گزار رہے تھے ظاہر ہے كہ ايسا آدمى اپنى نفسانى خواہش كے زير اثر فيصلہ نہيں كريگا اور مصالح اسلامى كو يہوديوں كے ساتھ اپنى ديرينہ دوستى پر فدا نہيں كرے گا اور يہوديوں كى عظيم خيانت كے باوجود ان پر زيادتى نہيں كرے گا \_

17\_ مغازى واقدى ج 2 ص 510\_512\_

18\_ تورات سفر تثنيہ، فصل 20\_

19\_ ان كى تعداد 600، 650 اور 900 بھى لكھى گئي ہے\_

20\_ مغازى واقدى ج 2 ص 513/517\_

22\_ مغازى واقدى ج 2 ص 510\_ بحار الانوار ج 20 ص 212\_

21\_ مفازى واقدى ج 2 ص 523\_

 ساتواں سبق

چھ ہجرى كاآغاز

غزوہ بنى لحيان

مفسدين فى الارض كا قتل

غزوہ بنى مصطلق

ايك حادثہ

زيدبن ازقم كا آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو خبر پہنچانا

باپ اور بيٹے ميں فرق

بنى مصطلق كا اسلامى تحريك ميں شامل ہونا

ايك فاسق كى رسوائي

آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى بيوى پر تہمت

صلح حديبيہ --مكہ كى راہ پر

قريش كا موقف

قريش كے نمائندے آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى خدمت ميں

آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے سُفرائ

بيعت رضوان --صلح نامے كا متن

صلح كے مخالفين

ابوبصير كا واقعہ اور صلح نامے كى دوسرى شرط كا خاتمہ

صلح حديبيہ كے نتائج كا تجزيہ

سوالات

 چھ ہجرى كا آغاز

يہ سال ، سياسى اور جنگى اعتبار سے تاريخ اسلام ميں اہم ترين سال شمار كيا جاتا ہے\_اس لئے كہ لشكر احزاب كى شكست اور ہجرت كے پانچويں سال يہوديوں پر مسلمانوں كى كاميابى كے بعد لشكر اسلام كے حملے شروع ہوئے\_ اس طرح كہ اس سال 24 جنگى دستے (سريہّ) مختلف ذمہ داريوں كے ساتھ بھيجے گئے اور ان ميں سے بہت سے گروہ اہم كاميابيوں اور بہت زيادہ مال غنيمت كے ساتھ مدينہ واپس آئے \_اس سال چار غزوات اور كل 28 جنگى حملے وقوع پذير ہوئے (1)اور صلح حديبيہ كا اہم معاہدہ بھى اسى سال طے پايا \_اب اختصار كے ساتھ اس سال كے اہم جنگى واقعات بيان كرتے ہيں\_

غزوہ بنى لحى ان

يكم ربيع الاوّل 6 ہجرى (2)بمطابق 23 جولائي سنہ 627ئ بروز منگل\_

سنہ 4 ہجرى ميں بَنى لحيان كے ہاتھوں مبلغين اسلام كى شہادت كے سلسلے ميں رونما ہونے والے بدترين سانحے ''رجيع '' كے مجرمين كو تنبيہ كرنے كيلئے رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم تيار ہوئے \_ اب دو سال كے بعد جو رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو مناسب موقع ملا تو آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے ابن ام مكتوم كو مدينہ ميں

 اپنا جانشين معين فرمايا اور لشكر اسلام كے ايك ہزار افراد كے ساتھ مختصر راستے سے شمال كى طرف روانہ ہوئے\_ اور يوں ظاہر كيا كہ جيسے آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم شام جار ہے ہوں ليكن چند منزليں طے كرنے كے بعد آپ داہنى طرف مُڑ گئے اور نہايت تيزى سے بَنى لحيَان كى طرف آگئے\_مگر لشكر اسلام كى آمد سے، دشمن آگاہ تھے لہذا پہاڑوں كى طرف بھاگ گئے\_رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے ايك جنگى مشق كى اور لشكراسلام كے دستوں كے ساتھ را ہ مكّہ ميں واقع ''عُسفَان ''كى طرف روانہ ہوئے اور پھر آپ نے دو جاسوسوں كو مامور كيا كہ وہ قريش كى خبر لائيں\_

اس جنگى مشق نے قرب و جوار ميں آباد قبائل كى نفسيات پر بہت گہرا اثر ڈالا اور قريش كى شان و شوكت اور وقار ان كى نظروں سے گر گيا\_لشكر اسلام اس مشق كے بعد واپس مدينہ لوٹ آيا (3)

مفسدين فى الارض كا قتل ( مطالعہ كيلئے)

تاريخ: شوال 6ہجري

قبيلہ عُرَينَہ سے آٹھ آدمى مدينہ آئے اور انہوں نے اسلام قبول كر ليا \_ مدينہ كى آب وہوا ان كوراس نہ آئي اور وہ بيمار پڑگئے\_ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے ان كو اپنے اونٹوں كى چراگاہ پر بھيج ديا تا كہ وہ لوگ كھلى ہوا ميں تازہ دودھ پى كر صحت مند ہو جائيں\_

چند دنوں تك جو ، ان لوگوں نے اونٹوں كا دودھ استعمال كيا تو تندرست و توانا ہوگئے ليكن بجائے اس خدمت كى قدر دانى كے انہوں نے رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے چرواہے ''يسار'' كو نہايت بيدردى سے قتل كرديا اس كے ہاتھ پاؤں اور سر قلم كرديا ، زبان اور آنكھوں ميں

 كانٹے چبھوديئےور پھر رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے تمام پندرہ اونٹوں كو چُرا لے گئے\_

آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے ''كُرزَ بن جَابر ''كو 20 افراد كے ساتھ ان كا پيچھا كرنے كے لئے بھيجا\_ كُرْز اور اس كے ساتھى ان كو اسير كر كے مدينہ لائے رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے حكم ديا كہ زمين پر فساد پھيلانے والوں كے ہاتھ پير كاٹ كر، سُولى پر لٹكا ديا جائے \_اس طرح سے ان كو خيانت كى سزا مل گئي \_قرآن مجيد كى يہ آيت مفسدين كے بارئے ميں نازل ہوئي كہ :

'' ان لوگوں كى سزا جو لوگ خدا اور اس كے رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے ساتھ جنگ كرتے ہيں اور زمين پر فساد پھيلانے كى كوشش كرتے ہيں، سوائے اس كے اور كچھ نہيں ہے كہ وہ قتل كئے جائيں يا سُولى چڑھا ديئےائيں يا ان كے ہاتھ پير مخالف سمتوں سے كاٹ ديے جائيں يا ان كو ملك بدر كرديا جائے ان كے لئے دنيا ميں تباہى اور آخرت ميں عذاب عظيم ہے\_(4)

غزوہ بنى مُصطَلق يا مُرَيسيع

شعبان 6 ہجرى (5)بمطابق نومبر ،دسمبر 627ئ

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو خبر ملى كہ بنى مُصطَلق (قبيلہ خزاعہ كى ايك شاخ) سپاہ اسلام كے خلاف اسلحہ اور لشكر جمع كرنے كى فكر ميں ہيں\_ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے تحقيق كے لئے بُريدة بن حُصَيد اَسلَمى كو اس علاقے ميں بھيجا ، برُيدہ ،بنى مُصطَلق كى طرف روانہ ہوئے اور اجنبى بن كر قبيلے كے سردار سے رابطہ قائم كيا اور واپسى پراس خبر كے صحيح ہونے كى تائيد كى \_

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے ابوذر غفارى كو مدينہ ميں اپنا جانشين مقرر كيا اورايك ہزار جان بازوں كے ہمراہ پير كے دن دوسرى شعبان كو دشمن كى طرف چل پڑے اور چاہ مُريَسْيَع (6) كے پاس خيمہ زن ہوئے اس غزوہ ميں كچھ ايسے منافقين بھى مال غنيمت كے لالچ ميں لشكر

 اسلام كے ساتھ ہوگئے جو كسى جنگ ميں حضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے ساتھ نہيں تھے\_

مقام مُريَسْيَع ميں دونوں لشكروں كى صفيں آراستہ ہوئيں \_ فرمان رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے مطابق تيراندازوں نے حملہ كيا اور تھوڑى دير ميں بنى مصطَلق ہارگئے اور ان كا ايك آدمى بھى فرار نہ كر سكا \_ ان كے دس آدمى مارے گئے اور باقى اسير ہوئے \_اس حملے ميں ايك مسلمان بھى شہيد ہوا \_

جنگ ميں مال غنيمت كے طور پر دو ہزار اونٹ اور پانچ ہزار گوسفندمسلمانوں كے ہاتھ آئے اور دو سو خاندان بھى اسير ہوئے(7)

ايك حادثہ

جنگ ختم ہونے كے بعد واپسى راہ ميں ايك چھوٹا سا حادثہ پيش آگيا ، اگررسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اس پر مخصوص مہارت كے ساتھ قابو نہ پاگئے ہوتے تو اسلام كے لئے ايك نيا خطرہ بن جاتا\_

پانى كے بارے ميں جَہْجاہ غفارى جوكہ عمر بن خطاب كا غلام اور مہاجرين ميں سے تھا، اور سنَان جُہْنى جو كہ انصار ميں سے تھا، آپس ميں الُجھ گئے \_ سنَا ن نے مدد كيلئے آواز دى اے انصار اورجہجاہ نے مدد كے لئے پكارا،اے مہاجرين نزديك تھا كہ بہت بڑا ہنگامہ كھڑا ہو جائے\_ منافقين كے سردار عبد اللہ بن اُبى نے موقع كو غنيمت جانا اور اپنے آس پاس كے لوگوں سے بولا\_

خدا كى قسم ہمارا اور ان جلابيب (8) كا معاملہ اس مثل جيسا ہے كہ '' اپنے كُتّے كو موٹا كرو تا كہ وہ تمہيں ہى كو كاٹ كھائے\_'' ليكن خدا كى قسم جب ہم مدينہ پلٹ كے جائيں

 گے تو چونكہ ہم مدينہ كے با عزّت لوگ ہيں اس لئے ان زبوں حال اور بے چارے مہاجرين كو باہر نكال ديں گے(9)

زيد بن ارقم كا آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو خبر پہنچانا

زيد بن ارقم نے جب عبد اللہ بن اُبى كى باتيں سنيں تو رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے پاس گئے اور اس كى سازش آميز اور منافقانہ باتوں كو پيغمبر اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے سامنے نقل كرديا \_رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے زيد كى خبر كے بارے ميں وحى كے ذريعہ اطمينان حاصل كرلينے كے بعد زيد كے كان كو پكڑ كر كہا '' يہ اس شخص كے كان ہيں جس نے اپنے كانوں كے ذريعہ خدا سے وفا كى ہے\_''

عبد اللہ بن اُبيّ نے جب زيد كے اطلاع دينے كى خبر سُنى تو رسول اللہ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے پاس پہنچا اور آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے سامنے جھوٹى قسم كھا كر كہنے لگا كہ ميں نے ايسى بات نہيں كہى اور چونكہ وہ اپنے قبيلے كے درميان بزرگوں اور صاحب احترام شخصيتّوں ميں شمار كيا جاتا تھا اس لئے انصار ميں سے كچھ لوگ پيغمبر اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے حضور ميں پہنچے اور ابيّ كے فرزند كى حمايت ميں كہا كہ شايد زيد نے ايسى بات كا وہم كيا ہو يا ان كے كانون نے غلط سُنا ہو يہاں تك سورہ منافقون كے نازل ہونے كے بعد اس پاك دل نوجوان كو اطمينان حاصل ہوا اور عبداللہ بن ابيّ ذليل ہوا\_(10)

عمر بن خطاب نے اس واقعہ كو سُننے كے بعد رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے خواہش ظاہر كى كہ عبداللہ بن اُبيّ قتل كو كرديا جائے \_ ليكن آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرما يا كہ '' ايسى صورت ميں دشمن كہيں گے كہ محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اپنے اصحاب كو قتل كررہے ہيں مصلحت يہ ہے كہ ہم جلد سے جلد نكل چليںتا كہ باطل انديشے دلوں سے رخت سفر باندھ كر نكل جائيں''\_

 كوچ كا حكم ہونے كے بعد لشكر اسلام ايك رات دن مسلسل چلتا رہا\_ يہاں تك كہ آفتاب ان كے سر پر پہنچ گيا، اس وقت ٹھہر نے كا حكم ديا گيا \_ جاں بازان اسلام تھكن كى وجہ سے خاك پر پڑے رہے اور گہرى نيند سوگئے \_ اس اطمينان اور خوشى كے ساتھ جو ايك لمبى اور غير معمولى تھكن كے بعد روح و اعصاب كو حاصل ہوتى ہے ، كدورتيں دلوں سے نكل گئيں اور كينہ كى آگ خود بخود بجھ گئي\_(11\_12)

باپ اور بيٹے ميں فرق

عبد اللہ بن اُبى كے بيٹے نے سوچا كہ شايد رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اس كے باپ كے قتل كا فرمان صادر كريں گے تو فوراً رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے پاس آيا اور كہنے لگا '' اے رسول اللہ سب لوگ جانتے ہيں كہ كوئي بھى ميرى طرح باپ سے نيك بر تاؤنہيں كرتا ليكن اگر آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كا فرمان يہ ہے كہ وہ قتل كيا جائے تو آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم حكم ديں ميں خوداسے قتل كروں گا''\_

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے جواب ديا '' نہيں تم اس كے ساتھ اچّھا سلوك كرو '' پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے بزرگانہ سلوك نے ابن ابى ّكے دوستوں كے در ميان اس كى حيثيت و شخصيّت كو جھنجھوڑ كرر كھ ديا \_ يہاں تك كہ لوگ كھلم كھلا اس كو برا بھلا كہنے لگے\_

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے عفو و در گذر كے ذريعے خطرناك دشمن كو ٹكڑ ے ٹكڑے كر ڈالا،ايك دن آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم عمر بن خطاب كو مخاطب كر كے فرمايا جناب عُمر سے خطاب كرتے ہوئے آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے كہا كہ '' جس دن تم اس كو قتل كرنے كے لئے كہہ رہے تھے اگر ميں قتل كر ديتا تو اس كے دفاع ميں بجلياں كوند پڑتيںليكن اگر آج ہم اس كے قتل كا حكم ديديں تو لوگ اس كى جان كے درپے ہو جائيں گے\_(13)

 بَني مُصْطَلقْ كا اسلامى تحريك ميں شامل ہونا

جب رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے مال غنيمت اور اسارى كو مسلمانوں كے درميان تقسيم كيا اس وقت بنى مصطلق كے رئيس '' حارث بن ابى ضرار'' كى بيٹي''جوُيرْيہّ'' ايك مسلمان كے حصّے ميں آئيں انہوں نے اپنے مالك سے طے كيا كہ ميں كچھ رقم ادا كركے آزاد ہو جاؤں گى ليكن ان كے پاس پيسے نہيں تھے\_ان كى صرف ايك اميد تھى پيغمبر اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كالطف و مہرباني، پيغمبر اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے پاس آئيں اور كہا'' ميں حارث كى بيٹى ہوں اور اسير ہو كر آئي ہوں \_،ور ميں نے يہ طے كر ليا ہے كہ كچھ پيسے ادا كركے آزاد ہو جاؤں اے اللہ كے رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ميں آئي ہوں تا كہ اس رقم كى ادادئيگى ميں آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ميرى مدد فرمائيں \_ ''رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا كہ '' آيا تمہيں يہ پسند ہے كہ ميںتمہارے لئے اس سے بہتر كا م انجام دوں ؟ جن پيسوں كى تم قرض دار ہو اس كو ميں ادا كردوں پھر تم سے شادى كرلوں ؟ جُوَيْريّہ اس پيش كش سے مسرور ہوگئيں\_

جُوَيْريّہ سے رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى شادى كى خبر اصحاب ميں پھيل گئي لوگوں نے بنى مُصطَلق كے پيغمبر اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے رشتہ دار بن جانے كے احترام ميں اپنے اسارى كو آزاد كرديا \_ جب بنى مُصْطَلق نے لشكر اسلام كا يہ بڑا پن اور در گذر ديكھا تو مسلمان ہو گئے اور ايك با بركت شادى كے نتيجہ ميں وہ سب كے سب اسلامى تحريك ميں شامل ہوگئے\_(14)

ايك فاسق كى رسوائي

بنى مصْطَلق كے مسلمان ہو جانے كے بعدرسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے وَليد بن عُقْبة بن اَبى مُعيط كو ان كى طرف زكوة وصول كرنے كے لئے بھيجا\_ بنى مصطلق نے جب سُنا كہ پيغمبر اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كا

 نمائندہ ان كى طرف آرہا ہے تو وہ استقبال كے لئے دوڑ پڑے ليكن وليد دڑگيا اور اس نے خيال كيا كہ وہ لوگ جنگ كرنے كے لئے آمادہ ہيں ، لہذا اس نے مدينہ واپس آكر رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا سے كہا كہ '' وہ لوگ مجھے قتل كردينا چاہتے تھے اور انہوں نے زكوة ادا كرنے سے بھى انكار كرديا ہے ''\_

بنى مُصْطَلق كے ساتھ دوبارہ جنگ كى باتيں لوگوں كى زبان پر چڑ ھ گئيں اس واقعہ كے بعد بنى مُصْطَلق كا ايك وفد مدينہ آيا اور اس نے حقيقت حال بيان كى (15) اس واقعہ كے بارے ميں سورہ حجرات كى مندرجہ ذيل آيت نازل ہوئي :

'' اے ايمان لانے والو اگر كوئي فاسق تمہارے پاس كوئي خبر لائے تو اس كى تحقيق كرو كہيں ايسا نہ ہو كہ نادانى كى بنا پر لوگوں (كى جان و مال) كو نقصان پہنچادو پھر (جب معلوم ہو كہ فاسق نے جھوٹ بولا تھا )تو جو كچھ كيا ہے اس پر تم كو پشيمانى ہو\_(16)

آنحصرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى بيوى پر تہمت (واقعہ افك)(مطالعہ كيلئے)

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم جب بھى سفر پر جانا چاہتے (حتّى كہ جنگ كے لئے بھي) تو اپنى بيويوں كے درميان قرعہ نكالتے تھے جس كے نام قرعہ نكل آتا اسى بيوى كو اپنے ساتھ لے جاتے تھے\_

غزوہ بنى مُصْطَلق كے موقع پر جناب عائشےہ كے نام قرعہ نكلا آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم انہيں اپنے ساتھ لے گئے\_جنگ سے واپسى كے دوران جب مدينہ كے قريب پہنچے تو وہيں ٹھہر گئے اور آرام كرنے لگے\_اسى اثنا ميں عائشےہ اس بات كى طرف متوجہ ہوئيں كہ ان كا گلوبند گم ہو گيا ہے اس كو ڈھونڈنے كے لئے آپ خيمہ گاہ سے دور چلى گئيں جب واپس پلٹيں تو لشكر اسلام وہاں سے كوچ كرچكا تھا اور عائشےہ تنہا رہ گئي تھيں\_ ايك متقى اورنيك شخص جن كا نام صفوان

 بن مُعطل تھا اورجو لشكر اسلام كے پيچھے پيچھے اطلاعات حاصل كرنے كے لئے چلا كرتے تھے ، وہاںپہنچے اور جناب عائشےہ كو ديكھا كہ وہاں تنہا ہيں \_ نہايت ادب سے اونٹ سے نيچے اُترے ، اونٹ كو زمين پر بٹھايا اور خود دوركھڑے ہوگئے يہاں تك كہ عائشےہ اونٹ كى پشت پر سوار ہوگئيں انہوں نے اونٹ كى مہار پكڑى اور راستے ميں گفتگو كئے بغير مدينہ لے آئے\_جب يہ لوگ مدينہ پہنچے تو منافقين نے عبداللہ بن اُبيّ كى قيادت ميں صفوان اور عائشےہ كے بارے ميں تہمتيں تراشيں ، ناواقف ان تہمتوں كولے اڑے ،مدينہ ميں تہمتوں اور افواہوں كا بازار گرم تھا ، اور ہر آدمى ايك الگ بات كہنے لگا ، جناب عائشےہ بيمار ہوگئيں اور اس تہمت كے غم ميں جو بے گناہى كے با وجود ان پر لگائي گئي تھى روتى رہتيں اور كسى وقت چين نہ پاتيں ، قريب تھا كہ اس موضوع پر فتنہ بر پا ہوجائے كہ سورہ نور كى آيات نمبر 11 سے 27 تك نازل ہوئيں اور عائشےہ كو يہ خوش خبرى سنائي گئي كہ خدا تمہارى پاكيزگى پر گواہ ہے\_(17)پھر رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے تہمت لگانے والوں پر حد جارى كى \_ جن لوگوں پر حدجارى كى گئي ان ميں حسّان بن ثابت اور حَمنہ كا نام بھى نظر آتا ہے\_(18)

ابن اسحاق كہتا ہے كہ بعد ميں معلوم ہوا كہ صفوان بن معطل در اصل مرادنگى سے عارى اور عورتوں كے ساتھ نزديكى نہيں كر سكتا تھے\_ يہ مرد پارسا كسى جنگ ميں شہيدہو گئے\_(19)

صلح حديبيہ

ذى قعدہ 7 ہجرى بمطابق فرورى و مارچ 628 عيسوي

 مكہ كى راہ پر:

لشكر اسلام كى پے در پے كاميابيوں اور مشركين مكّہ كى گوشہ گيرى نے پيغمبر اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو اس بات پر آمادہ كيا كہ دوسرى بار جزيرة العرب ميں مسلمانوں كى حيثيت و وقار كے استحكام كے لئے اقدام كريں \_آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے حكم ديا كہ مسلمان سفر حج كے لئے تيار ہو جائيں اور ہمسايہ قبائل جو ابھى تك حالت شرك پر باقى تھے ان سے آپ نے مسلمانوں كے ساتھ اس سفر پر چلنے كى خواہش ظاہر كى \_ ان ميں سے بہت سے لوگوں نے عذر پيش كيا اور ساتھ چلنے سے انكار كرديا \_

اس سفر ميں عبادتى اور معنوى خصوصيات كے علاوہ مسلمانوں كے لئے وسيع اجتماعى اور سياسى مصلحتيں بھى تھيں\_ اس لئے كہ عرب كے متعصب قبائل نے مشركين كے غلط پروپيگنڈے كى بنا پر يہ سمجھ ركھا تھا كہ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خانہ كعبہ كے لئے'' جو سلف كى بارگاہ اور افتخار كا مظہر ہے'' ، كسى طرح اس كى قدر و منزلت كے قائل نہيں ہيں اور اسى وجہ سے اسلام كے پھيلاؤ سے شدتّ كے ساتھ ہر اساں تھے \_ اب غلط خيالات كے پردے چاك ہوئے اور انہوں نے ديكھ ليا كہ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ، حج كو ايك واجب فريضہ جانتے ہيں \_ ايك طرف اگر قريش مانع نہيں ہوئے اور زيارت كعبہ كى توفيق ہوگئي تو يہ مسلمانوں كے لئے بڑى كاميابى ہوگى كہ وہ چند سال كے بعد ہزاروں مشركين كى آنكھوں كے سامنے اپنى عبادت كے مراسم ادا كريں گے دوسرى طرف اگر قريش مسلمانوں كے مكّہ ميں داخل ہونے سے مانع ہوئے تو اعراب كے جذبات طبعى طورپر مجرو ح ہوجائيں گے كہ ان لوگوں نے مسلمانوں كو فريضہ حج انجام دينے كے لئے آزادكيوں نہ چھوڑا \_ يہ سفر چونكہ جنگى سفر نہ تھا اس لئے پرسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے حكم ديا كہ ہر شخص اپنے ہمراہ صرف ايك تلوار '' مسافر كا اسلحہ '' كے

 عنوان سے ركھ سكتا ہے \_ اسكے علاوہ اور كوئي ہتھياز ركھنے كى اجازت نہيں ہے \_رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے قربانى كے لئے ستر(70) اونٹ مہيّا كئے اور چودہ سو مسلمانوں كے ساتھ مكہ كى طرف روانہ ہوئے اور مقام ذو الحليفہ ميں احرام باندھا\_

آپ نے عباد بن بشر كو 20 مسلمانوں كے ساتھ ہر اول دستہ كے عنوان سے آگے بھيج ديا تا كہ را ستے ميںآنے والے لوگوں كے كانوں تك لشكر اسلام كى روانگى كى خبر پہنچا ديں اور كسى خطرے يا سازش كى صورت ميں اس كى خبر رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو ديں\_ (20)

قريش كا موقف

جب قريش ، رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى روانگى سے آگاہ ہوئے تو انہوں نے بتوں (لات و عزّي) كى قسم كھائي كہ آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو مكّہ ميں آنے سے روكيں گے \_ قريش كے سرداروں نے رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو روكنے كے لئے خالد بن وليد كو دو سو سواروں كے ساتھ مقام '' كُراع الغَميم ''بھيجا جہاں پہنچ كر يہ لوگ ٹھہر گئے \_

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم قريش كے موقف سے آگاہى كے بعد يہ چاہتے تھے كہ خونريزى كے ذريعے اس مہينے اور حرم كى حرمت مجروح نہ ہو اس لئے آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے راہنما سے فرمايا كہ كارواں كو اس راستے سے لے چلو كہ جس راستے ميں خالد كا لشكر نہ ملے \_

راہنما ، قافلہ اسلام كو نہايت دشوار گذار راستوں سے لے گيا يہاں تك كہ يہ لوگ مكہ سے 22 كيلوميٹر دور'' حديبيّہ'' كے مقام پر پہنچ گئے\_ آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے سب كو يہ حكم ديا كہ يہيں اُتر جائيں اور اپنے خيمے لگاليں (21)

 قريش كے نمائندے آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى خدمت ميں

قريش نے آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے حقيقى مقصد سے با خبر ہونے كيلئے اپنے يہاں كى اہم شخصيتوں كو آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى خدمت ميں بھيجا تا كہ وہ مسلمانوں كا مقصد جان ليں\_

قريش كے پہلے نمائندہ وفدميں بُديل خزاعى قبيلہ خزاعہ كے افراد كے ساتھ آيا \_ جب وہ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے ملا تو آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا '' ميں جنگ كے لئے نہيں آيا ميں تو خانہ خدا كى زيارت كے لئے آيا ہوں '' نمائندے واپس چلے گئے اور انہوں نے يہ اطلاع قريش كو پہنچا دى \_ليكن قريش نے كہا'' خدا كى قسم : ہم ان كو مكہ ميں داخل نہيں ہونے ديں گے ، چاہے ان كا آنا خانہ خدا كى زيارت كى غرض سے ہى كيوں نہ ہو '' \_ د وسرے اور تيسرے نمائندہ وفود بھيجے گئے اور انہوں نے بھى '' بُديل '' والى صورت حال بيان كى \_

قريش كے تيسرے نمائندے '' حليس بن علقمہ '' جو عرب كے تير اندازوں كا سر براہ تھا، نے قريش كے سرداروں كو مخاطب كر كے كہا كہ '' ہم نے ہرگز تم سے يہ معاہدہ نہيں كيا كہ ہم خانہ خدا كے زائرين كو روكيں گے ، خدا كى قسم اگر تم لوگ، محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو آنے سے روكو گے تو ميں اپنے تيرانداز ساتھيوں كے ساتھ تمہارے اوپر حملہ كركے تمہارى اينٹ سے اينٹ بجادوں گا \_ قريش اپنے اندر اختلافات رونما ہونے سے ڈرگئے اور انہوں نے ''حليس ''كو اطمينان دلايا كہ ہم كوئي ايسا راستہ منتخب كريں گے جوتمہارى خوشنودى كا باعث ہوگا\_

قريش كا چوتھا نمائندہ ''عُروة بن مسعود ''تھاجس پر قريش اطمينان كامل ركھتے تھے\_ وہ جب رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے ملا تو اس نے كوشش كى كہ اپنى باتوں ميں قريش كى طاقت كو زيادہ اور اسلام كى قوّت كو كم كركے پيش كرے اور مسلمانوں كو جھك جانے اور بلا قيد و شرط واپس

 جانے پر آمادہ كرلے\_ ليكن جب وہ واپس گيا تو اس نے قريش سے كہا كہ '' ميں نے قيصر و كسرى اور سلطان حبشہ جيسے بڑے بڑے بادشاہوں كو ديكھا ہے مگر جو بات محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ميں ہے وہ كسى اور ميں نہيں ''\_

ميں نے ديكھا كہ مسلمان ان كے وضو كا ايك قطرہ پانى بھى زمين پر گرنے نہيں ديتے وہ لوگ تبرك كے لئے اس كو جمع كرتے ہيں اور اگر ان كا ايك بال بھى گر جائے تو ان كے اصحاب فوراً تبرك كے لئے اُٹھا ليتے ہيں ، لہذا اس خطرناك موقع پر نہايت سوچ سمجھ كر قدم اٹھانات(22)

آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے سُفرائ

آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے ايك تجربہ كار شخص كو جسكا نام'' خراش ''تھا اپنے اونٹ پر سوار كيا اور قريش كے پاس بھيجا ، ليكن ان لوگوں نے اونٹ كو قتل كرديا اور پيغمبر اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے نمائندے كو قتل كرنے پر اترآئے ، مگر يہ حادثہ تيراندازان عرب كے ايك دستے كى وساطت سے ٹل گيا \_

قريش كى نقل و حركت يہ بتا رہى تھى كہ ان كے سر پر جنگ كاجنون سما يا ہوا ہے\_ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم مسئلہ كے مسالمت آميز حل سے مايوس نہيں ہوئے \_ لہذا آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے قريش كے پاس ايسے شخص كو نمائندہ بنا كر بھيجنے كا ارادہ كيا جس كا ہاتھ كسى بھى جنگ ميں قريش كے خون سے آلودہ نہ ہوا ہو، لہذا آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے عمر بن خطاب كو حكم ديا كہ وہ قريش كے پاس جائيں \_ ليكن انہوںنے جانے سے معذرت كرلى \_ رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا نے عثمان بن عفّان كو '' جن كى اشراف قريش سے قريب كى رشتہ دارى تھى '' اشراف قريش كے پاس بھيجا \_ عثمان قريش كے ايك

 آدمى كى پناہ ميں مكّہ ميں وارد ہوئے اور پيغمبر اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے پيغام كو قريش كے سر كردہ افراد تك پہنچا يا \_ انہوں نے پيش كش رد كرنے كے ساتھ ساتھ عثمان كو بھى اپنے پاس روك ليا اور واپس جانے كى اجازت نہيں دى \_ مسلمانوں كے درميان يہ افواہ اڑ گئي كہ قريش نے عثمان كو قتل كردياہے\_(23)

بيعت رضوان

پيغمبر اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے نمايندے كى واپسى ميں تاخير كى وجہ سے مسلمانوں كے در ميان عجيب اضطراب اور ہيجان پيدا ہو گيا اور مسلمان جوش و خروش ميں آكر انتقام پر آمادہ ہو گئے\_ پيغمبر اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے ان كى جذبات كو متحرك كرنے كے لئے فرمايا '' ہم يہاں سے نہيں جائيں گے جب تك كوئي فيصلہ نہيں ہو جاتا \_ '' اس خطرناك صورتحال ميں اگر چہ مسلمانوں كے كے پاس جنگ كے لئے ضرورى ہتھيار اور سازو سامان نہ تھا پھر بھى رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے ارادہ كيا كہ اپنے اصحاب كے ساتھ عہد و پيمان كى تجديد كريں ، چنانچہ آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ايك درخت كے سايہ ميں بيٹھ گئے اور سوائے ايك كے تمام اصحاب نے آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے ہاتھ پر بعنوان بيعت ہاتھ ركھا اور قسم كھائي كہ خون كے آخرى قطرے تك اسلام كا دفاع كريں گے\_

يہ وہى ''بيعت رضوان ''ہے كہ جس كے بارے ميں قرآن ميں آيا ہے :

'' خداوند عالم ان مومنين سے جنھوں نے تمہارے ساتھ درخت كے نيچے بيعت كي، خوش ہو گيا اور ان كے وفا و خلوص سے آگاہ ہو گيا، اللہ نے ان كے اوپر سكون كى چيز نازل كى اور عنقريب فتح ، اجر كے عنوان سے ان كے لئے قرار دى ہے''\_(24)

بيعت كى رسم ختم ہوئي ہى تھى كہ عثمان لوٹ آئے اور قريش كے وہ جاسوس جو دور سے

 بيعت كا واقعہ ديكھ رہے تھے پريشان ہو كر بھاگ كھڑے ہوئے( تا كہ اس خطرناك صورتحال كى خبر قريش كے گوش گزار كريں)\_ قريش كے سر برآوردہ افراد نے '' سہيل بن عمرو'' كو صلح كا معاہدہ طے كرنے كے لئے آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى خدمت ميں بھيجا\_(5 2)

صلح نامے كامتن

جب سہيل بن عمرو، رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى خدمت ميں پہنچا تو يوں گويا ہوا '' قريش كے سربرآوردہ افراد كا خيال ہے كہ آپ اس سال يہاں سے مدينہ واپس چلے جائيں اور حج و عمرہ كو آيندہ سال انجام ديں ''\_

پھر مذاكرات كا باب كھل گيا اور سہيل بن عمرو بات بات پر بے موقع سخت گيرى سے كام لے كر پر يشانى كھڑى كرتا رہا \_ جب كہ پيغمبر-اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم چشم پوشى كے رويے كو اس لئے نہيں چھوڑ رہے تھے كہ كہيں صلح كا راستہ ہى بند نہ ہو جائے \_مكمل موافقت كے بعد رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے حضرت على (ع) سے فرمايا كہ صلح نامہ لكھو ، حضرت على (ع) نے رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے حكم سے لكھا:

بسم الله الرحمن الرحيم

سہيل نے كہا كہ ہم اس جملے سے آشنا نہيں ہيں آپ بسمك اللہم لكھيں \_ ( يعنى تيرے نام سے اے خدا) رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے موافقت فرمائي پھر حضرت على (ع) نے پيغمبر اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے حكم سے لكھا ''يہ وہ صلح ہے جسے اللہ كے رسول محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم انجام دے رہے ہيں''\_

سہيل بولا '' ہم آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى رسالت اور نبوت كو قبول نہيں كرتے اگر اس كو قبول كرتے تو آپ سے ہمارى لڑائي نہ ہوتى \_

 لہذا آپ اپنا اور اپنے باپ كا نام لكھيں(26)

آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے حضرت علي(ع) كو حكم ديا كہ اس جملے كو مٹاديں ليكن حضرت علي(ع) نے عرض كيا '' ميرے ہاتھوں ميں آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كا نام مٹانے كى طاقت نہيں ہے '' رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے اپنے ہاتھوں سے اس جملے كو مٹا ديا \_ (27)

صلح نامے كى كچھ شرائط يوں تھيں:

1\_ قريش اور مسلمان دونوں عہدكرتے ہيںكہ دس سال تك ايك دوسرے سے جنگ نہيں كريں گے تا كہ جزير ةالعرب ميں اجتماعى امن و امان اور صلح قائم ہوجائے\_

2\_ جب بھى قريش كا كوئي آدمى مسلمانوں كى پناہ ميں چلا جائے گا تو محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اس كو واپس كريںگے ليكن اگر مسلمانوں ميں سے كوئي شخص قريش كى پناہ ميں آجائے گا تو قريش پر لازم نہيں كہ وہ اس كو واپس كريں\_

3\_ مسلمان اور قريش جس قبيلے كے ساتھ چاہيں عہد و پيمان كر سكتے ہيں\_

4\_ محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اور ان كے اصحاب اس سال مدينہ واپس جائيں اور آئندہ سال زيارت خانہ خدا كے لئے آسكتے ہيں\_ليكن شرط يہ ہے كہ تين دن سے زيادہ مكّہ ميں قيام نہ كريں اور مسافر جتنا ہتھيار لے كر چلتا ہے اس سے زيادہ ہتھيار اپنے ساتھ نہ ركھيں(28)\_

5\_ مكہ ميں مقيم مسلمان اس معاہدے كى روسے اپنے مذہبى امور آزادى سے انجام دے سكتے ہيں اور قريش انہيں آزار يا مجبور نہيں كريں گے كہ وہ اپنے مذہب سے پلٹ جائيںيا ان كے دين كا مذاق نہيں اڑائيں گے \_اسى طرح وہ مسلمان جو مدينہ سے مكہ آئيں ان كى جان و مال محترم ہے\_(29)

معاہدہ كے دو نسخے تيار كئے گئے اور ايك نسخہ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى خدمت ميں پيش كيا گيا اس

 كے بعد آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے جانوروں كو ذبح كرنے كا حكم ديا اور وہيں سرمنڈوايا (30)اور اس طرح19 دن كے بعد آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم مدينہ كى طرف روانہ ہو گئے\_

صلح كے مخالفين( مطالعہ كيلئے)

صلح كا معاہدہ كچھ مسلمانوں خصوصاً بعض مہاجرين كى ناراضگى كا باعث بنا اور مسلمانوں كو سب سے زيادہ تكليف صلح نامہ كى دوسرى شق كى وجہ سے ہوئي جس ميں مسلمانوں كے پاس پناہ لينے والوں كو واپس كردينے كو لازم قرار ديا گيا تھا ، مخالفين صلح ميں سب سے آگے عمر بن خطاب تھے واقدى كى روايت كے مطابق عمر اور ان كے ہمنوا افراد رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى خدمت ميں پہنچے اور كہا كہ '' اے اللہ كے رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كيا آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے نہيں كہا تھا كہ ہم جلدى ہى مكہ ميں داخل ہو كر كعبہ كى كنجى لے ليں گے اور دوسروں كے ساتھ عرفات ميں وقوف كريں گے ؟ اور اب حالت يہ ہے كہ نہ ہمارى قربانى خانہ خدا تك پہنچى اور نہ ہم خود رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے عمر كو جواب ديا كہ '' كيا ميں نے اسى سفر كے لئے كہا تھا؟ عمر نے كہا '' نہيں'' پھر مقبول رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے عمر كى طرف رخ كيا اور فرمايا كہ '' كيا تم احد كا دن بھول گئے ہو جس دن تم بھاگتے ہوئے پيچھے مُڑكر نہيں ديكھتے تھے اور ميں تمہيں پكار رہا تھا ؟ كيا تم احزاب كا دن بھول گئے ؟ كيا تم فلا دن بھول گئے ؟''

مسلمانوں نے كہا اے اللہ كے رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے جو كچھ سوچ ركھا ہے ہم نے اس

كے بارے ميں نہيں سوچا تھا \_ آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا اور اس كے حكم كو ہم سے بہتر جانتے ہيں\_

اسى طرح جب صلح نامہ لكھا گيا تو عمر اپنى جگہ سے اُٹھ كر رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے پاس آئے اور كہا '' اے اللہ كے رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كيا ہم مسلمان نہيں ہيں ؟ '' آپ نے فرمايا : '' بے شك ہم مسلمان

 ہيں '' عمر نے كہا كہ ''پھر دين خدا ميں ہم كيوں ذلت اور پستى برداشت كريں ؟آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا كہ ميں خدا كا بندہ اور اس كا رسول ہوں ميں خدا كے حكم كى كبھى بھى مخالفت نہيں كروں گا اور خدا بھى مجھے تباہ نہيں كرے گا \_(31) عمر بن خطاب كہتے ہيں كہ'' ميں نے كبھى بھى حديبيہ كے دن كى طرح اسلام كے بارے ميں شك نہيں كيا\_(32)

ابو بصير كى داستان اور شرط دوم كا خاتمہ( مطالعہ كيلئے)

ابو بصير نامى ايك مسلمان جو مدت سے مشركين كى قيد ميں زندگى گزار رہے تھے مدينہ بھاگ آئے قريش نے پيغمبر اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو خط لكھا اور خط بنى عامر كے ايك شخص كے حوالہ كيا اور اپنے غلام كو اس كے ساتھ كرديا اور ياددلايا كہ صلح حديبيہ كى دوسرى شق كے مطابق ابو بصير كو واپس كريںرسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے معاہدے كے مطابق ابو بصير سے كہا تمہيں مكہ لوٹ جانا چاہيے، كيونكہ ان كے ساتھ حيلہ بازى سے كام لينا كسى طرح بھى صحيح نہيںہے\_ ميں مطمئن ہوں كہ خداتمہارى اور دوسروں كى آزادى كا وسيلہ فراہم كرے گا''\_

ابو بصير نے عرض كيا'' كيا آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم مجھے مشركين كے سپر د كررہے ہيں تا كہ وہ مجھے دين خدا سے بہكاديں ؟ ''رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے پھر وہى بات دہرائي اور ان كو قريش كے نمائندے كے سپرد كرديا \_ جب وہ لوگ مقام ذو الحليفہ ميں پہنچے تو ابو بصير نے ان محافظين ميں سے ايك كو قتل كر ديا\_ اور اس كى تلوار اور گھوڑا غنيمت كے طور پر لے ليا اورمدينہ لوٹ آئے\_ جب رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى خدمت ميں پہنچے تو كہا\_ '' اے اللہ كے رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم آپ نے اپنے عہد كو پورا كيا اور مجھے اس قوم كے سپرد كرديا ميں نے اپنے دين كا دفاع كيا تا كہ ميرا دين بر باد نہ ہو ''\_

ابو بصير چونكہ مدينہ ميں نہيں رہ سكتے تھے اس لئے صحرا كى طرف چلے گئے اور دريائے

 سرخ كے ساحل پر مكہ سے شام كى طرف جانے والے قافلوں كے راستے ميں چھپ گئے جو لوگ مكہ ميں مسلمان ہوئے تھے اور معاہدے كے مطابق مدينہ نہيں آسكتے تھے وہ ابو بصير كے پاس چلے جاتے تھے رفتہ رفتہ ان كى تعداد زيادہ ہو گئي اور انہوں نے قريش كے تجارتى قافلوں پر حملے كر كے نقصان پہنچا نا شروع كرديا \_ قريش نے اس آفت سے بچنے كے لئے پيغمبر اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو خط لكھا اور ان سے عاجزانہ طور پر خواہش كى كہ ابوبصير اور ان كے ساتھيوں كو مدينہ بلاليں اور پناہ گزينوں كو واپس كرنے والى شرط صلح نامہ كے متن سے حذف كردى جائے\_(33)

صلح حديبيہ كے نتائج كا تجزيہ

1\_ پے در پے جنگيں ايك دوسرے سے براہ راست روابط ميں ركاوٹ بنى ہوئي تھيں ليكن اس صلح نے افكار كے آزادانہ ارتباط اور اعتقادى بحث و مباحثہ كا راستہ كھول ديا اور يہ روابط عرب معاشرے ميں اسلامى روش اور دلوں ميں اسلام كے نفوذ كى وسعت كا ذريعہ بن گئے اس طرح كہ صلح حديبيہ والے سال پيغمبر اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے ساتھ مسلمانوں كى تعداد چودہ سو تھى جبكہ فتح مكہ والے سال دس ہزار افراد رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے ساتھ تھے\_

2\_ صلح كے ذريعہ داخلى امن و امان قائم ہو جانے كے بعد اسلام كى عالمى تحريك كو سرحدوں كے پار لے جانے اور عالمى پيغام كو نشر كرنے كے لئے رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو موقع مل گيا \_

3\_ يہ صلح در حقيقت تحريك اسلامى كو مٹانے كے لئے وجود ميں آنے والے ہر طرح كے نئے جنگى اتحاد كے لئے مانع بن گئي اور اس طرح لشكر اسلام كے ہاتھ يہ موقعہ آگيا كہ وہ خيبر كے يہوديوں جيسے بڑے دشمن كو راستے سے ہٹا سكيں \_

صلح كے فوائد كے بارے ميں امام جعفر صادق عليہ السلام فرماتے ہيں ''پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى زندگى كى تاريخ ميں كوئي واقعہ صلح حديبيہ سے زيادہ فائدہ مند نہيں تھا ''\_(34)

 سوالات

1\_ہجرت كا چھٹا سال كس اہميت كا حامل ہے؟

2\_ مفسدين فى الارض (زمين پر فساد پھيلانے والے)كون لوگ تھے اور كيوں قتل كئے گئے؟

3\_ بنى مُصْطَلق كيوں كر اسلام كے گرويدہ ہوئے؟

4\_ صلح حديبيہ كے معاہدہے كا كيا نتيجہ رہا؟

5\_ بيعت رضوان كے بارے ميں آپ كيا جانتے ہيں؟

6\_ كون لوگ صلح كے مخالف تھے؟

7\_ عبداللہ بن اُبيّ نے غزوہ بنى مصطلق ميں كيا كيا اور كون سا سورہ اس موقعہ پر نازل ہوا؟

8\_ حديث ''افك'' كيا ہے ؟ مختصراً بيان كيجئے\_

9\_ آية '' (يا ايها الذين آمنوا ان جائكم فاسق بنباء فتبينوا)كس كے بارے ميں اور كس موقع پر نازل ہوئي؟

10\_ صلح كى دوسرى شرط كيسے لغو ہوئي؟

 حوالہ جات

1\_ ڈاكٹر آيتى مرحوم كى كتاب '' تاريخ پيامبر'' ملاحظہ ہو ص 389، 464

2\_ اس غزوہ كى تاريخ ميں بھى اختلاف ہے واقدى كہتے ہيں كہ يہ يكم ربيع الاول 6ھ ميں واقع ہوا تھا ليكن ابن ہشام كے مطابق يہ ماہ جمادى الاوّلى ميں واقع ہواہے\_مغازى واقدى ج 2 ص 535 \_سيرہ ابن ہشام ج 3 ص 279 ملاحظہ ہو\_

3\_مغازى واقدى ج 2 ص 535\_طبرى ج 2 ص 595 \_طبقات ابن سعد ج 2ص78\_سيرت ابن ہشام ج 3 ص 292\_

4\_(انّما جزآؤا الذين يُحاربُونَ اللّهَ وَ رَسُولَه وَ يَسْعَوْنَ فى الْاَرض فَساداً ا َنْ يُقْتَّلوُا اَوْ يُصَلََََّبُوا اَوْ تُقَّطَّعَ اَيْديهم وَ اَرْجُلُهُم من خلاف اَوْ يُنْفَوا منْ اَلارْض ذلكَ لَهُم خزْيٌ فى الدُنيا وَ لَهُم فى الآخرَة عَذابٌ عَظيم)(مائدہ\_33)(طبقات ج 2 ص 92)\_

5\_ ابن سحاق ،اور ابن ہشام نے اس غزوہ كو 6 ہجرى كے واقعات ميں نقل كيا ہے ا گر چہ واقدي، ابن سعد اور مسعودى جيسے تاريخ نويسوں نے اسے كو سنہ 5 ہجرى كے واقعات ميں ذكر كيا ہے\_ سيرت ابن ہشام ج 3 ص 302 \_ مغازى واقدى ج 1 ص 404 \_ طبقات ابن سعد ج 2 ص 93 \_ التنبيہ و الاشراف ص 215 \_

6\_ مُريَسْيَع سے فُرع تك جو مدينہ سے آٹھ منزل پر واقع ہے ايك روز كى مسافت كا راستہ ہے\_بعض لغت ميں ''مُريَسْيَع '' ذكر ہوا ہے اگر ايك روز مسافت والى بات درست مان لى جائے تو اس كا مدينہ سے فاصلہ صرف آٹھ كلوميٹر ہوگا جو كہ ايك بعيد بات ہے ( مصحح) \_

7\_ تاريخ پيامبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ڈاكٹر آيتى مرحوم ص 407\_

8\_جَلابيب جلباب كى جمع ہے \_ كشادہ پيرہن كو كہتے ہيں \_ جو لوگ مسلمان ہو جاتے تھے مشركين ان كے لئے يہ لفظ استعمال كرتے تھے(ر \_ك ) سيرت ابن ہشام ج 3 ص 303\_

 9\_ تاريخ طبرى ج 2 ، ص 604\_ (يَقُولُون لَئنْ رَجَعْنَا الَى الْمَدينَة لَيُخْرجَنَّ الا َعَزَّ منْها الا ذَلّ)(سورہ منافقون آيت \_8)\_

10\_ سيرت ابن ہشام ج 3 ص 303\_ 305\_

11\_ تاريخ طبرى ج 2 ص 606 ،607\_

12\_انتظامى اصولوں اور علم نفسيات ميں اس اصول سے بخوبى استفادہ كيا جا سكتا ہے كہ ہر فوج ميں تشتت ، اختلاف اور كينہ توزى كو روكنے كے لئے آتش اختلاف كو شعلہ ور ہونے كى فرصت دينے كے بجائے\_انہيں كام ميں اتنا مشغول كرديا جائے كہ آپس ميں جھگڑ نے كى فرصت ہى نہ رہے اور نہ ہى گمراہ كن خيالات ان كے ذہن ميں باقى بچيں\_

13\_تاريخ طبرى ج 2\_ص 608\_

14\_تاريخ طبرى ج 2 ص 610\_

15\_سيرت ابن ہشام ج 3 ص 309\_

16\_ (يا ايها الذين آمنوا ان جائكم فاسق بنب ا: فتبينوا ان تصيبوا قوماً بجهالة: فتصبحوا على ما فعلتم نادمين)\_(حجرات آيت6)\_

17\_تاريخ طبرى ج 2 ص 611 \_ سيرت ابن ہشام ج 3 ص 309 \_ مغازى واقدى ج 1 ص 326 سے ص 434 تك ، طبقات ابن سعد ج 2 ص 65 \_ اسباب النزول واحدى ص 214 سے 217 تك \_نہايہ الارب 417 \_405\_

18\_ اگر چہ حسان بن ثابت شاعر اسلام اور پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى بولتى ہوئي زبان تھے \_ مگرتہمت كے جرم ميں ان كى اس حيثيت كو نہيں ديكھا گيا\_حَمنہ شہيد مصعب بن عمير كى بيوي، شہيد عبداللہ بن جحش كى بہن ، پيغمبر اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى پھوپى كى لڑكى اور ان كى بيويوں ميں سے ايك بيوى كى بہن تھى \_ مگر قوانين الہى كو جارى كرنے ميں مجرم كے لئے ان باتوں كى گنجائشے نہيں ہے \_سيرہ ابن ہشام ج 2 ص 309 \_

19\_ سيرت ابن ہشام ج 3 ص 319\_

20\_سيرت ابن ہشام ج 3 ص 321 \_ طبقات ابن سعد ج 2 ص 95\_

 21\_ سيرت ابن ہشام ج 3 ص 323 \_ 324\_ طبقات ابن سعد ج 2 ص 96\_

22\_ سيرت ابن ہشام ج 3 ص 325سے ص 328 تك\_

23\_سيرت ابن ہشام ج 3 ص 328 \_ 329\_

24\_لَقَدْ رَضيَ اللہ عن المؤمنين اذ يبايعونك تحت الشّجرہ فَعَلمَ مََا فى قُلُوبہم فَاَنْزَلَ السَّكينَةَ عَلَيْہم وَ اَثابَہُم فَتْحاً قَريباً(فتح/18)\_

25\_ سيرت ا بن ہشام ج 3 ص 330و 335\_

26\_سيرت ابن ہشام ج 3 ص 331\_ 332\_

27\_ بحار الانوار ج 20 ص 333\_352\_

28\_ سيرت ابن ہشام ج 3 ص 332\_

29\_ بحار الانوار ج 20 ص 350\_

30\_ سيرت ابن ہشام ج 3 ص 333\_

31\_ مغازى واقدى ج 2 ص 605 سے 610تك

32\_مغازى واقدى ج 2 ص 607 ارْتَبْتُ ارْتياباً مُنْذُ اَسْلَمْتُ الا يوَمَئذ:

33\_ سيرت ابن ہشام ج 2 ص 337 \_338 تاريخ طبرى ج 2 ص 539 تھوڑے سے اختلاف كے ساتھ\_ مغازى واقدى ج 2 ص 624 سے 631 تك \_حيات الصحابة ج 1 ص 133\_

34\_ ''ما كانَ قَضيَّة اَعظَمَ بَرَكَةً منہا'' فروع ابديت ج 2 ص 600\_

 آٹھواں سبق

پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اسلام كے عالمى پيغام كا اعلان

سياسى حكمت عملى كے نكات كى رعايت

خسروپرويز كے نام خط اور اسكى گستاخي

حبشہ كے بادشاہ نجاشى كے نام آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كا خط

دوسرے حكمرانوں كا موقف

خيبر كے يہوديوں سے جنگ كے اسباب

لشكر توحيد كى روانگي

معلومات كى فراہمي

جنگى اعتبار سے مناسب جگہ پر لشكر گاہ كى تعيين

لشكر كيلئے طبّى امداد رسانى كا انتظام

جديد معلومات

آغاز جنگ اور پہلے قلعہ كى فتح

سردار كے حكم سے روگرداني

جنگى حكمت عملي

على (ع) فاتح خيبر

سوالات

 پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے عالمى پيغام كا اعلان

محرم 7 (1) بمطابق اپريل 628

صلح حديبيہ كے معاہدے نے رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو جنوب (مكّہ) كى طرف سے مطمئن كر ديا اور پر امن فضا كے سبب عرب كے سر برآوردہ افراد كا ايك گروہ، اسلام كا گرويدہ ہو گيا \_ اس موقع پر اسلام كے عظيم رہنما نے فرصت كو غنيمت جا نا اور اس وقت كے حكمرانوں ، قبائلى سرداروں اور عيسائي راہنماؤں سے مذاكرہ اور مكاتبہ كا باب كھول ديا اور خدا كے حكم سے اپنے آئين كو ،جو ايك عالمى آئين دنيا كى قوموں كے سامنے پيش كيا \_

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے جو خطوط ، دعوت اسلام كے عنوان سے سلاطين ، قبائل كے روساء اور اس زمانے كى سياسى و مذہبى نماياں شخصيتوں كو تحرير فرمائے تھے وہ آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى دعوت كے طريقہ كار كى حكايت كرتے ہيں \_

اس وقت 185 خطوط كے متن ہمارى دسترس ميںہيں جن كو پيغمبراسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے تبليغ، دعوت اسلام يا ميثاق و پيمان كے طور پر تحرير فرمايا تھا\_(2)

يہ خطوط دعوت و تبليغ كے سلسلے ميں اسلام كى روش اور طريقہ كار كہ جس كى بنياد ، منطق و برہان پر تھى نہ كہ جنگ و شمشير پر ، روشنى ڈالتے ہيں ، جو حقائق ان خطوط ميں پوشيدہ ہيں اور جو دلائل ، اشارات ، نصيحتيں اور راہنمائي رسو ل خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے دوسرى قوموں كے سامنے پيش كى ہيں ، وہ اسلام كے عالمى پيغام اور آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى دعوت كے طريقہ كار كا منہ بولتا ثبوت ہيں \_

سياسى حكمت عملى كے نكات كى رعايت

مختلف علاقوںاور سلاطين كے پاس رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے بھيجے ہوئے افراد اور سفراء معارف اسلامى سے آگاہ اور اس پر تسلّط ركھنے كے ساتھ ساتھ، ادب و سخن ميں كم نظير تھے اور اس زمانے كے لوگوں كے معاشر تى اور دينى آداب و رسوم سے وافقيت ركھتے تھے \_ اس زمانے كى طاقتوں كا سامنا كرنے ميں عين يقين او ر صاف گوئي كے ساتھ ان كى ظاہرى وضع و قطع بھى سياسى حكمت عملى كے نكات كى رعايت كى حكايت كرتى تھى \_(3)

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے عالمى پيغام رسالت پر مشتمل خطوط، ايك ہى دن چھ منتخب افراد كے ذريعے ايران ، روم ، حبشہ ، مصر ، يمامہ ، بحرين ، اُردن اور حيرہ كى طرف روانہ فرمائے\_(4)

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خطوط پر (محمد رسول اللہ) '' جو كہ آپ كى انگوٹھى پر كھدا ہوا تھا''كى مہر لگاتے اور خطوط كو بند كركے مخصوص موم سے چپكا ديا كرتے تھے \_(5)

جس زمانے ميں آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم يہ خطوط تحرير فرمارہے تھے، اس وقت دنيا كى دو بڑى طاقتيں، ايران اور ر وم اپنے اپنے ملك كا رقبہ بڑھانے كے سلسلے ميں ايك دوسرے كے ساتھ دست و گريبان تھيں اور دنيا كى سياست انہى كے گرد گھوم رہى تھى \_ قيصر روم كے نام رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے خط كا مضمون يہ تھا\_

بسم الله الرحمن الرحيم

محمد رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى طرف سے روم كے بزرگ ''قيصر ''كے نام

سچّائي اور ہدايت كى اتباع كرنے والوں پر سلام ،تمہيںاسلام كى طرف دعوت ديتا ہوں ، اسلام كو قبول كر لو تا كہ صحيح و سالم رہو اور خدا بھى تم كو ( خود تمہارے ايمان كا اور تمہارے زير

 نگيں افراد كے ايمان كا ) دوہرا اجر دے گا \_ اے اہل كتاب ميں تم كو اس بات كى طرف دعوت ديتا ہوں جو تمہارے اور ہمارے در ميان يكساں ہے اور وہ يہ ہے كہ سوائے خدائے واحد كے ہم كسى كى عبادت نہ كريں اور كسى كو اس كا شريك قرار نہ ديں اور ہم ميں سے بعض ، بعض كو رب نہ بنائيں اور جب وہ لوگ روگردانى كريں تو كہو كہ تم گواہ رہو ہم مسلمان ہيں\_(6)

محمد رسول اللہ (7)

جب دحيہ كلبى نے خط، قيصر روم تك پہنچا يا تو اس نے اسلام اور دين موعود انجيل كے بارے ميں مفصل تحقيقات كے بعد مندرجہ ذيل عبارت پر مشتمل خط رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو لكھا\_

'' يہ خط اس رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے لئے ہے جس كى بشارت عيسي(ع) نے دى ہے (يہ خط) قيصر بادشاہ روم كى طرف سے ہے \_آپ كا خط اور قاصد ہمارے پاس پہنچا ميں اس بات كى سچّى گواہى ديتا ہوں كہ خدا نے آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو رسالت پر مبعوث كيا ہے \_ آپ كا نام اور آپ كا تذكرہ اس انجيل ميں ديكھ رہا ہوں جو ہمارے ہاتھ ميں ہے\_ عيسي(ع) بن مريم نے آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے آنے كى بشارت دى ہے \_ ميں نے بھى روميوں كو دعوت دى ہے كہ آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم پر ايمان لائيں اور مسلمان ہو جائيں ليكن انہوں نے اطاعت نہيں كى اور اسلام نہيں لائے \_ حالانكہ اگر وہ ہمارى بات مانتے تو ان كے لئے بہتر تھا \_ ميں تمنّا كرتا ہوں كہ اے كاش آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كا خدمت گزار ہوتا اورآپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے پير دھوتا ''\_

پھر قيصر نے خط كوتحائف كے ساتھ دحيہ كلبى كے ذريعہ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے پاس بھيج ديا\_(8)

 شاہ ايران خسرو پرويز كے نام رسول اللہ كے خط كا متن\_

بسم الله الرحمن الرحيم

محمد رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى طرف سے ايران كے عظيم كسرى كے نام\_

سلام ہو اس شخص پر جو سچائي اور ہدايت كا پيرو ہو ، خدا اور رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم پر ايمان لا يا ہو اور گواہى ديتا ہو كہ اس كے علاوہ كوئي پروردگار نہيں ہے \_اس كا كوئي شريك نہيں ہے اور محمد اس كے بندے اور رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ہيں\_ميںتمہيں خدا كى طرف بلاتا ہوں اس لئے كہ ميں خلق خدا كے درميان خدا كا رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ہوں تا كہ ميں زندہ افراد كو خوف و اميد دلاؤں\_

تم اسلام قبول كر لو تا كہ محفوظ رہو اور اگر تم نے انكار كيا تو تمہارے پيرو كاروں كا بوجھ بھى تمہارے سررہے گا\_

محمد رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اللہ (9)

عبد اللہ بن حذافہ نے پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كا خط ايران كے دربار ميں پہنچا يا \_ جب مترجمين نے بادشاہ كے سامنے خط پڑھا تو وہ بھڑك اُٹھا كہ محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كون ہے؟ جو اپنے نام كو ميرے نام سے پہلے لكھتا ہے؟ اور خط پڑھے جانے سے پہلے ہى اس نے ٹكڑے ٹكڑے كرديا\_

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كا قاصد مدينہ واپس آيا اور اس نے سارا ماجرا بيان كيا \_آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے ہاتھوں كو آسمان كى طرف بلند كيا اور فرمايا :

'' خدايا اس شخص نے ميرا خط پھاڑڈالا تو اس كى حكومت كو ٹكڑے ٹكڑے كردے\_(10)

خسرو پرويز كے نام خط اور اسكى گستاخي

ساسانى بادشاہ نے طاقت كے نشے ميں چور ہوكر يمن كے كٹھ پتلى حاكم''بَاذان'' كو لكھا

 كہ مجھے خبر ملى ہے كہ مكّہ ميں كسى قريشى نے نبوّت كا دعوى كيا ہے تم دو دلير آدميوں كو وہاں بھيجو تا كہ وہ اس كو گرفتار كركے ميرے پاس لائيں ''\_

حاكم يمن '' بَاذَان'' نے مركز كے حكم كے مطابق دو دلير آدميوں كو حجاز روانہ كيا جب يہ لوگ طائف پہنچے تو وہاں كے ايك شخص نے مدينہ كيطرف راہنمائي كى اور دونوں افراد مدينہ جا پہنچے اور باذان كا خط پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو ديا \_ آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى عظمت و ہيبت اور اطمينان نے پيغام لانے والوں كو وحشت ميں ڈال ديا\_

جب پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے ان كے سامنے اسلام پيش كيا تو وہ لرزنے لگے ، آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا ''اب تم جاؤ ، كل ميں اپنا فيصلہ سناؤں گا' ' \_دوسرے دن جب والى يمن كے كارندے جواب لينے كے لئے پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى خدمت ميں پہنچے تو آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا كہ '' پروردگار عالم نے مجھے خبر دى ہے كہ كل رات جب رات كے سات گھنٹے گزر چكے تھے( 10 جمادى الاوّل سنہ 7ھ كو) '' خسرو پرويز '' اپنے بيٹے '' شيرويہ'' كے ہاتھوں قتل ہو گيا ہے اور اس كا بيٹا تخت سلطنت پر قابض ہو گياہے پھر رسول اللہ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے ان كو بيش قيمت تحائف دے كر يمن روانہ كيا\_ انہوں نے يمن كى راہ لى اور باذان كو اس خبر سے مطلع كيا \_ باذان نے كہا كہ '' اگر يہ خبر سچ ہے تو پھر يقينا وہ آسمانى پيغمبر ہے اور اس كى پيروى كرنا چاہيئے ابھى تھوڑى دير نہ گزرى تھى كہ شيرويہ كا خط حاكم يمن كے نام آن پہنچا جس ميں لكھا تھا كہ '' آگاہ ہو جاؤ كہ ميں نے خسرو پرويز كو قتل كرديا اور ملت كا غم و غصّہ اس بات كا باعث بنا كہ ميں اس كو قتل كردوں اس لئے كہ اس نے فارس كے اشراف كو قتل اور بزرگوں كو متفرق كرديا تھا\_جب ميرا خط تمہارے ہاتھ ميں پہنچے تو لوگوں سے ميرے لئے بيعت لو اور اس شخص سے جو نبوت كا دعوى كرتا ہے اور جس كے خلاف ميرے باپ نے حكم ديا تھا ، ہرگز سختى كا بر تاؤ نہ كرنا

 يہاں تك كہ ميرا كوئي نيا حكم تم تك پہنچے\_

شيرويہ كے خط نے اس خبر كى تائيد كردى جو رسول خد ا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے عالم غيب اور وحى كے ذريعہ دى تھى \_ ايرانى ناد حاكم باذان اور ملك يمن كے تمام كارندے جو ايرانى تھى ، مسلمان ہوگئے اور يمن كے لوگ رفتہ رفتہ حلقہ بگوش اسلام ہونے لگے \_ باذان نے رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے نام ايك خط ميں اپنے اور حكومت كے كارندوں كے اسلام لانے كى خبر پہنچائي\_(11)

حبشہ كے بادشاہ نجاشى كے نا م آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كا خط

بسم الله الرحمن الرحيم

محمد رسول اللہ كى طرف سے زمامدار حبشہ نجاشى كے نام \_ تم پر سلام ہو ، ہم اس خدا كى تعريف كرتے ہيں جس كے سوا كوئي خدا نہيں ، وہ خدا كہ جو بے عيب اور بے نقص ہے\_ فرمان بردار بندے اس كے غضب سے امان ميں ہيں وہ خدا اپنے بندوں كے حال كو ديكھنے والا اور گواہ ہے\_

ميں گواہى ديتا ہوں كہ جناب مريم كے فرزند عيسي(ع) روح اللہ اور كلمة اللہ ہيں جو پاكيزہ اور زاہدہ مريم كے بطن ميں تھے ،خدا نے اسى قدرت سے جس سے آدم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو بغير ماں باپ كے پيدا كيا ان كو بغير باپ كے ماں كے رحم ميں پيدا كيا \_

ميں تمہيں لا شريك خدا كى طرف دعوت ديتا ہوں اور تم سے يہى چاہتا ہوں كہ تم ہميشہ خدا كے مطيع اور فرمان بردار اور ميرے پاكيزہ آئين كى پيروى كرتے رہو\_ اس خدا پر ايمان لاؤ جس نے مجھے رسالت پر مبعوث فرمايا\_

ميں پيغمبر خدا ہوں، تمہيں اور تمہارے تمام لشكر والوں كو اسلام كى دعوت ديتا ہوں اور

 اس خط اورسفير كو بھيج كر ميں اپنے اس عظيم فريضے كو پورا كررہا ہوں جوميرے اوپر ضرورى ہے اور تمہيں وعظ و نصيحت كررہا ہوں\_ سچائي اور ہدايت كے پيروكاروں پر سلام\_

محمد رسول اللہ

نجاشى نے رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے خط كو ليا، آنكھوں سے لگايا، تخت سے نيچے اُترا اور تواضع كے عنوان سے زمين پر بيٹھ گيا اور كلمہ شہادتين زبان پر جارى كيا اور پھر آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے خط كے جواب ميں لكھا\_

بسم الله الرحمن الرحيم

يہ خط محمد رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى طرف ، نجاشى كى جانب سے ہے ، اس خدا كا درود و سلام آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم پر ہو جس كے علاوہ كوئي خدا نہيں اور جس نے ميرى ہدايت كي\_ حضرت عيسى (ع) كے بشر اور پيغمبر ہونے كے مضمون كا حامل خط ملا \_ زمين و آسمان كے خدا كى قسم جو آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے بيان فر ما يا وہ حقيقت ہے\_ ميں نے آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے دين كى حقيقت سے آگاہى حاصل كى اور مہاجر مسلمانوں كى ضرورتوں كے پيش نظر ضرورى اقدامات انجام ديئے گئے ہيں\_ اب ميں اس خط كے ذريعے گواہى ديتا ہوں كے آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا كے رسول وہ صادق شخص ہيں جن كى تصديق آسمانى كتابيں كرتى ہيں \_ ميں نے آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے چچا زاد بھائي ( جعفر بن ابى طالب) كے سامنے اسلام و ايمان و بيعت كے مراسم انجام ديئےيں اوراب اپنا پيغام اور قبول اسلام كى خبر پہنچانے كے لئے اپنے بيٹے ''رارہا'' كو آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى خدمت ميں بھيج رہا ہوں اور اعلان كرتاہوں كہ ميں اپنے علاوہ كسى كا ضامن نہيں ہوں \_ آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اگر حكم ديں تو ميں خود آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى خدمت با فيض ميں حاضر ہو جاؤں \_ آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم پر درود و سلام ہو\_

نجاشي(12)

 دوسرے حكمرانوں كا موقف

مصر و يمامہ كے سر براہان مملكت نے تحائف كے ساتھ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے خط كا جواب ديا ليكن كوئي مسلمان نہيں ہوا\_مصر كے حاكم مُقوقس نے بھى تحائف كے ساتھ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے خط كا جواب انتہائي احترام كے ساتھ ديا (13)

يمامہ كے حاكم نے جواب ميں لكھا كہ ميں اس شرط پر مسلمان ہونے كو تيار ہوں كہ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے بعد حكومت ميرے ہاتھ ميں ہو \_ اس پيش كش كو رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے قبول نہيں كيا اور فرمايا يہ بات خداى امور ميں سے ہے (14)\_

بحرين كا حاكم مسلمان ہو گيا اور رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے اس كو اسى طرح بطور حاكم باقى ركھا \_ اُردن كے حاكم نے رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے سفير كے سامنے اپنى جنگى طاقت كا مظاہرہ كيا اور مدينہ پر لشكر كشى كى فكر ميں تھا اس سلسلہ ميں مركزى حكومت (روم) سے رائے طلب كى ليكن جب قيصر روم كى بدلى ہوئي نگاہوں كو ديكھا تو سب كچھ سمجھ گيا اور تمام سياسى لوگوں كى طرح اپنا موقف بدل ديا \_ پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے سفير كى دلجوئي كى اور تحفے تحائف اس كے حوالے كئے\_(15)

خيبر كے يہوديوں سے جنگ كے اسباب

اسلام شروع ہى سے يہوديوں كى بد عہدى اور سازشوں كا شكار تھا يہوديوں كا ايك گرو ہ مدينہ سے 165 كيلوميٹر دور شمال ميں خيبر نامى ايك ہموار اور وسيع جگہ پر سكونت پذير تھا كہ جہاں انہوں نے اپنى حفاظت كے لئے نہايت مضبوط اور مستحكم سات قلعے بنا ركھے تھے يہوديوں كى تعداد بيس ہزار سے زيادہ تھى جن ميںسے اكثر جوان اور جنگجو افراد تھے\_

 صلح حديبيہ نے رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو اس بات كا موقعہ ديا كہ عالمى پيغام كا اعلان كرنے كے علاوہ جزيرة العرب سے يہوديوں كے آخرى خطرناك مركز كى بساط لپيٹ ديں كيونكہ ايك توسياسى اور جنگى نكتہ نظر سے خيبر ايك مشكوك مركز شمار ہوتا تھا اور خيبر كے يہوديوں ہى نے جنگ احزاب كى آگ بھڑ كائي تھى اس لئے ممكن تھا كہ وہ دوبارہ مشركين كو بھڑ كائيں \_

دوسرے يہ كہ ايران وروم ايسى بڑى طاقتوں سے يہوديوں كے بہت قريبى تعلقات تھے\_ اور ہر لمحہ يہ انديشہ تھا كہ بڑى طاقتوں كوور غلا كر يا ان كى مدد سے يہ لوگ اسلام كو جڑ سے اكھاڑديں\_

تيسرے يہ كہ، صلح حديبيہ كہ وجہ سے يہودى يہ سوچنے لگے تھے كہ لشكرى اور جنگى اعتبار سے كمزور ہونے كى بنا پر مسلمانوں نے صلحنامہ قبول كيا ہے ، لہذا يہودى اس فكر ميں تھے كہ موقعے سے فائدہ اٹھا تے ہوئے تحريك اسلام پر ناگہانى ضر ب لگائي جائے \_ ہر چند كہ صلح حديبيہ كے معاہدے نے قريش و يہود كے جنگى اتحاد كے امكان كو ختم كر ديا تھا ليكن ديگر ايسے قبائل موجودتھے جو يہوديوں كے امكانى حملے كى صورت ميں ان كا ساتھ دے سكتے تھے\_ يہ وجوہات تھيں جو اس بات كا سبب بنيں كہ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم يہوديوں كى سر كوبى كے لئے پيش قدمى كريں اور آتش فتنہ كو خاموش كرديں \_

لشكر توحيد كى روانگي

يكم ربيع الاوّل 7 ہجرى (16) بروز ہفتہ بمطابق 12 جولائي 628 عيسوي

رسول اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سولہ سو جاں بازوں كے ساتھ مدينہ سے روانہ ہوئے اور ہميشہ كى طرح ناگہانى طور پر دشمن كے سر پر پہنچنے كے لئے تيزى سے مقام رجيع كى جانب روانہ ہوئے

 \_ (يہ ايك چشمہ ہے جو خيبر و غطفان كى سرزمين كے درميان واقع ہے اور غطفان كى ملكيت ہے \_) چنانچہ اس طرح آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے دشمن كو بھى غافل بنا يا اور دو جنگى حليفوں يعنى خيبر كے يہوديوں اور غطفان كے بدووںكے در ميان جدائي بھى ڈال دى \_

معلومات كى فراہمي

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے روانگى سے قبل لشكر اسلام كے آگے ''عباد بن بشر'' كو چند سواروں كے ساتھ دشمن كے لشكر كى خبر لانے كے لئے بھيجا \_ ان لوگوں نے ايك يہودى جاسوس كو گرفتار كرليا اور اس كو دھمكا كے ،خيبر كے يہوديوں كے اہم جنگى راز اور يہوديوں كے پست حوصلوں كے بارے ميں معلومات حاصل كرليں\_(17)

خيبر كا مضبوط قلعہ راتوں رات مسلمانوں كے محاصرے ميں آگيا \_ صبح سوير ے خيبر كے يہودى مسلمانوں كے حملہ اور محاصرے سے غافل قلعوں سے باہر نكلے اور بيلچے، تھيلے و غيرہ لے كر كھيتوں اور نخلستانوں كى طرف چل پڑے كہ اچانك مسلمانوں پر نظر پڑى جو خيبر كو ہر طرف سے گھيرے ہوئے تھے\_ وہ لوگ ڈر كے مارے خيبركے قلعوں كى طرف بھا گے اور آواز دى '' محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ہم سے لڑنے آئے ہيں''\_(18)

جنگى اعتبار سے مناسب جگہ پر لشكر گاہ كى تعيين

ابتدا ميں لشكر اسلام نے خيموں كو نصب كرنے كے لئے ايك جگہ كا انتخاب كيا ليكن يہ جگہ بہت زيادہ مرطوب ہونے كے علاوہ صحت و صفائي كے اعتبار سے بھى نا مناسب اور يہوديوں كے تيروں كى زد پر واقع تھى جب يہ جگہ جنگى اعتبار سے مناسب معلوم نہ ہوئي تو

 رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے اپنے اصحاب سے مشورہ كركے نخلستان كى پشت پر مناسب ترين رجيع نامى جگہ كو لشكر گاہ كے لئے معين فرمايا اور كچھ سپاہيوں كو اس جگہ كى حفاظت اور نگہبانى كے لئے مقرر كرديا \_ جو بارى بارى لشكر گاہ كى نگہبانى اور حفاظت كا فريضہ انجام ديتے \_(19)

لشكر كے لئے طبى امداد رسانى كا انتظام

زخميوں كى ديكھ بھال كرنے والى ''نُسَيْبَہ'' نامى خاتون چند ايسى عورتوں كے ساتھ جو اس فن سے آشنا تھيں مدينہ سے لشكر اسلام كے ہمراہ آئيں اور لشكر گاہ كى پشت پرجنگى مجروحين كى مرہم پٹى كے لئے ايك خيمہ نصب كيا اور جانبازوں كى مدد كے لئے تيار ہو گئيں\_(20)

جديد معلومات

مقام رجيع ميں ايك يہودى نے جو بہت زيادہ خوف زدہ ہو گيا تھا خودكو لشكر اسلام كے حوالہ كر ديا اور كہنے لگا كہ اگر كچھ خبريں لشكر اسلام كو دے تو كيا اس كو امان ملے گى ؟ جب اس كو امان دى گئي تو اس نے بہت سے جنگى راز فاش كرديئےور بتايا كہ يہوديوں كے درميان ختلاف ہو گيا ہے \_ پھر مسلمانوں كى قلعوں اور حصاروں تك راہنمائي كي\_ (21)

آغاز جنگ اور پہلے قلعہ كى فتح

خيبر ميں سات قلعے تھے جن كے نام ، ناعم ، قموص ، كتيبہ ، نطاة ، شقّ، وطيح ، سلالم ہيں ان قلعوں كے در ميان فاصلہ تھا \_ رجيع كو لشكر گاہ كے عنوان سے منتخب كرنے اور ترتيب دينے ميں تقريباً سات دن لگ گئے ، اس كے بعد لشكر اسلام دن ميں قلعوں پر حملہ كرتا اور راتوں كو اپنى قيام گاہ پر واپس آجاتا تھا\_جنگ كے پہلے دن پچاس جانبازان اسلام تيروں

 سے مجروح ہوئے ، علاج كے لئے انكو اس خيمہ ميں پہنچايا گياجو اس كام كے لئے نصب كيا گيا تھا\_

بالآخر سات دنوں كے بعد ناعم نامى پہلا قلع فتح ہوا، اس كے بعد رفتہ رفتہ سارے قلعے لشكر اسلام كے قبضہ ميں آگئے\_

ان قلعوں ميں سے ايك قلعہ كى فتح كے دوران اس يہودى كى زوجہ اسير ہوئي جس نے لشكر اسلام كے لئے معلومات فراہم كرنے ميں مدددى تھى \_ رسول اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے اسے اُس كے شوہر كے حوالے كرديا\_(22)

سردار كے حكم سے روگرداني

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم جب ''ناعم'' نامى قلعہ كى حصاركے قريب پہنچے تو آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے لشكر كو صف آرا كيا اور فرمايا كہ جب تك حكم نہ پہنچے اس وقت تك جنگ نہ كرنا \_ اس موقع پر ايك سپاہى نے خود سرانہ طور پر ايك يہودى پر حملہ كرديا ليكن يہوديوں كے ہاتھوں مارا گيا\_ جاں بازوں نے آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے سوال كيا كہ كيا يہ شہيد شمار ہوگا؟آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا كہ '' منادى بہ آواز بلند اعلان كردے كہ جو اپنے سپہ سالار كے حكم سے سرتابى كرے جنت اس كے لئے نہيں ہے\_(23)

جنگى حكمت عملي

لشكر اسلام كى كمان رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے ہاتھ ميں تھى اور آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے فرمان كے مطابق عمدہ جنگى حكمت عملى كے ساتھ لشكر اسلام ايك ايك قلعہ كا محاصرہ كر تا جارہا تھا اور كوشش كررہا تھا

 كہ جس قلعہ كا محاصرہ ہو چكا ہو اس كا رابطہ دوسرے قلعوں سے منقطع كردے اور اس طرح قلعہ كو فتح كرلينے كے بعد دوسرے قلعہ كا محاصرہ كرتا تھا\_

وہ قلعے جن كا ايك دوسرے سے ارتباط تھا يا جن كے اندر جنگجو زيادہ استقامت كا مظاہرہ كرتے تھے ذرا دير ميں فتح ہوتے تھے\_ليكن وہ قلعے جن كا آپس ميں رابطہ بالكل منقطع ہو جاتا تھا وہ كمانڈروں كے رعب و دبدبہ كے سامنے ج ہى ہتھيار ڈال ديتے تھے اور ان كو فتح كرنے ميں قتل و خونريزى بھى كم ہوتى تھى \_(24)

على عليہ السلام فاتح خيبر

قلعے يكے بعد ديگرے فتح ہوگئے صرف دو قلعے باقى رہ گئے اور يہودى ان قلعوں كے اوپر سے مسلمانوں پر بڑى تيزى سے تير بر سارہے تھے\_ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے اپنے اصحاب ميں سے ايك صحابى ( ابوبكر) كو لشكر كى سردارى ديكر قلعہ فتح كرنے كے لئے روانہ كيا اور ان كے ہاتھو ں ميں پرچم ديا \_ ليكن وہ بغير پيش قدمى كيئے شكست كھاكر پلٹ آئے\_

دوسرے دن پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے لشكر كا علَم،دوسرے صحابى (عمر) كے حوالہ كيا ليكن وہ بھى پيش قدمى نہ كرسكے اور شكست كھا كر واپس آگئے\_

تيسرے دن رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے پرچم، سعد بن عبادة كے حوالہ كيا ليكن وہ بھى شكست سے دوچارہوئے، خود وہ اور ان كا لشكر زخمى ہو گيا اور وہ بھى بيٹھ رہے\_

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا كہ '' كل ميں علم اس كے حوالے كروںگا جس كو خدا اور اس كا رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم دوست ركھتے ہيںاور وہ بھى خدا اور اس كے رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو دوست ركھتا ہے \_ وہ شكست كھانے والا اور بھاگنے والا نہيں ، خدا اس كے ہاتھوں فتح عطا كرے گا\_(25)

 رات ختم ہوئي صبح نمودار ہوئي \_ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے علي(ع) كو بلانے كے لئے بھيجا آپ(ع) آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى خدمت ميں تشريف لائے جبكہ آپكى آنكھوں ميں درد تھا چنانچہ فرمايا '' حضور صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نہ ميں دشت ديكھ پا رہا ہوں اور نہ پہاڑ '' پھر آپ(ع) پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے قريب پہنچے آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا '' آنكھيں كھولو'' رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا نے اپنا لعاب دہن على (ع) كى آنكھوںميں لگايا تو آپكى آنكھيں شفا ياب ہوگئيں \_(26) پھر آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے پرچم، حضرت على (ع) كو ديا اور كاميابى كے لئے دعا كي، امير المومنين على (ع) قلعہ كى طرف چل پڑے\_

حضرت على (ع) كى سركردگى ميں جب لشكر، قلعہ كے نزديك پہنچا تو مرحب كے بھائي حارث نے اپنے مشّاق اور تيز رفتار شہ سواروں كے ساتھ لشكر اسلام پر حملہ كيا ، مسلمان بھاگے على (ع) تنہا اپنى جگہ جمے رہے، علي(ع) كى تلوار كى ضرب نے اپنا كام كيا اور حارث قتل ہو گيا\_ يہوديوں پر خوف و وحشت طارى ہو گيا وہ قلعہ كے اندر بھاگ گئے اور قلعہ كے دروازہ كو مضبوطى سے بند كر ليا \_ مسلمانوں نے جب يہ منظر ديكھا تو ميدان ميں پلٹ آئے ، اس موقعہ پر خيبر كا مشہور پہلوان اور حارث كا بھائي''مرحب'' اپنے بھائي كى موت پر بے تاب ،اسلحہ ميں غرق ، غصّہ ميں بھر ا، رجز پڑھتا ہوا قلعہ سے باہر كو دپڑا\_

وہ كہہ رہا تھا : '' خيبر مجھے جانتا ہے ميں مرحب ہوں اسلحہ ميں غرق ، آزمودہ كار پہلوان ہوں \_ كبھى ميں نيزے سے وار كرتاہوں كبھى شمشير سے ، جب شير غصّہ كے عالم ميں ہو تو كوئي كھچار كے قريب نہيں پھٹكتا (27)

حضرت على (ع) نے اس كے جواب ميں فرمايا:

ميں وہ ہوں كہ ميرى ماں نے ميرا نام حيد ر(شير) ركھا ہے ميں بہادر اور جنگلوں كا شير ہوں\_(28)

 اس كے بعد زبردست جنگ شروع ہوئي ، شمشير علي، (ع) مرحب كے سر ميں درآئي اور اس كى سپر ،پتّھر كے خود اور سر كو دانتوں تك دوٹكڑے كرديا \_ يہ ضرب ايسى خطرناك او دل ہلا دينے والى تھى كہ جسے ديكھ كر بعض يہودى بہادربھاگ كھڑے ہوئے اور قلعہ كے اندر جا چھپے اور بقيہ افراد على (ع) كے ساتھ دست بدست جنگ ميں مارے گئے\_علي(ع) نے شير كى طرح يہوديوںكا پيچھا قلعہ كے دروازے تك كيا پھر قلعہ كے دروازے كيطرف متوجہ ہوئے اور اسے اكھاڑ ليا اور جنگ كے اختتام تك سپر كى طرح استعمال كرتے رہے پھر اس كو اس خندق كے اوپر ركھ ديا\_ جو قلعہ كے چاروں طرف كھدى ہوئي تھي\_(29)

يہ دروازہ اتنا وزنى تھا كہ لشكر اسلام كے آٹھ سپاہى اس كو نہ اٹھا سكے\_ حضرت علي(ع) اس اعجازى قوّت كے بارے ميں فرماتے ہيں كہ '' ميں نے ہرگز بشرى قوّت سے اسے نہيں اكھاڑا بلكہ خدا داد قوّت كے زير اثر اور روز جزا پر ايمان كى بنا پر يہ كام كيا ہے \_(30) على (ع) كى شجاعت ، بہادى اور ان كے ہاتھوں كى طاقت سے خيبر كى فتح اور دوسروں كى ناتوانى كے بارے ميں بہت سى حديثيں اہل سنّت كى كتابوں ميں موجود ہيںمزيد معلومات كيلئے ان ماخذوں كى طرف اشارہ كيا جارہا ہے\_(31)

 سوالات

1\_ رسول خدانے كس ، كس بادشاہ كو خط لكھے؟

2\_ يمن كا حاكم اور وہاں كے لوگ كيوں كر مسلمان ہوئے؟

3\_ قيصرنے رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے لئے كيا جواب لكھا؟

4\_ دوسرے حكمرانوں كا موقف كيا تھا؟

5\_ رسول خدا نے خيبر كے يہوديوں سے كيوں جنگ كي؟

6\_ خيبر ميں حضرت على (ع) كى شجاعت كے بارے ميں كچھ بيان كيجئے\_

 حوالہ جات

1\_ طبقات ابن سعد ج 1 ص 258\_

2\_ '' الوثائق السياسيہ '' مصنفہ پروفيسر حميد اللہ پاكستانى ليكچر رپيرس يونيورسٹي\_مكاتيب رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم '' مؤلفہ حجة الاسلام و المسلمين على احمدى ميانجى اور '' محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم و زمامداران'' مصنفہ صابر ى ہمدانى ملاحظہ ہوں\_

3\_ دحيہ كلبى اور عَمروبن اميّہ اور دوسرے سفراء كى زندگى كا مطالعہ كرنے سے يہ بات واضح ہو جاتى ہے\_

4\_ طبقات ابن سعد ج 1 ص 258 \_ سيرت حلبى ج 3 ص 240\_

5\_ طبقات ابن سعد ج 3 ص 241 و ج 1ص 258\_

6\_ قل يا اہل الكتاب تعالوا الى كلمة سوائ: بيننا و بينكم الا نعبد الّا اللہ و لا نشرك بہ شيئا و لا يتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ فان تولوّا فقولوا اشہدوا بانّا مسلمون(آل عمران 64)\_

7\_ تاريخ يعقوبى ج 2 ص 77\_

8\_ تاريخ يعقوبى ج 2 ص 77\_

9\_ تاريخ يعقوبى ج 2 ص 77\_

10\_ طبقات ابن سعد ج 1 ص 259\_

11\_ سيرہ حلبى ج 3 ص 247 \_ طبقات ابن سعد ج 1 ص 260 \_ كامل ج 2 ص 246 \_ تاريخ طبرى ج 2 ص 655\_

12\_ تاريخ طبرى ج 2 ص 653 \_652 سيرت حلبى ج 3 ص 248\_

13\_ كامل ج 2 ص 210 طبقات ج 1 ص 260\_ سيرت حلبى ج 3 ص 250\_

14\_ طبقات ابن سعد ج 1 ص 263 \_ سيرة حلبى ج 3 ص 250\_

15\_ سيرة حلبى ج 3 ص 255\_

16\_ مغازى واقدى ج 2 ص 634\_

17\_ مغازى واقدى ج 2 ص0 64\_

18\_ مغازى واقدى ج 2 ص 642\_

 19\_ مغازى واقدى ج 2 ص643 \_

20\_ مغازى واقدى ج 2 ص 685 \_687\_

21\_ مغازى واقدى ج 2 ص 646\_

22\_مغازى واقدى ج 2 ص 646\_

23\_ مغازى واقدى ج 2 ص 649 \_ '' لا تحلّ الجنّة لعاص''\_

24\_ جرجى زيدان نے خيبر كے قلعوں كى تصوير اپنى كتاب تاريخ التمدن الاسلامى ميں دى ہے ج 1 ص 61\_

25\_ لاعطين الراية غدا رجلا يحبہ اللہ و رسولہ و يحب اللہ و رسولہ كراراً غير فرار لا يرجع حتى يفتح اللہ على يديہ ، بحار الانوار ج 21\_28 \_

26\_ حضرت على (ع) نے فرمايا كہ اس كے بعد ميں درد چشم ميں ہرگز مبتلا نہيں ہوا\_

27\_ مغازى واقدى ج 2 ص 654 \_653\_

28\_ ارشاد مفيد ص 67\_

29\_ مغازى واقدى ج 2 ص 654\_ 655\_

30\_ بحار الانوار ج 21 ص 26\_

31\_صحيح بخارى ج 5 ص 71 1 و ج 5 ص 23 \_ تاريخ بخارى ج 1 ص 115 و ج 4 ص 115 \_ صحيح مسلم ج 7 ص 121 و ج 5 ص 195 و ج 7 ص 120 \_ مسند الحافظ ابى داؤد ص 320\_مسند امام احمد بن حنبل ج 1 ص 99 و ج 2 ص 384 سنن ترمذى ج 5 ص 638 \_ سنن ابن ماجہ ج 1 ص 65 \_ خصايص ص 4 \_ تاريخ طبرى ج 2 ص 310 \_ طبقات ج 3 ص 156 \_عقد الفريد ج 3 ص 94 \_ مستدرك حاكم ج 3 ص 405\_ معجم الصغيرطبرانى ص 163\_ حلية الاوليا ج 1 ص 430\_ سنن الكبرى ج 9 ص 107 \_ مناقب ابن مغازلى ص 176 \_ استيعاب در حاشيہ الاصابہ ج 3 ص 366 \_ مصابيح السنة ج 2 ص 201\_معالم التنزيل ج 4 ص 156 \_الشفا قاضى عياض ج 1 ص 272 \_ اسد الغابہ ج 3 ص 25 \_ تذكرة الخواص سبط ابن جوزى ص 15\_شرح نہج البلاغہ ابن ابى الحديد ج 4 ص 221\_ كفاية الطالب باب 62ص 116 \_ البداية و النہاية ابن كثير ج 4 ص 184\_ مجمع الزوائد ج 9 ص 123 \_ الاصابة ج 2 ص 502 \_ينابيع المودة ص 41\_

 نواں سبق

طرفين كے خسارئے كا تخمينہ

اسيروں كيساتھ اچھا برتاؤ

فتح كے وقت در گزر

مال غنيمت

مال غنيمت ميں خيانت كى سزا

مال غنيمت كى تقسيم

خيبر پر حملے كے نتائج

خيبر ميں لشكر اسلام كى كاميابى كے اسباب

فدك --غزوہ وادى القري

تيما --فتح خيبر كے بعد انجام پانے والے سرايا

مكہ كى طرف (عُمرَةُ القضائ)

جنگ موتہ ، عالمى استكبار سے پہلا مقابلہ

گريہ كيوں؟ --غير مساوى طاقتوں كى جنگ

لشكر اسلام كے دلير سردار جعفر ابن ابى طالب كى شہادت

عبداللہ ابن رواحہ اور زيد ابن حارثہ كى شہادت

مجاہدين كى واپسي

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم جعفر ابن ابيطالب كے سوگ ميں

جنگ ذات السلاسل

سوالات

 طرفين كے خسارے كا تخمينہ

آخرى قلعہ كى فتح كے نتيجہ ميں يہوديوں كو شكست اور لشكر اسلام كو فتح حاصل ہوئي اس جنگ ميں يہوديوں كے 93 سے زيادہ بڑے بڑے جنگجو ہلاك ہوئے جبكہ شہداء اسلام كى تعداد20 افراد سے زيادہ نہ تھى \_ اس كے علاوہ قلعوں پرحملے كے نتيجے ميں كچھ يہودى ، لشكر اسلام كى اسيرى ميں آئے\_

اسيروں كيسا تھ اچّھا برتاؤ

قلعوں ميں سے جب ايك قلعہ فتح ہوا تو حيّ بن اخطب كى بيٹى صفيّہ اور ايك دوسرى عورت اسير ہوئي تو حضرت بلال ان دونوں كو يہوديوں كے مقتولين كى لاشوں كے قريب سے گزار كر آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى خدمت ميں لائے پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اُٹھے اور صفّيہ كے سر پر عباڈال دى اور دونوں عورتوں كے آرام كے لئے لشكر گاہ ميں ايك جگہ معين فرما دى پھر بلال سے سخت لہجہ ميں كہا '' كيا تمہارے دل سے مہرو محبّت ختم ہوگئي ہے كہ تم ان عورتوں كو ان كے عزيزوں كے پاس سے گزار كرلا رہے ہو ؟ '' صفّيہ ''كے دل پر پيغمبر كى محبّت نے بڑا اثر كيا بعد ميں آپ، پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى باوفا بيويوں كے زمرہ ميں شامل ہوئيں \_(1)

 فتح كے وقت در گزر

تاريخ كے فاتحين نے جب بھى دشمن پر كاميابى حاصل كى تو شمشير انتقام سے اپنے كينہ كى آگ كو بجھايا اور دشمن كى تباہى ميں بڑى بے رحمى كا ثبوت ديا ليكن خدا رسيدہ افراد نے ہميشہ كاميابى كے موقعہ پر دشمنوں كے ساتھ نہايت لطف و محبّت كا سلوك كيا ہے \_ فتح خيبر كے بعد ، خيبر كے جن افراد نے زيادہ مال صرف كر كے جنگ احزاب كى عظيم شورش بر پا كى تھى اور اسلام كو خاتمہ كے دہانہ پر لاكھڑا كيا تھا ان كے سروں پر پيغمبررحمت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے لطف و عطوفت كا سايہ رہا آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے انہيں اجازت دى كہ سرزمين خيبر ميں اپنے گھروں ميں كام اور حسب سابق كھيتى باڑى ميں مشغول رہيں اس كے بدلے خيبر كى آمدنى كا آدھا حصّہ مسلمانوں كو ديں\_آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فتح كے وقت نيزے كى نوك پر اسلام مسلّط نہيں كيا بلكہ آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے ان كو مذہبى شعائر و رسوم كى ادائيگى كى آزادى مرحمت فرمائي\_(2)

مال غنيمت

فتح خيبر اور يہوديوںكو غير مسلح كرنے كے بعد كافى مقدار ميں ہتھيار ، جنگى سازو سامان ، يہوديوں كے زيورات سے مالامال خزانہ ، كھانے كے برتن ،كپڑے ، بہت سے چوپائے اور كھانے پينے كا بہت زيادہ سامان مال غنيمت كے طور پر لشكر اسلام كے ہاتھ آيا \_

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے حكم ديا كہ ايك شخص جانبازان اسلام كے در ميان اعلان كرے كہ '' ہر مسلمان پر لازم ہے كہ مال غنيمت كو بيت المال ميں لا كر جمع كردے \_چاہے وہ ايك سوئي اور دھاگہ ہى كيوں نہ ہو \_ اس لئے كہ خيانت ننگ و عار ہے اور قيامت ميں اس كى سزا آگ ہے\_(3)

 پھر عادلانہ تقسيم كے لئے تمام مال غنيمت ايك جگہ جمع ہوا اور آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے حكم ديا كہ اس ميں سے كچھ نقد كى صورت ميں لوگ تبديل كر لائيں \_

'' فروہ'' جو مال غنيمت بيچنے كے كام پر مامور كئے گئے تھے ، انہوں نے مال غنيمت ميں سے ايك دستار ،دھوپ سے بچنے كے لئے اپنے سر پر باندھ ركھى تھى ، فراغت كے بعد دستار اتارے بغيربے خبرى كے عالم ميں اپنے خيمہ ميں چلے گئے وہاں دستار كاخيال آيا تو فوراً خيمہ سے باہر نكلے اور دستار مال غنيمت كے ڈھير پر ركھ دى \_ جب رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو يہ خبر ملى تو آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا'' يہ آگ كى دستار تھى جو تم نے اپنے سر پر باندھ ركھى تھى \_(4)

مال غنيمت ميں خيانت كى سزا

سپاہيوں ميں سے '' كَركَرہ'' نامى ايك شخص رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا كے مركب كى نگہبانى پر مامور تھا واپسى كے دوران اسے ايك تير لگا اور وہ مارا گيا\_رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے لوگوں نے پوچھا كہ كيا ''كركرہ''شہيد ہے ؟ آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا '' مال غنيمت ميں سے عبا چرا نے كے جرم ميں اب آگ ميں جل رہا ہے''\_

اس موقع پر ايك شخص نے پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے كہا كہ '' ميں نے بغير اجازت كے ايك جوڑا جوتا مال غنيمت سے لے ليا ہے \_'' آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرما يا '' واپس كردو ورنہ قيامت كے دن آگ كى صورت ميں يہ تمہارے پيروں ميں ہوگا \_(5)

مال غنيمت كى تقسيم

خمس نكالنے كے بعد ، جانبازان اسلام كے در ميان مال غنيمت تقسيم ہوا، رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا نے

 ان عورتوں كو جنہوں نے لشكر اسلام كى مدد اور تيمار دارى كى تھى بيش قيمت گلوبند و غيرہ عطا فرمائے\_(6)

ايك شخص كو ايك خرابہ سے دو سو درہم ملے پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے خمس نكال ليا اور بقيہ در ہم اس كو ديدئے\_(7)

لشكر اسلام خيبر سے كوچ كرنے ہى والا تھا كہ مہاجرين حبشہ كے سرپرست جعفر ابن ابى طالب حبشہ سے واپس آگئے جب رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو مدينہ ميں نہيں پايا تو خيبر كى طرف چل پڑے \_ آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم جعفر(ع) كى واپسى پر بہت خوش ہوئے سات قدم ان كے استقبال كے لئے بڑھے اور فرمايا سمجھ ميں نہيں آتا كہ كس بات كے لئے زيادہ خوشى مناؤں ؟فتح خيبر كے لئے يا جعفر كى واپسى كے لئے؟''(8)

خيبر پر حملے كے نتائج

خيبر كا حملہ ، اسلام كے خلاف يہوديوں كى اقتصادى اور جنگى طاقت كى كمى كا باعث بنا\_ اس حملے كے دوسرے نتائج ميں سے ايك يہ ہے كہ ، يہوديوں كے اس گروہ كے ہتھيار ڈال دينے كى بدولت مشركين كى فوج ميں خوف و ہراس پھيل گيا اوراسلام كى تحريك مزيد پائيدار ہوگئي\_

خيبر ميں لشكر اسلام كى كاميابى كے اسباب

1\_ بہترين جنگى حربوں اور موثر حكمت عملى كا استعمال

2\_ پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اسلام كى دقيق اور حكيمانہ سپہ سالارى اور لشكر اسلام كا سپہ سالار كے حكم پر مكمل عمل كرنا\_

 3\_ جنگى حوالے سے مناسب جگہ پر پڑاؤ

4\_ خيبر كے كامل محاصرے تك لشكر اسلام كى مكمل پوشيدگى \_

5\_ دشمن كے حالات كى اطلاع او ر ہر قلعہ ميں لشكر كى تعداد و كيفيت كے بارے ميں مكمل معلومات \_

6\_ حضرت على (ع) كى بے امان جنگ '' ايسى جنگ كہ دشمن كے نقصانات ميں سے آدھا نقصان دست زبردست حيدر كرار كى توانائي كا نتيجہ تھا\_

فدَك

خيبر سے ايك منزل اور مدينہ سے 140 كيلوميٹر دور كچھ يہودى فدك نامى ايك قصبہ ميں رہتے تھے\_يہ لوگ خيبر كے يہوديوں كے انجام سے خوفزدہ تھے ا ور خدا نے ان كے دل ميں خوف و دہشت مزيد بڑھاديا \_ اس وجہ سے انہوں نے پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے نمائندہ كے جواب ميں ايك شخص كو معاہدہ صلح كے لئے رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے پاس بھيجا اور آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے معاہدہ كيا كہ آدھا فدك آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے حوالہ كريں گے اور اسميں كھيتى كرنے كے ساتھ ساتھ اس كى آمدنى بھى ان كے حوالہ كريں گے \_(9)

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فدك فاطمہ زہراء سلام اللہ عليھا كو عطا كرديا \_ فدك كى سالانہ آمدنى ، 24000درہم تھى جناب فاطمہ(ع) اس آمدنى كا بيشتر حصّہ بے سہارا لوگوں كى امداد اور اجتماعى مصالح ايسے امور خير ميں صرف كرتى تھيں \_(10)

غزوہ وادى القري( 7 ھ ق)

خيبر كى جنگ ختم ہونے كے بعد رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم مدينہ سے 350 كيلوميٹر دور وادى القرى كى

 طرف روانہ ہوئے جو يہوديوں كا ايك اہم مركز شمار كيا جاتا تھا \_ آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے اس كا محاصرہ كر ليا ، قلعہ چند دنوں تك لشكر اسلام كے محاصرے ميں رہا \_ انجام كار فتح و كامرانى كے بعد آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے زمينوں كو انہى كے قبضہ ميں رہنے ديا اوروہى معاہدہ جو خيبر كے يہوديوں سے ہوا تھا ان سے بھى طے پايا\_(11)

تَيمائ( 7 ھ ق)

مسعودى كى تحرير كے مطابق '' تيمائ'' (12) كے لوگ يہودى اور رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے دشمن تھے جب ان لوگوں نے وادى القرى كے فتح ہونے كى خبر سنى تو رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے صلح كرلى اور جزيہ دينے پر تيار ہوگئے (13)اس طرح سے جزيرة العرب سے يہوديوں كى طرف سے جنگى خطرہ بالكل ہى ختم ہوگيا\_

فتح خيبر كے بعد انجام پانے والے سرايا

خيبر كى فتح كے بعد رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اپنے ديرينہ دشمن كى طرف سے مطمئن ہوگئے اور مدينہ ميں وہ امن و سكون ہوا جو پہلے كبھى نہ تھا \_ماہ صفر سے لے كر ذيقعدہ تك چند مہينوں كى مدّت ميں آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے صرف چھ گروہ اطلاعات حاصل كرنے يا ان بكھرے دستوں اور جماعتوں كى تنبيہ و سزا كے لئے روانہ فرمائے جنہوںنے امن و امان ميں رخنہ ڈال ركھا تھا\_ ان سرايا كے علاوہ كوئي دوسرا جنگى حملہ وقوع پذير نہيں ہوا\_(14)

مكہ كى طرف ( عمرة القضائ)

يكم ذيقعدہ 7 ھ(بروز جمعرات بمطابق 3 فرورى سنہ 628ئ)

 صلح حديبيہ كے ايك سال بعد صلح نامہ كے مطابق مسلمان عمرہ بجالانے كے لئے تين روز تك مكہ ميں ٹھہر سكتے تھے \_رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم لشكر اسلام كے دو ہزار افراد كے ساتھ عمرہ كے لئے روانہ ہوئے پيغمبر اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے ہمراہ صلح حديبيہ اور بيعت رضوان ميں شامل تمام افراد موجود تھے سوائے خيبر ميں شہيد يا اس سے قبل وفات پا جانے والے مسلمانوں كے ، البتہ ك1چھ دوسرے لوگ بھى سفر ميں شريك ہوگئے تھے\_

معاہدے كے مطابق چونكہ مسلمان سوائے تلوار كے (جو مسافر كا اسلحہ سمجھا جاتا تھا)اپنے ساتھ زيادہ ہتھيار نہيں ركھ سكتے تھے\_ اس لئے رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے ممكنہ خطرے سے بچنے كے لئے لشكر اسلام كے ايك سردار كو دوسو جاں بازوں كے ہمراہ كافى اسلحہ كے ساتھ آگے بھيج ديا تا كہ وہ لو گ '' مرّ الظّہران'' پر مكہ سے 22 كيلوميٹر شمال ميںٹھہريں اور ايك درّہ ميں آمادہ رہيں \_

مسلمان ، مكہ كے قريب پہنچے ، رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ناقہ قصوى پر سوار اور عبداللہ ابن رواحہ مہار تھامے ہوئے فخر كے ساتھ رجز پڑھتے جاتے تھے\_

دو ہزار مسلمان خاص شان وشوكت كے ساتھ جبكہ ان كى آواز فرط شوق سے لرزرہى تھى '' لبيك اللّہم لبيك'' كى آواز بلند كرتے جارہے تھے\_ برسوں بعد ، كعبہ كى زيارت كى توفيق نصيب ہوئي تھي\_

قريش نے شہر مكہ خالى كرديا تھا اور پہاڑ كى بلنديوں سے مسلمانوں كى جمعيت كو ديكھنے ميں مشغول تھے\_ مسلمانوں كى صدائے لبيك كى پر شكوہ گونج نے ان كے دلوں پر وحشت طارى كردى تھى ، عمرہ ادا كرنے كے بعد احتياطى فوج كى جگہ دوسرے گروہ نے لے لى اور انہوں نے عمرہ كے فرائض انجام ديئے\_

 مكہ ميں تين روزہ قيام كى مہلت تمام ہوئي \_ قريش نے ايك شخص كو رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے پاس بھيجا اور مطالبہ كيا كہ جتنى ج ى ہو سكے مكّہ سے نكل جائيں\_

اس سفر ميں رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے مكّہ كے شمال ميں 12 كيلوميٹر كے فاصلہ پر مقام َسرف ميں جناب ميمونہ سے عقد فرمايا اور اس طرح قريش كے در ميان اپنى حيثيت اور زيادہ مضبوط كرلي\_(15)

عمرة القضاء كے بعد 7 ھ ميں چار دوسرے سرايا بھى پيش آئے\_

جنگ موتہ

يكم جمادى الاوّل 8 ھ بمطابق اگست،ستمبر 629ئ

عالمى استكبار سے پہلا مقابلہ

رسول اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے بادشاہ بُصْرى كے پاس ايك سفير بھيجا سفير رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم جب شام كى سرحد پر واقع سرزمين ''موتہ ''پر(17) پہنچے تو وہاں كے حاكم نے سفير كو قتل كر ديا \_(18) ربيع الاول كے مہينہ ميں پيغمبراسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى طرف سے 16 مبلغين مقام '' ذات اَطلاح'' كے سفر پر مامور كئے گئے وہ بھى اسى سرزمين كے لوگوں كے ہاتھوں قتل كرديئے گئے \_ ان ميں سے ايك آدمى زخمى ہوا اور لاشوں كے بيچ گر پڑا اور پھر كسى طرح فرار ہو كر مدينہ پہنچا\_(19)

يہ واقعات سبب بنے كہ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم موتہ كى طرف ايك لشكر روانہ فرمائيں\_

جہاد كا فرمان صادر ہوتے ہى تين ہزار مسلمان جمع ہوگئے رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے لشكر كے سپہ سالاروں كو مندرجہ ذيل ترتيب كے مطابق معين فر مايا\_

 جب تك زيد ابن حارثہ زندہ رہيں وہ تمہارے سپہ سالار ہوں گے اور اگر زيد شہيد ہوگئے تو پھر جعفر ابن ابى طالب (20) او ر ا گر وہ بھى شہيد ہو گئے تو عبداللہ ابن رواحہ اور اگروہ بھى شہيد ہوگئے تو مسلمان اپنے درميان سے خود ہى ايك سالار كا انتخاب كر ليں(21)

گريہ كيوں؟

لشكر كى روانگى كے وقت اہل مدينہ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے ہمراہ جانبازان اسلام كو رخصت كرنے كے لئے جمع ہوئے عبداللہ ابن رواحہ گھوڑے پر سوار تھے اور آگے اپنے بيٹے كو سوار كئے ہوئے تھے اور اسى حالت ميں شدّت كے ساتھ گريہ فرمارہے تھے \_ لوگوں نے سوچا كہ وہ بيوى اور بيٹے كى محبت اور ان سے جدائي كے غم ميں يا موت كے خوف سے رورہے ہيں عبداللہ ابن رواحہ جب لوگوں كے گمان كى طرف متوجہ ہوئے تو سر اٹھايا اور كہا '' اے لوگوں ، ميرا گريہ زندگى ، بيوي، بيٹے، گھربار اور خاندان كى محبّت ميں نہيں ، ميں شہادت سے نہيں ڈرتا اور نہ ہى اس وجہ سے رورہا ہوں بلكہ ميرے گريہ كا سبب قرآن كى مندرجہ ذيل آيت ہے \_

'' (و انْ منْكُمْ الاّ وَاردُهَا كَانَ عَلى رَبّكَ حَتْمَاً مَقْضيّاً ثُمَّ نُنَجيَ الَّذينَ اتَّقَوا وَ نَذَرُ الْظَالمينَ فيهَا جثيّاً)(22)

''تم ميں سے كوئي شخص باقى نہيں رہے گا جز اس كے كہ دوزخ ميں جائے اور يہ تمہارے پروردگا ر كا حتمى حكم ہے \_ دوزخ ميں داخل ہونے كے بعد ہم ان افراد كو جو خدا ترس اور

 باتقوا تھے، نجات ديں گے اور ستم گاروں كو چھوڑديںگے تا كہ وہ گھٹنوں كے بل آگ ميں گر پڑيں\_

مجھے اطمينان ہے كہ مجھے جہنّم ميں لے جايا جائے گا ليكن يہ كيسے پتہ چلے كہ نجات دى جائے گى \_(23)

پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے مسلمانوں كے ساتھ شہر كے دروازہ تك مجاہدين كو رخصت كيا اور فرمايا ''دفع اللہ عنكم و ردّكم سالمين غانمين'' يعنى خدا تمہارا دفاع كرے اور سلامتى اور غنيمت كے ساتھ واپس پلٹائے ليكن عبداللہ ابن رواحہ نے جواب ميں شعر پڑھا جس كا مطلب تھا\_ميں خداوند رحمان سے مغفرت طلب كرتا ہوں اور اس سے شمشير كى ايسى ضربت كا خواہاں ہوں جو ميرى زندگى كو ختم كردے\_(24)

خداحافظ كہتے وقت عبداللہ ابن رواحہ نے پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے نصيحت كرنے كى خواہش كى ، حضرت نے فرمايا '' جب تم ايسى سرزمين پر پہنچو جہاں اللہ كى عبادت كم ہوتى ہے تو اس جگہ زيادہ سجدے كرو''\_عبداللہ نے كہا كچھ اور نصيحت فرمائيں ، رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا '' خدا كو ياد كرو، خدا كى ياد مقصد تك پہنچنے ميںتمہارى مددگار ہے ''(25)\_رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے لشكر كے اميروں كو حكم ديا كہ '' خدا كے نام سے اس كى راہ ميں جنگ كرواور جو خدا كا انكار كرے اس سے لڑو \_ دھوكہ بازى نہ كرو، بچوں كو قتل نہ كرو، جب مشركين سے سامنا ہوتو تين چيزوں ميں سے ايك كى دعوت دو اور جب كسى ايك كو قبول كرليں تو ان سے دست بردار ہو جاؤ \_ پہلے اسلام كى دعوت دو اگر قبول كرليں تو ان سے جنگ نہ كرو\_ دوسرے ان سے مطالبہ كرو كہ اپنى زمين سے چلے جائيں اور ہجرت كريں اگر قبول كرتے ہيں تو ان كے لئے وہى حقوق ہيں جو دوسروں كے لئے ہيں ،اگران دونوں باتوں كے قبول كرنے سے انكار كريں

 تو جزيہ ادا كرنے كى دعوت دو اگر ان تمام باتوں سے سرتابى كريں تو خدا سے مدد مانگو اور ان سے جنگ كرو''(26)\_

غير مساوى طاقتوں كى جنگ

لشكر اسلام موتہ كى جانب روانہ ہوا\_ جنوب عمان ميں 212 كيلوميٹر دور مقام ''معان''پرخبر ملى كہ بادشاہ روم ہرَقُل ايك لاكھ سپاہيوں كو ''بلقائ'' كے علاقہ ميں سرزمين ''مآب'' تك بڑھا لا يا ہے\_ اور اس علاقہ كے ايك لاكھ عرب جنگجو روميوں كى مدد كے لئے لشكر روم سے آملے ہيں \_

يہ خبر اميران لشكر كے آپس ميں مشورہ كا سبب بنى \_ شروع ميں تو ان كا ارادہ تھا كہ اس واقعہ كى خبر پيغمبراسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو دى جائے اور ان سے معلوم كيا جائے كہ كيا كرنا چاہيئےكن عبداللہ ابن رواحہ نے شجاعانہ و حماسہ ساز تقرير كے ذريعے انہيںاس فكر سے بازر كھا\_ آپ نے لشكر كو خطاب كرتے ہوئے كہا '' اے لوگوں خدا كى قسم ، جو چيز تمہيں اس وقت ناپسند ہے اسى كو طلب كرنے كے لئے تم نكلے ہو يہ وہى شہادت ہے جس كے شوق ميں تم نے سفر كى زحمت برداشت كى ہے ، ہم نے كبھى بڑے گروہ ، كثير جماعت اور عظيم لشكر كے ذريعہ جنگ نہيں كى ،ہم ايمان كى طاقت سے لڑتے ہيں جس كى بدولت خدا نے ہميں بزرگى دى ہے ، اٹھو اور اپنے راستہ پر چل پڑو ہمارے سامنے (احَدُ الحسنين ) دوا چھے راستے ہيں ، فتح يا شہادت\_ (27)

عبد اللہ ابن رواحہ كى شعلہ بار تقرير كے بعد لشكر اسلام ٹڈى دل لشكر كى طرف چل پڑا \_ اور بلقاء كى سر حد پر روم كا دو لا كھ كا لشكر تين ہزار مجاہدين سے روبرو ہوا \_ لشكر اسلام كى بے

 امان جنگ شروع ہوئي اور اللہ والے جو شہادت كو بقاء كاراز سمجھتے تھے، شہادت كے استقبال كے لئے دوڑ پڑے\_

لشكر اسلام كے دلير سردار جعفر ابن ابى طالب(ع) كى شہادت

جنگ كے شور و غل ميں جعفر ابن ابى طاب نے پرچم ہاتھ ميں ليا اور مردانہ وار قلب لشكر پر حملہ كرديا اور ان كے نرغہ ميں گھر گئے آپ نے اپنے گھوڑے كو پيچھے چھوڑ ديا تا كہ وہ دشمن كے ہاتھ نہ آسكے اور پيادہ لڑتے رہے (28) جب آپ كا داہنا ہاتھ قلم ہوا تو پرچم كو بائيں ہاتھ ميں سنبھالا يہاں تك كہ آپ كا باياں ہاتھ بھى كٹ گيا اس كے بعد آپ نے پرچم كو سينے سے لگاليا \_ يہاں تك كہ شہادت كى سعادت سے مشرف ہوئے خدا نے ان كے كٹے ہوئے ہاتھوں كے بدلے دو پر عنايت كئے تا كہ وہ فرشتوں كے ساتھ جنّت ميں پرواز كريں اس لئے آپ(ع) '' جعفر طيار'' كے لقب سے ملقب ہوئے \_(29)

عبداللہ ابن رواحہ اور زيد ابن حارثہ كى شہادت

جناب جعفر كى شہادت كے بعد زيد ابن حارثہ نے پرچم اٹھايا اور لشكر كفر پر حملہ كرديا اور دليرانہ جنگ كے بعد درجہ شہادت پر فائز ہوئے \_ تيسرے سردار لشكر عبداللہ ابن رواحہ نے پرچم اٹھايا تھوڑى دير تك سوچتے رہے كہ جنگ جارى ركھى جائے يا نہيں ، آخر كار رجز پڑھتے ہوئے سپاہ دشمن پر حملہ آور ہوئے\_

اے نفس ، اگر تو ابھى قتل نہيں ہوگا تو بالآخر مرہى جائے گا\_كبوتر(فرشتہ) مرگ آن پہنچا ہے \_

 جو تيرى آرزو تھى اس كا وقت بھى آگيا ہے \_

اگر ان دونوں (جعفر اور زيد)كے راستے پر چلو گے تو نجات پاجاؤگے\_

يہ رجز پڑھ كر عبداللہ دليرانہ انداز ميں قلب لشكر پر حملہ آور ہوئے ان كى تلوار كافروں كے سروں پر موت كے شعلے بر سار ہى تھى \_ آخر كار عبداللہ بھى اپنے رب سے جا ملے اور انہيں اسى انداز ميں شہادت نصيب ہوئي جو انہوں نے خداوند عالم سے طلب كى تھى كہ ان كے جسم كو گلگوں بناديا جائے\_(30)

مجاہدين كى واپسي

عبد اللہ ابن رواحہ كى شہادت كے بعد سپاہيوں كى رائے اور پيش كش سے خالد ابن وليد (31) سردار لشكر بنے \_ خالد نے جنگ كو بے نتيجہ ديكھا اور رات تك تھوڑى بہت پراگندہ طور پر جنگ جارى ركھى ، رات كو جب دونوں لشكر جنگ سے رك گئے تو خالد نے لشكر گاہ كے پيچھے بہت سے سپاہيوں كو بھيجا تا كہ صبح كو خوب شور و غل مچاتے ہوئے لشكر سے آمليں \_ صبح شور و غل سنكر روميوںنے يقين كر ليا كہ مدينہ سے ايك عظيم امدادى لشكر آن پہنچا ہے \_ چونكہ رومى مسلمانوں كى تلوار كى طاقت اور ان كے جذبہ شہادت كوديكھ چكے تھے اس لئے جنگ ميں پس و پيش كرتے ہوئے حملہ كرنے سے باز رہے اور مسلمانوں كے حملہ كا انتظار كرتے رہے اور جب انہوں نے ديكھا كہ خالد كا حملہ كا كوئي ارادہ نہيں ہے تو عملى طور پر جنگ بندى ہو گئي \_ خالد نے عقب نشينى كے ذريعہ مسلمانوں كو دشمن كے دولا كھ جنگجوؤں كے چنگل سے بچاليا\_

اس جنگ كے نتيجہ ميں ايك طرف مسلمان روميوں كے جنگى حربوں اور طريقہ كار سے

 آگاہ ہوگئے اور دوسرى طرف شہادت كے شيدا لشكر اسلام كا رعب و دبدبہ روم كى مغرور فوج كے دلوں ميں بيٹھ گيا\_ لشكر مدينہ واپس آيا لوگ نہايت بر انگيختہ اور غيظ وغضب كے عالم ميں تھے اور سپاہى ملول و خاموش ، لوگ آگے بڑھے اور خاك اٹھا كر سپاہيوں كے چہروں پر ڈالنے اور شور كرنے لگے كہ '' اے فراريو تم لوگ خدا كے راستے سے فرار كرتے ہو؟ سپاہى اپنے گھروں ميں چلے گئے اور ملامت كے خوف سے ايك مدّت تك گھروں سے باہر نہ نكلے \_ يہاں تك كہ نماز جماعت ميں بھى نہيں آتے تھے \_ پيغمبراسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا'' يہ لوگ فرارى نہيں ہيں اور انشاء اللہ حملہ كرنے والے ہو جائيں گے''(32)\_

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم جعفر ابن ابيطالب(ع) كے سوگ ميں

مسلمانوں كى كيفيت اور خصوصاً جعفر كى موت سے رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم بے حد غمگين تھے \_ حضرت جعفر كے شہيد ہونے پر آپ نے صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم شدّت كے ساتھ گريہ كيا جعفر كے گھر والوں كو تسلّى دينے كے لئے ان كے گھر تشريف لے گئے اور فرمايا كہ '' ميرے بچے ، عون ومحمد اور عبداللہ كہاں ہيں ؟ جناب جعفر كى بيوى اسمائ، حضرت جعفر كے بيٹوں كو رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى خدمت ميں لائيں ،آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے شہيد كے بچوںكو پيار كيا ، گلے لگايا تو آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى آنكھوں سے آنسو نكل كرڈاڑھى پر بہنے لگے \_حضرت جعفر كى بيوى نے پوچھا \_ '' اے اللہ كے رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ميرے ماں باپ آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم پر فدا ہوں ، آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ميرے بچوّںكو اس طرح پيار كررہے ہيں جيسے كسى يتيم كو پيار كياجاتا ہے گويا ان كے باپ اس دنيا ميں نہيں رہے ؟''رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا نے فرمايا ، ہاں وہ قتل كرديئےئے ، پھر فرمايا، اے اسماء ايسا نہ ہو كہ تم اپنى زبان سے كوئي ناروا بات نكالو اور سينہ كو بى كرو ميں تمہيں خوشخبرى سناتا ہوں ، خدا نے جعفر كو دو ، ''پَر'' عطا كئے ہيں جن سے وہ بہشت ميں پرواز كرتے ہيں \_(33)

 جنگ ذات السّلاسل

جمادى الثانى 8 ھ ق ستمبر ،اكتوبر 629 ئ

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو اطلاع ملى كہ قبلائل بَليّ اور قضاعة كے كچھ لوگ جمع ہو كر مدينہ پر حملہ كرنے كى فكر ميں ہيں \_

پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے حكم سے لشكر تيار ہوا اور اس كى سپہ سالارى عمروبن عاص كے سپرد ہوئي \_ اسكى وجہ يہ تھى كہ عمرو كى بڑى ماں (دادى يا ناني) قبيلہ بليّ سے تھى رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے چاہا كہ عمرو بن عاص كو سپہ سالارى ديكر اس گروہ كے دلوں كو اسلام كى طرف مائل كيا جائے \_ عمروبن عاص اور اس كا لشكر دن ميں كمين گاہ ميں چھپے رہتے اور راتو ں كو سفر كرتے جس وقت دشمن كے قريب پہنچے تو پتہ چلا كہ دشمن كى تعداد زياد ہے \_ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے ابو عبيدہ جراح كو دو سو فراد كے ايك دستہ كے ساتھ مدد كے لئے بھيجا عمروبن عاص كے لشكر نے ابو عبيدہ كے امدادى لشكر كے ساتھ قبائل بليّ ، عذرہ اور بَلْقين كے تمام رہائشےى علاقہ كا دورہ كيا ليكن دشمن پہلے ہى خبر پا كر علاقہ سے بھاگ چكے تھے \_

صرف آخرى مقام پر لشكر اسلام اور لشكر كفر كے در ميان ايك گھنٹہ تك ٹكراؤہوا جس ميں ايك مسلمان زخمى اور دشمن شكست كھا كر فرا كر گئے \_(34)(35)

 سوالات

1\_خيبر ميں لشكر كى كاميابى كے اسباب كيا تھے؟

2\_مال غنيمت ميں خيانت كے سلسلہ ميں ايك واقعہ بيان كيجئے\_

3\_ فدك كاواقعہ كيا ہے؟

4\_ عمرة القضاء كس مہينہ ميں تھا؟

5\_ روم كى بڑى طاقت سے رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے سپاہيوں نے كيوں جنگ كى ؟

6\_ روانگى كے وقت عبد اللہ ابن رواحہ كيوں رورہے تھے؟

7\_ جعفر ابن ابيطالب'' جعفر طياّر'' كے نام سے كيوں مشہور ہوئے؟

 حوالہ جات

1\_ مغازى واقدى ج 2 ص 673

2\_ مغازى واقدى ج 2 ص 671 و سيرت ابن ہشام ج 3 ص 351 \_352

3\_ مغازى واقدى ج 2 ص 680

4\_ مغازى واقدى ج 2 ص 681

5\_ مغازى واقدى ج 2 ص 681

6\_ سيرت ابن ہشام ج 3 ص 356 \_357

7\_مغازى واقدى ج 2 ص 682

8\_ مغازى واقدى ج 2 ص 683\_زاد المعاد ج 3 ص 333 \_سنن ابى داود (2745 ) صحيح بخارى ج 7 ص 371

9\_مغازى واقدى ج 2 ص 706\_

10\_پوہشى عميق از زندگانى على (ع) ص 261 \_266

11\_تاريخ طبرى ج 3 ص 17 \_16 سے تلخيص \_ محمد رسول اللہ صلى اللہ عليہ و آلہ و سلم ص284\_فتوح البلدان ص 47

12\_ تيماء ، مدينہ سے آٹھ منزل پر مدينہ اور شام كے راستہ ميں ايك مقام ہے \_

13\_التنبيہ والاشراف ص 224

14\_تاريخ پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم مصنفہ ڈاكٹر آيتى كے مطابق ص 486 \_483\_

15\_مغازى واقدى ج 2 ص 740 \_ 731 يہاں خلاصہ ذكر كيا گيا ہے\_

16\_سيرت ابن ہشام ج 4 ص 15\_

17\_ يہ سرزمين ا ب شہداء موتہ كى آرام گاہ ہے اور سرزمين اردن ہاشمى ميں واقع ہے\_

18\_ مغازى واقدى ج 2 ص 755 \_ بحارالانوار ج 21\_58

19\_ طبقات كبرى ج 2 ص 128\_مغازى ج 2 ص 782

20\_ اگر چہ اہل سنت كى بہت سى تاريخوں ميں يہ بات مرقوم ہے كہ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے لشكر كا پہلا اميرزيد بن حارث كو معيّن فر ما يا اور زيد كے قتل ہوجانے كى صورت ميں جعفر بن ابى طالب اور ان كے بعد عبداللہ بن رواحہ ليكن كعب بن مالك كے شہداء موتہ كے بارے ميں مرثيہ سے ثابت ہوتا ہے كہ جعفر لشكر كے پہلے امير تھے\_ كعب كہتے ہيں كہ '' اذ يہتدون بجعفر ولوائة قدّام اوّلہم فنعم الاوّل'' سيرت ابن ہشام ج 4 ص 28\_

21\_ مغازى واقدى ج 2 ص 758 \_ بحار الانوار ج 21 ص 55 \_

22\_ سورہ مريم آيت 71\_72\_

23\_ سيرت ابن ہشام ج 4 ص 15 \_ اور تاريخ طبرى ج 3 ص 37

24\_'' ولكننّى ا سا ل الرّحمن مغفرة وضَربةً ذا ت فرع: تقذف الزّبداً '' سيرت ابن ہشام ج 4 ص 15\_

25\_ مغازى واقدى ج 2 ص 758\_

26\_ مغازى واقدى ج 2 ص 757بحارالانوار ج 21 ص 21\_

27\_ سيرت ابن ہشام ج 4 ص 17 \_ تاريخ طبرى ج 3 ص 38\_

28\_ بحارالانوار ج 21 ص 54\_

29\_ بحارالانوار ج 21 ص 62 \_ سيرت ابن ہشام ج 4 ص 20\_

30\_ سيرت ابن ہشام ج 4 ص 21 \_

31\_ خالد ابن وليد اور عمرو ابن عاص دونوں آپس ميں دوست اور اسلام كے سخت ترين دشمن تھے مسلمانوں كى پے در پے فتوحات او رعمرة القضاء كے موقع پر ان كى شا ن و شوكت و عظمت ديكھنے كے بعد ان لوگوں نے يہ سمجھ ليا كہ اسلام كى كاميابى اور فتح يقينى ہے \_ اس وجہ سے ان دونوں نے يہ الگ الگ طے كيا كہ مسلمان ہوجائيں \_ لہذا دونوں ايك دوسرے سے الگ اور بے خبر مدينہ كى طرف چلے اور راستہ ميں اچانك ايك دوسرے سے مل گئے اور پھر مدينہ ميں رسول خدا كى خدمت ميں شرفياب ہوئے اور اسلام قبول كيا \_(مغازى واقدى ج 2 ص 741 \_750ملاحظہ ہو)\_

32\_ مغازى واقدى ج 2 ص 765\_

 33\_ مغازى واقدى ج 2 ص 767 \_بحارلاانوارج 21 \_ ص 56\_57

34\_ مغاز ى واقدى ج 2 ص 769 سے 772 \_ تاريخ طبرى ج 3 ص 33\_32 سے خلاصہ بيان كيا گيا ہے\_

35\_ شيعہ منابع ميں يہ واقعہ يوں درج ہے كہ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے صحابہ ميں سے تين افراد ابو بكر ، عمر اور عمر و بن عاص ، كو اس سريہ كا امير مقرر فرمايا \_ ليكن وہ لوگ جنگى كاميابى حاصل نہ كر سكے اس لئے آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے چوتھى بار حضرت على (ع) كو امير بنا كر لشكر كے ساتھ روانہ فرمايا اور آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے علي(ع) اور سپاہيوں كو مسجد احزاب تك رخصت كيا \_حضرت علي(ع) صبح سويرے دشمن پر حملہ آور ہوئے ، دشمن ايك گروہ كثير كے ساتھ حملہ روكنے كے لئے آگئے ليكن حضرت على (ع) كى بے امان جنگ و پيكار نے دشمن كے دفاعى حملہ كو ناكام بنا ديا اور دشمن كو شكست دينے كے بعد على (ع) كامياب و سرفراز ہو كر مال غنيمت اور اسيران جنگ كے ساتھ رسول اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى خدمت ميں پلٹے پروردگارقہار سورہ والعاديات ميں اس واقعہ كى طرف اشارہ كرتا ہے\_

(بسم الله الرحمن الرحيم\_والعاديات ضَبْحاً\_ فالموريات قدحا\_ً فالمغيرات صبحاً\_ فاثرن به نقعا\_ً فوسطن به جمعا\_ً )

قسم ہے ان گھوڑوں كى جو نتھنوں كو پُھلاتے پتّھر پرٹاپ مار كر چنگارياں نكالتے ہيں پھر صبح دم حملے كرتے ہيں \_ (كفار كے ديار ميں وہ) گردو غبار بلند كرتے اور دشمن كے دل ميں گھس جاتے ہيں \_

تفضيلات كےلئے ارشاد شيخ مفيد ص 86 \_90 مجمع البيان ج 10 ص 528\_ بحارالانوار ج 21 ص 76 \_ 77 مناقب ابن شہر آشوب ج 3 ص140\_142كى طرف رجوع كريں

 دسواں سبق

فتح مكہ(1)

قريش كى عہد شكني

تجديد معاہدہ كى كوشش

لشكر اسلام كى تياري

راستوں كوكنٹرول كرنے كيلئے چيك پوسٹ

ايك جاسوس كى گرفتاري

مكہ كى جانب

دشمن كو ڈرانے كيلئے عظيم جنگى مشق

مشركين كا پيشوا مومنين كے حصار ميں

مكہ ميں نفسياتى جنگ

شہر كا محاصرہ

ايك فوجى دستہ كے ساتھ مشركين كى جھڑپ

سوالات

 فتح مكہ

قريش كى عہد شكني

روانگى كى تاريخ: 10 رمضان المبارك 8 ھ(1) بمطابق 6جنورى 629 ئ

فتح كى تاريخ : 19 رمضان المبارك 8 ھ بمطابق 13 جنورى 629

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اس فكر ميں تھے كہ مكّہ ، يہ خانہ توحيد جو مشركين كے گھيرے ميں ہے اس كو آزاد كراديں ،ليكن اس راستے ميں صلح حديبيہ ركاوٹ تھي\_آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نہيں چاہتے تھے كہ اس معاہدے كو توڑكرمكہ فتح كريں كہ جس كى رعايت كا انہوں نے خود كو پابند بنايا تھا\_ ليكن جب كسى امّت كا وقت قريب آتا ہے اورمہلت كى مدّت ختم ہوجاتى ہے تو الہى قانون كے مطابق ايسے حالات پيدا ہوجاتے ہيں كہ ايك قوم يا گروہ كا خاتمہ ہوجائے اور ان كے مد مقابل كے لئے كاميابى كا راستہ كھل جائے\_

موتہ كى جنگ اس بات كا سبب بنى كہ قريش مسلمانوں كو كمزور سمجھنے لگے اور صلح حديبيہ كا معاہدہ توڑنے كى سوچنے لگے لہذا جب روميوں كے مقابلہ ميں مسلمانوں كى شكست كى خبر مكہ پہنچى تو قريش نے اس كو لشكر اسلام كى كمزورى پرحمل كيا اور مسلمانوں كے ہم پيمان اور ہمدرد قبيلوں كو آنكھيں دكھانے لگے\_

 صلح حديبيہ كے معاہدہ كے مطابق كوئي بھى قبلہ دونوں گروہوں يعنى قريش يا مسلمانوں كے ساتھ معاہدہ كر سكتا تھا \_ خزاعہ نے حضرت محمد صلى اللہ عليہ و آلہ و سلم سے اور بنى بكر نے قريش سے معاہدہ كيا 8 ھ ميں خزاعہ اور بنى بكر كے در ميان جھگڑا ہوا قريش نے اس حملہ ميں خزاعہ كے خلاف بنى بكر كى خفيہ طريقہ سے مدد كى ، چہرہ پر نقاب ڈال كر ان كے ساتھ مل كر حملہ كيا \_

اس حادثہ ميں قبيلہ خزاعہ كے كچھ لوگ مظلومانہ طريقہ سے قتل كرديئے گئے اور اس طرح صلح حديبيہ كا عہد و پيمان ٹوٹ گيا \_ كيونكہ قريش رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے حليف قبيلہ كے خلاف جنگ ميں كود پڑے تھے\_(2)

تجديد معاہدہ كى كوشش

ابو سفيا ن بھانپ گيا كہ يہ گستاخى جواب كے بغير نہيں رہے گى درحقيقت قريش نے لشكر اسلام كے لئے خود ہى حملہ كا موقعہ فراہم كرديا تھا لہذا وہ لوگ فوراً ہى مدينہ پہنچے كہ شايد معاہدہ كى تجديد ہو جائے\_

ابوسفيان مدينہ ميں اپنى بيٹى ، رسو ل خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ا كى زوجہ '' اُمّ حبيبہ'' كے گھر پہنچا چونكہ باپ اور بيٹى نے كئي سال سے ايك دوسرے كو نہيں ديكھا تھا \_ اس لئے باپ كا خيا ل تھا كہ بيٹى بڑے اچھے انداز سے استقبال اور پذيرائي كرے گى اور اس طرح وہ اپنے مقصد كو عملى جامہ پہننانے ميں كامياب ہو جائے گا \_ ليكن جب رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا كے گھر ميں وارد ہوا اور چاہا كہ بستر پر بيٹھ جائے تو بيٹى نے بے اعتنائي كے ساتھ بستر كو لپيٹ ديا \_ ابو سفيان نے تعجب سے پوچھا كہ '' تم نے اس كو لپيٹ كيوں ديا \_؟ '' بيٹى نے جواب ديا كہ '' آپ مشرك اور نجس ہيں ،

 ميں نے يہ مناسب نہيں سمجھا كہ آپ ،رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى جگہ بيٹھيں\_

ابو سفيا ن نے صلح نامہ كى مدّت بڑھانے كےلئے رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا سے رجوع كيا آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے كوئي جواب نہيں ديااور صرف خاموش رہے\_ ابوسفيان نے بزرگوں ميں سے ہر ايك سے وساطت كےلئے رابطہ قائم كيا مگر نفى ميں جواب ملا \_حضرت على (ع) كى راہنمائي ميں ابوسفيان مسجد كى طرف آيا اور يك طرفہ صلح نامہ كى مدّت ميں اضافہ كا اعلان كيا پھر غصّے اور مايوسى كے عالم ميں بغير كسى نتيجہ كے مكّہ واپس پلٹ گيا \_(3)

ستم رسيدہ قبيلہ '' خزاعہ'' كے افراد نے اپنى صدائے مظلوميت پيغمبراسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے كانوں تك پہنچانے كے لئے عمروابن سالم كو رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى خدمت ميں بھيجا وہ مدينہ ميں وارد ہوا اور سيدھا مسجد كى طرف گيا اور لوگوں كے در ميان كھڑے ہو كر مخصوص انداز سے ايسے دردناك اشعار پڑھے جو قبيلہ خزاعہ كے استغاثہ اور مظلوميت كى حكايت كررہے تھے اس نے پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو ''خزاعہ'' كيساتھ كئے جانے والے معاہدے كى قسم دلائي اور فريادرسى كا طلب گار ہوا اس نے كچھ اشعار پڑھے جن كا مطلب يہ تھا \_

اے رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم آدھى رات كو ہم جب وَتيْرَہ(4) كے كنارے تھے اور ہم ميں سے كچھ لوگ ركوع و سجود كى حالت ميں تھے تو مشركين نے ہم پر حملہ كيا ،جبكہ ہم مسلمان تھے ، انہوں نے ہمارا قتل عام كيا (5)\_

عمرو كے جاں گداز اشعار سے رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا كا مہر و محبت سے لبريز دل درد سے تڑپ اٹھا\_ لہذا آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا'' اے عمرو ہم تمہارى مدد كريں گے'' (6)

 لشكر اسلام كى تياري

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے روانگى كا مقصد بتائے بغير لشكر اسلام كو تيار ہونے كا حكم ديا اور قريبى قبائل اور مدينہ والوں نے لشكر ميںشركت كى \_مجموعى طورپر دس ہزار جانبازوں نے خود كو روانگى كے لئے تيار كر ليا ،كسى كو خبر نہيں تھى كہ اس تيارى كا مقصد كيا ہے ؟ اور لشكر كا آخرى ہدف كہاں جا كر تمام ہوگا ؟ اس لئے كہ كچھ لوگوں كا يہ خيا ل تھا كہ حديبيہ كا معاہدہ ابھى تك باقى ہے\_

راستوںكو كنٹرول كرنے كيلئے چيك پوسٹ

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم دشمن كو غافل ركھنے كے لئے نہايت خفيہ طريقہ سے قدم اُٹھار ہے تھے اور بہت باريك بينى سے كام لے رہے تھے اس كام كے لئے ان كے حكم سے مدينہ كے تمام راستوں پر پہرے بيٹھاديئےئے تھے اور مشكوك افراد كى رفت و آمد پر كٹرى نگاہ ركھى جارہى تھى كہ كہيں ايسا نہ ہو كہ قريش كے جاسوس لشكر اسلام كى روانگى سے آگاہ ہوجائيں\_آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے دعا كى ،خدايا آنكھوں اور خبروں كو قريش سے پوشيدہ كردے تا كہ ہم اچانك ان كے سروں پر پہنچ جائيں\_(7)

ايك جاسوس كى گرفتاري

سخت حفاظتى تدابير كے با وجود ، حاطب ابن ابى بلتعہ نامى ايك مسلمان نے اس لالچ ميں آكر كہ اگر اس نے قريش كى كچھ خدمت كردى تو اس كے وابستگان ،مكہ ميں گزند سے محفوظ رہيں گے اور يہ سمجھ كر كہ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم شايد مكہ كاہى قصد ركھتے ہوں ، ايك خط قريش كو لكھا تا كہ ان كو خبر كردے اور يہ خط سارہ نامى ايك عورت كے حوالے كيا جو پہلے گا نے

 بجانے والى عورت تھى اوراسے كچھ پيسے بھى ديئےا كہ وہ غير معروف راستہ سے مدينہ سے مكہ جائے اور يہ خط قريش كے سر كردہ افردا تك پہنچا دے \_

جبرئيل امين (ع) نے آكر پيغمبراسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو يہ خبر پہنچا دى اور رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے بلا تاخير على ابن ابى طالب(ع) كو زبير كے ساتھ اس عورت كو گرفتار كرنے كے لئے روانہ كيا\_ يہ لوگ نہايت تيزى كے ساتھ مكہ كى طرف چلے اور راستہ ميں مقام خُلَيْقَہ ميں اس عورت كو گرفتار كركے اس كے سامان كى تلاشى لى ليكن كوئي خط نہيں ملا ، سارہ نے بھى كسى خط يا كسى خبر كے اپنے ساتھ ركھنے كا شدّت سے انكار كيا \_ ليكن على (ع) نے بہ آواز بلند كہا كہ '' خدا كى قسم پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كبھى بھى غلط بات نہيں كہتے لہذا جتنى جلد ى ہو سكے خط نكال دے ورنہ ميں تجھ سے خط نكلوالوں گا '' عورت نے جب دھمكى كو يقينى سمجھا توكہنے لگى '' آپ لوگ ذرا دور ہٹ جائيں ميں خط دے رہى ہوں اس وقت اس نے اپنے جوڑے (سر كے بندھے ہوے بالوں ) ميں سے ايك خط نكالا اور على (ع) كے حوالہ كرديا\_

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے خط لكھنے والے كو طلب كيا اور بازپرس كى اس نے خدا كى قسم كھائي اور كہا كہ اس كے ايمان ميں كسى طرح كى تبديلى نہيں ہوئي ہے ليكن چونكہ ميرے بيوى بچّے مشركين قريش كے ہاتھوں ميں اسير ہيں اس لئے ميں نے چاہا كہ اس خبر كے ذريعہ ميرے گھر والوں كى تكليف ميں كچھ كمى ہو جائے (8)\_

اس غرض سے كہ ايسا واقعہ پھر نہ دہرا يا جائےچند آيتيں نازل ہوئيں ايك آيت ميں ارشاد ہوتا ہے \_'' اے ايمان والو ميرے دشمن اور اپنے دشمن كو دوست نہ بناؤ اور ان كے ساتھ محبت اور دوستى كى پينگيں نہ بڑھاؤ''(9)

پيغمبراسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے اس كى جاہلانہ خطا كو معاف كرديا اور اس كى توبہ قبول كرلي\_

 مكّہ كى جانب

كہاں جانا ہے اور كس مقصد سے جاناہے يہ تو معلوم نہ تھا اس كے علاوہ حكم صادر ہونے كے وقت تك يہ بھى معلوم نہ تھا كہ كس وقت جانا ہے \_ رمضان المبارك كى دسويں تاريخ 8 ھ ق كو روانگى كا حكم صادر ہوا\_

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے مدينہ كے باہر لشكر اسلام كا معائنہ كيا پھر روانگى كا حكم ديا اور مدينہ سے تھوڑے سے فاصلہ پر(حد ترخّص سے نكلنے كے بعد) پانى مانگ كر روزہ افطار كيا اور سب كو حكم ديا كہ روزہ افطار كرليں \_ بہت سے لوگوں نے افطار كر ليا ليكن ايك گروہ نے يہ سوچا كہ اگر روزہ كى حالت ميں جہاد كريں تو اس كا زيادہ اجر ملے گا \_ رسول اللہ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اس گروہ كى حكم عدولى سے ناراض ہوئے اور فرمايا كہ يہ لوگ گنہگار اور سركش ہيں \_(10)

لشكر اسلام بغير كسى توقف كے تيزى سے بڑھتا رہا \_ دس ہزار جانبازوں نے مدينہ سے مكہ كا راستہ ايك ہفتہ ميں طے كيا اور رات كے وقت مكہ سے 22 كيلوميٹر شمال كى جانب '' مرّ الظہران'' پہنچ كر خيمہ زن ہو گيا\_(11)

دشمن كو ڈرانے كيلئے عظيم جنگى مشق

پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے مرّ الظہران ميں حكم ديا كہ دس ہزار كا لشكر پورے ميدان ميں بكھر جائے او ر ہر آدمى آگ جلائے تا كہ لشكر اسلام كى عظمت نماياں ہو اور مشركين قريش كے دل ميں زيادہ سے زيادہ خوف پيدا ہو اور وہ سمجھ ليں كہ اب اس عظيم لشكر سے مقابلہ كى طاقت ان ميں نہيںہے اور ہر طرح كے مقابلہ سے نا اميد ہو جائيں ، تا كہ مكہ بغير كسى خونريزى كے فتح ہو جائے اور حرمت خانہ خدا محفوظ رہ جائے\_

 رات كے اندھيرے ميں آگ كے شعلے لپك رہے تھے\_ صحرا آگ كا ايك وسيع و عريض خرمن نظرآرہا تھا \_ لشكر اسلام كے ہمہمہ كى آواز دشت ميں گونج رہى تھي\_

ابوسفيان ، حكيم بن حزام اور بديل بن ورقائ، ديكھنے اور پتہ لگانے كے لئے مكّہ سے باہر نكلے (12)\_دوسرى جانب عباس ابن عبدالمطلب نے جو مقام حجفہ سے پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے ہمركاب تھے\_ دل ميں سوچا كہ كيا ہى بہتر ہو اگر طرفين كے فائدہ كے لئے كام كيا جائے تا كہ خونريزى نہ ہو \_ لہذا سفيد خچّر پر سوار ہو كر مكّہ كى طرف چلے كہ شايد كسى كے ذريعہ لشكر اسلام كے حملہ اور محاصرہ كى خبر قريش كے سر بر آوردہ افراد كے كانوں تك پہنچا سكيں اور ان كو دلاور ان اسلام كى عظيم طاقت اور بے پناہ جرا ت و ہمت سے آگاہ كركے ہر طرح كے مقابلہ كى بات سوچنے سے باز ركھيں\_

جناب عباس نے رات كى تاريكى ميں ابوسفيان كى آواز سنى وہ كہہ رہا تھا '' ميں نے ابھى تك اتنى زيادہ آگ اور اتنا باعظمت لشكر نہيں ديكھے''\_

ابوسفيان كا ساتھى كہہ رہا تھا ''يہ قبيلہ خزاعہ والے ہيں جو جنگ كے لئے جمع ہوئے ہيں ''

ابوسفيان نے كہا كہ '' ايسى آگ روشن كرنا اور اس طرح لشكر تشكيل دينا خزاعہ كے بس كى بات نہيں''\_

عباس نے ان كى بات كاٹى اور كہا كہ ابوسفيان

ابوسفيان نے عباس كى آواز پہچان لى اور فوراً كہا '' عباس تم ہو'' كيا كہہ رہے ہو \_ عباس نے جواب ديا '' خدا كى قسم يہ آتش رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے لشكر نے روشن كى ہے وہ ايك طاقتور اور نہ ہارنے والا لشكر لے كر قريش كى طرف آئے ہيں اور قريش ميں ان سے مقابلہ كرنے كى ہرگز طاقت نہيں ہے \_

 عباس كى باتوں سے ابوسفيان كے دل ميں اور زيادہ خوف پيدا ہوا، خوف كى شدّت سے كا نپتے ہوئے اس نے كہا '' عباس ميرے ماں باپ تم پر فدا ہوں بتاؤ ميں كيا كروں؟ عباس نے جب ديكھا كہ ان كى بات مؤثر ثابت ہوئي تو فرمايا '' اب صرف چارہ يہ ہے كہ تم ميرے ساتھ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى ملاقات كےلئے آؤ اور ان سے امان طلب كرو ورنہ سارے قريش كى جان خطرہ ميں ہے '' \_

اس كے بعد آپ نے اس كو اپنى سوارى پر سوار كيا اور لشكرگاہ اسلام كى طرف لے چلے''(13)

مشركين كا پيشوا ، مومنين كے حصار ميں

عباس نے ابوسفيان كو سپاہ اسلام كى عظيم لشكر گاہ سے گزارا، سپاہيوں نے عباس اور پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى مخصوص سوارى كو ، جس پر عباس سوار تھے، پہچانا اور ان كے گزر نے سے مانع نہيںہوئے بلكہ ان كے لئے راستہ چھوڑ ديا راستے ميں عمر كى نظر ابوسفيان پر پڑى تو انہوں نے چاہا كہ اسى جگہ اس كو قتل كرديں ليكن چونكہ عباس نے اسے امان دى تھى اس لئے وہ اپنے ارادہ سے باز رہے يہاں تك كہ عباس اور ابوسفيان رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے خيمہ كے پاس پہنچ كر سوارى سے اترے\_ عباس اجازت لينے كے بعد پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے خيمہ ميں آئے \_ پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے سامنے عباس اور عمر ميں كچھ لفظى جھڑپ ہوئي ، عمر يہ اصرار كررہے تھے كہ ابوسفيان دشمن خدا ہے اور اس كو اسى وقت قتل ہو نا چاہئے ليكن عباس كہہ رہے تھے كہ ميں نے اسے امان دى ہے \_ پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے حكم ديا كہ ابوسفيان كو ايك خيمہ ميں ركھا جائے اور صبح كو آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے پاس لايا جائے \_ صبح سويرے عباس ، ابوسفيان كو پيغمبراسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے حضور ميں لائے \_ جب

 آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى نظر ابوسفيان پرپڑى تو آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا'' كيا ابھى وہ وقت نہيں آيا ہے كہ تو يہ سمجھے كہ خدا ئے يكتا كے سوا اور كوئي خدا نہيں ہے ؟ ''ابوسفيان نے جواب ديا ميرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں ، آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كتنے بردبار ، كريم اور وابستگان كے اوپر مہربان ہيں،\_ ميں نے اب سمجھ ليا كہ اگر خدائے واحد كے علاوہ كوئي اورخدا ہوتا تو ہمارى مدد كرتا \_

جب اس نے خدا كے يگانہ ہونے كا اعتراف كر ليا تو آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا كہ '' كيا ابھى وہ وقت نہيں آيا ہے كہ تم جانو كہ ميں خدا كا پيغمبر ہوں''\_

ابوسفيان نے كہا مجھے آپ كى رسالت ميں تردد ہے '' عباس تردد سے ناراض ہوئے اور اس سے كہا '' اگر تم اسلام قبول نہيں كروگے توتمہارى جان خطرہ ميں ہے'' \_ابوسفيان نے خدا كى يگانگى اور پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى رسالت كى گواہى دى \_(14) اور بظاہر مسلمانوں كى صف ميں داخل ہوگيا \_اگر چہ كبھى بھى حقيقى مومن نہيں ہوا \_

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم جانتے تھے كہ ابوسفيان كو ابھى رہا كرنے كا وقت نہيں ہے \_ ہوسكتا ہے كہ وہ مكّہ جا كر كوئي سازش كرے اس لئے مناسب ہے كہ وہ اسلام كى طاقت كا بخوبى مشاہدہ كرلے اور فتح مكّہ كے سلسلے ميں سپاہ اسلام كے ارادہ كو مكمل طور پر محسوس كرلے اور اس خبر كو تمام مشركين قريش تك پہنچادے تا كہ تمام سر كردہ افراد مقابلہ كا خيال اپنے دل سے نكال ديں اس وجہ سے ابوسفيان كو ايك درّہ ميں كھڑا كيا گيا ، سپاہ اسلام اسلحہ ميں غرق منظم دستوں كى صورت ميں اس كے سامنے سے گزرنے لگى ، جنگى مشق كے دوران مجاہدين اسلام كى تكبير كى آواز كوہ و دشت مكہ ميں گونج اٹھتى اور مجاہدين كے دل وفور شوق سے لبريز ہو جاتے تھے\_

لشكر اسلام كے مسلح دستوں كى عظمت نے ابوسفيان كو اتنا ہر اساں كرديا كہ اس نے بے

 اختيار عباس كى طرف مخاطب ہو كر كہا '' كوئي بھى طاقت ان لشكروں كا مقابلہ نہيں كر سكتى سچ مچ تمہارے بھتيجے نے بڑى زبردست سلطنت حاصل كرلى ہے ''\_

عباس نے غصّہ ميں كہا '' يہ سلطنت نہيں بلكہ خداوند عالم كى طرف سے نبوت و رسالت ہے \_(15)

عباس نے پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے كہا '' اے اللہ كے رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ، ابوسفيان جاہ پرست آدمى ہے اس كو كوئي مقام عطا فرمائيں''\_

رسول خد ا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا كہ '' ابوسفيان لوگوں كو اطمينان دلا سكتا ہے كہ جو كوئي اس كى پناہ ميں آجائے گا امان پائے گا \_ جو شخص اپنا ہتھيار زمين پر ركھ كر اس كے گھر ميں چلا جائے اور دروازہ بند كرلے يامسجد الحرام ميں پناہ لے لے وہ سپاہ اسلام سے محفوظ رہے گا\_(16)

مكہ ميں نفسياتى جنگ

ابوسفيان مكمل طور پر حواس باختہ اور لشكر اسلام كى جنگى طاقت سے ہراساں تھا رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے مصلحت اسى ميںسمجھى كہ اس كو رہا كرديں \_ تا كہ وہ اپنى قوم ميں جا كران كے حوصلوں كو متزلزل كرے يہ وہى مقصد تھا جو پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم چاہتے تھے \_

ابوسفيان نے اس كام كو بخوبى انجام ديا \_ اس نے مكہ ميں نفسياتى دباؤ بڑھا كر قريشيوں كو ہراساں كرنے اور بغير خونريزى كے ہتھيا ر ڈال دينے ميں بڑا اہم كردار ادا كيا \_ (17)

شہر كا محاصرہ

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے سپاہيوں كو چار دستوں ميں تقسيم فرمايا اور ہر دستہ كو ايك سمت سے شہر كے اندر روانہ كيا \_ اور فوج كے كمانڈروں كو حكم ديا كہ جو تم سے لڑے (صرف اسى سے لڑنا)اس

 كے علاوہ كسى سے جنگ نہ كرنا \_ چنانچہ آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے صرف چند مفسدين كو جن كى خيانت كى سزا موت سے كم نہ تھى مستثنى ركھا(اور ان سے جنگ كا حكم ديا)\_(18)

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے چاروں طرف سے شہر كے محاصرہ كى تركيب اپنا كر مشركين كے فرار كو ناممكن بناديا اور ان كے لئے صرف ايك ہى راستہ باقى چھوڑاكہ ہتھيار ڈال ديں \_

ايك فوجى دستہ كے ساتھ مشركين كى جھڑپ

لشكر اسلام كے شہر ميں داخل ہوتے وقت مشركين متعرض نہيں ہوئے \_ صرف قريش كا ايك افراطى گروہ'' صفوان ابن اميّہ ابن خلف ''اور عكرمةبن اَبيْ جہل كى رہبرى ميں خالد ابن وليد والے دستہ سے ٹكرا گيا \_ اس جھڑپ ميں دشمن كے 28\_ افراد نہايت ذلت سے مارے گئے اورباقى لوگ مكہ سے بھاگ گئے\_(19)

 سوالات

1\_ قريش نے صلح حديبيہ كے معاہدہ كى خلاف ورزى كس طرح كي؟

2\_ اپنى عہد شكنى پر قريش كا رد عمل كيا رہا؟

3\_ جاسوس جال ميں كيسے پھنسا؟

4\_ فتح مكہ ميں كون سے تركيبيں استعمال كى گئيں؟

 حوالہ جات

1\_ سيرت ابن ہشام ج 4 ص 31

2\_ اتبا ع الاسماع ج1 ص 357 \_ سيرت ابن ہشام ج 3 ص 32\_

3\_سيرت ابن ہشام ج 4 ص 38 \_39

4\_ وتيرہ ، مكہ سے جنوب مغرب كى طرف 16 كيلوميٹر كے فاصلہ پر واقع تھا

5\_ قبيلہ خزاعہ كے افراد اسلام سے پہلے بنى ہاشم كے ہم پيمان تھے اس لئے كہ عبد المطلب نے ان سے معاہدہ كيا تھا \_ عمروابن سالم جو مدد طلب كرنے كے لئے آيا تو اس نے اسى قديم معاہدہ كو بنياد قرارد يكر كہا \_

يا ربّ انّى ناشدٌ محمداً حلْفَ ابينا وابيه الْاَتْلدا (اى القديم)

انّ قريشاً اخلفو ك المَوْعدَا وقتلونا رُكَّعاً وَ سُجَّدَاً (سيرت ابن ہشام ج 4 ص 36)

6\_سيرت ابن ہشام ج 4 ص 37\_

7\_ سيرت ابن ہشام ج 4 ص 39\_

8\_ سيرت ابن ہشام ج 4 ص 40 \_41

9\_ (يا ا َيُها الَّذينَ آمَنُوا لا تَتَخذُوا عَدُوى وَ عَدُوّ كُم ا َولياء تَلْقون الَيهم بالْمَوَدَة) ... (ممتحنہ/1) ''سيرة ابن ہشام '' ج 4 ص 41\_

10\_مغازى واقدى ج 2 ص 802 \_

11\_ سيرت ابن ہشام ج 4 ص 42\_

12\_مغازى واقدى ج 2 ص 814\_

13\_ سيرت ابن ہشام ج 4 ص 44\_45

14\_ سيرت ابن ہشام ج 4 ص 45 \_46

15\_ سيرت ابن ہشام ج 4 ص 46\_47

16\_ سيرت ابن ہشام ج 4 ص 46

117\_ پيامبر و آئين نبرد جنرل طلاس ص 462\_

18\_ سيرت ابن ہشام ج 4 ص 48\_ 51 مغازى واقدى ج 2 ص 825\_

19\_ سيرت ابن ہشام ج 4 ص 49 \_ مغازى واقدى ج 2 ص 825 \_

 گيارھواں سبق

شہر مكہ ميں داخلہ

صدائے اتحاد

اذان بلال

بت شكن، بت پرست

آزاد شدہ شہر ''مكہ'' كيلئے والى اور معلم دين كا تقرر

اسلام كے نام پر خونريزى اور جرائم

جنگ حنين

دشمن كى سازش سے پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى آگاہي

حنين كى طرف روانگي

دشمن كى اطلاعات اور تياري

درہ حنين ميں

فرار

واپسى مقابلہ، كاميابي

عورتوں اور بوڑھوں كو قتل نہ كرو

آغاز جنگ ميں مسلمانوں كى شكست كاتجزيہ

سوالات

حوالہ جات

 شہر مكہ ميں داخلہ

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم لشكر اسلام كے ساتھ فاتحانہ انداز ميں شہر مكّہ ميں داخل ہوئے آپ كے چہرہ اقدس پر ايسار عب و دبدبہ اور ہيبت و جلال تجلى ريز تھا جو تعريف كى حد سے باہر ہے \_

اسلام كو بہت بڑى فتح نصيب ہوئي تھى آپ اہل مكہ كے گھروں ميں نہيں گئے آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے اپنے جان نثار اور مہربان چچا ابوطالب(ع) كے مزار كے پاس مقام حَجونٌ ميں خيمہ لگا ياگيا\_

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كچھ دير تك خيمہ ميں آرام فرماتے رہے پھر غسل كے بعد جنگى لباس پہن كر مركب پر سوار ہوئے مجاہدين بھى تيار ہوگئے اور پھر سب مسجد الحرام كى طرف روانہ ہوئے \_ جب آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى نگاہ كعبہ پر پڑى تو آگے بڑھے اور حجر اسود كواستلام كيا (1)حالانكہ آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم مركب پر سوار تھے\_اسى حالت ميں تكبير كہتے جاتے تھے اور لشكر اسلام آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے جواب ميں صدائے تكبير بلند كرتا جاتا تھا\_(2) '' حق آيا اور باطل ختم ہو گيا اور باطل تو ختم ہونے والا ہى تھا\_(3)

صدائے اتحاد

آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے كعبہ كى كنجى عثمان ابن طلحہ سے لى اور دروازہ كھول ديا \_ تمام مسلمانوں نے مل كر دعائے وحدت پڑھى \_

''لا اله الا اللّه وَحدَه لا شَريكَ لَه ، صدق وَعْدَه ،

 ونصر عبده و هزم الاحزاب وحده''(4)

آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كعبہ كے اندر تشريف لے گئے اور جناب ابراہيم (ع) اور دوسرے افراد كى جو تصويريں مشركين نے بنا ركھى تھيں ان كو ديوار كعبہ سے مٹا ديا اور اسى حالت ميں فرمايا ''خدا ان لوگوں كو قتل كرے جو ان چيزوں كى تصويريں بناتے ہيں جن كو انہوں نے پيدا نہيں كيا''(5)\_

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اور بتوں كو توڑ نے كے لئے ان كے كاندھے پر سوار حضرت على نے تمام بتوں كو توڑ ڈالا اور خانہ توحيد كو تمام كفر و شرك كى علامتوں سے پاك كرديا \_ (6) اس كے بعد آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے لوگوں كے سامنے جن كى آنكھيں فرمان پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى منتظر تھيں '' مندرجہ ذيل خطبہ ارشاد فرمايا \_

'' اس خدا كى تعريف جس نے اپنا وعدہ سچ كردكھايا اور اپنے بندہ كى مدد كى ، جس نے تنہا ،احزاب (گروہوں ) كو شكست دى ، تم كيا كہتے ہو اور كيا تصوّر كرتے ہو؟ '' مكہ والوں نے كہا كہ '' خير و نيكى اور نيكى كے سوا ہميںاور كوئي گمان نہيں ہے كہ آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم بزرگورا بھائي اور صاحب اكرام بھتيجے ہيں ''\_ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا '' ميں وہى بات كہتا ہوں جو ہمارے بھائي يوسف نے كہى تھى : قال لا تثريب عليكم اليوم يغفر اللہ لكم و ہو ارحم الراحمين(7) آج تمہارے اوپر كوئي ملامت نہيں ہے خدا تم كو بخش دے وہ رحم كرنے والوں ميں سب سے زيادہ مہربان ہے \_

اس كے بعد آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا كہ ہر وہ ربا(سود) جو جاہليت ميں معمول بن گيا تھا اور ہر وہ خون اور مال جوتمہارى گردن پر تھا اور فضول فخر و مباہات ، پا مال اور ختم كرديئےئے ہيں\_ ليكن كعبہ كى نگہبانى ، پردہ داري، كليد بردارى اور حاجيوں كو سيراب كرنے كا افتخار باقى

 ہے \_ جو لوگ تازيانہ يا غلطى و خطا سے قتل كرديئےائيںان كے لئے سوا يسى اونٹنياں ديت كے طور پر دى جائيں جن ميں چاليس اونٹنياں حاملہ ہوں \_ خدا نے جاہليت كے كبر و غرور اور آباؤ اجداد پر افتخار كو ختم كرديا تم آدم(ع) كى اولاد ہو اور آدم (ع) مٹى سے پيدا كئے گئے ہيں اور تم ميں سب سے زيادہ خدا كے نزديك قابل عزت وہ ہے جو تم ميں سب سے زيادہ پر ہيزگار ہے \_ بے شك خدا نے مكّہ كوز مين و آسمان كى پيدائشے كے وقت حرم امن قرار ديا ہے اور اللہ كى عطا كى ہوئي حرمت كى بنا پر يہ ہميشہ حرم الہى رہے گا\_

ہم سے پہلے اور ہمارے بعد كسى كے لئے بھى اس كى حرمت پامال كرنا نہ جائز تھا اور نہ جائز ہے\_ اور ميرے لئے بھى اس كى حرمت صرف ايك دن تھوڑى دير كے لئے اٹھائي گئي (اور آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے اپنے ہاتھ سے تھوڑى مدّت كى طرف اشارہ فرمايا) مكہ كے جانوروں كا نہ شكار اور نہ ان كو مكہ سے ہنكانا چاہيئےہاں كے درختوں كو كاٹنا نہيں چاہيئےور اس سرزمين پر پڑى ہوئي گم شدہ چيز كو اٹھانا جائز نہيں ہے \_ مگر اس كے لئے جو اعلان كرنے كا ارادہ ركھتا ہو\_ اور مكّہ كے سبزے كو اكھاڑنا بھى جائز نہيں ہے \_'' عباس نے كہا اے اللہ كے رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سوائے ''اذخر''(8)كے پودوں كے كہ قبروں اور گھروں كو صاف كرنے كے لئے جس كو اكھاڑ پھينكنے كے علاوہ كوئي چارہ ہى نہيں ہے \_'' رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم تھوڑى دير تك چپ رہے پھر فرمايا سوائے اذخر كے كہ اس كا اكھاڑنا حلال ہے \_ وار ث كے بارے ميں وصيت صحيح نہيں ہے ... اور كسى عورت كے لئے حلال نہيں ہے كہ وہ اپنے شوہر كى دولت سے اجازت كے بغير بخشش وعطا كرے \_مسلمان ، مسلمان كا بھائي ہے اور تمام مسلمان آپس ميں بھائي ہيں ، مسلمانوں كو چاہيئےہ دشمن كے مقابل متحد اور ہم آہنگ رہيں ، ان كا خون محفوظ رہے، ان ميں دور و نزديك سب برابر ہيں\_جنگ ميں ناتوان اور توانا برابر مال غنيمت سے بہرہ مند

 ہوں \_ لشكر كے ميمنہ اور ميسرہ ميں شركت كوئي معيار نہيں ، مسلمان كافر كے خون كے بدلے قتل نہيں كيا جائے گا اور كوئي صاحب پيمان ، معاہدہ ميں قتل نہيں كياجائے گا \_ دو مختلف دين ركھنے والے ايك دوسرے كى ميراث نہيں پائيں گے \_ مسلمان اپنے علاقہ والوں كو ہى صدقات و زكوة ديں گے دوسرى جگہ والوں كو نہيں ، عورت اپنى پھو پھى اور خالہ كى سوتن نہ بنے ، مدعى كو دليل اور شاہد پيش كرنا چاہيئےور منكر كے ذمّہ قسم ہے \_

كوئي عورت بغير محرم كے ايسے سفر پر نہ جائے جس كى مدّت تين روز سے زيادہ ہو\_عيد الفطراور عيد قربان كے روزں سے منع كرتا ہوں \_ اور ايسا لباس پہننے سے منع كرتا ہوں جس سے تمہارى شرمگاہ كھلى رہے يا ايسا لباس پہننے سے منع كرتا ہوں كہ جس سے تمہارى شرمگاہ كھلى رہے يا ايسا لباس پہنتے سے منع كرتا ہوں كہ جب تمہارے لباس كا كنارہ ہٹ جائے توتمہارى شرمگاہ نظر آنے لگے \_ مجھے اميد ہے كہ تم نے يہ سارے مطالب سمجھ لئے ہوں گے\_(9)

اذان بلال

ظہر كا وقت آن پہنچا ، رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے بلال كو حكم ديا كہ كعبہ كى چھت پر جا كر اذان ديں جس وقت بلال بلند آواز ميں اشہد انَّ محمداً رسول اللہ'' پر پہنچے تو گھروں ميںخوفزوہ دبكے ہوئے مشركين كے سر كردہ افراد نے باتيں بنائيں اور توہين آميز جملے كہے \_ابو سفيان نے كہا '' ليكن ميں كچھ نہيں كہتا اس لئے كہ اگر ميں كوئي بات كہوں گا تويہى ريت كے ذرّے محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو خبر پہنچا ديں گے اور ہر ايك كى بات آنحضرت صلى اللہ عليہ و آلہ وسلم تك پہنچ جائے گى \_

 بت شكن ، بت پرست

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے ان بت پرستوں سے بيعت لى جواب مسلمان ہوگئے تھے اورعورتوں كے لئے بھى پانى كا ايك برتن لا يا گيا اور اس ميں تھوڑا سا عطر ملا ياگيا \_ عورتوں نے اپنے ہاتھ بيعت كى غرض سے پانى كے اندر ڈالے آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے ان سے يہ عہد و پيمان ليا كہ وہ شرك، زنا اور چورى نہ كريں ...

پھر رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے سب كو حكم ديا كہ جو بت ان كے پاس ہيں ان كو توڑڈاليں يہاں تك كہ آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے بڑے بڑے مشركين كو بتوں كے توڑنے كے لئے قرب و جوار ميں بھيجا \_يہ لوگ بتوں پر اعتقاد ركھتے تھے اور اپنے مفادات كے لئے بتوں كى حمايت كرتے تھے اب خود ہى بت شكنى ميں مصروف ہوگئے\_

آزاد شدہ شہر ''مكہ ''كے لئے والى اور معلم دين كا تقرر

مشرك قبيلے '' ہوازن اور ثقيف'' كى سازشوں كى خفيہ خبريں پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم تك پہنچ چكى تھيں\_ اب ان كے علاقوں ميں پہنچ كر سازشوں كو كچل دينا پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے لئے ضرورى تھا \_ آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے بيس سالہ لائق اور مدبّر جوان ''عتّاب بن اسيد'' كو شہر مكہ كا والى بنايا (11) اور معاذ ابن جبل كو جو معارف اسلام سے واقف فقيہ تھے ، تبليغ اسلام اور مكہ والوں كو احكام دين سے آشنا كرنے كے لئے معلّم كے عنوان سے معيّن فرمايا\_(12) فتح مكہ كے سلسلہ ميں سورہ نصر نازل ہوا \_ ( 13 )

اسلام كے نام پر خونريزى اور جرائم

فتح مكہ كے بعد ر سول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے خالدبن وليد كو بت شكنى اور تبليغ اسلام كے لئے 350 ، مہاجرين و انصار كے ساتھ قبيلہ بنى جذيمہ كى طرف بھيجا \_خالد نے وہاں پہنچنے كے بعد بنى

 جذيمہ كو كسى قسم كا حملہ نہ كرنے كا يقين دلا كر غير مسلح كرديا اور پھر زمانہ جاہليت ميں بنى جذيمہ كے ہاتھوں قتل ہوجانے والے چچا كا بدلہ لينے كے لئے فرمان رسول خدا كى مخالفت كرتے ہوئے ان كو اسير بناليا اور پھر قتل كا حكم ديديا\_ مہاجرين و انصار نے خالد بن وليد كے حكم پر عمل كئے بغير اسيروں كو آزاد كرديا جبكہ خالد كے قبيلہ ، بنى سليم نے بعض اسيروں كو قتل كرڈالا اور اس طرح كچھ بے گناہوں كو موت كے گھاٹ اتاردياگيا\_

جب يہ خبر رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم تك پہنچى تو آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا '' خدايا خالدنے جو كيا ہے اس كے لئے ميں تيرى بارگاہ ميں بيزارى كا اظہار كرتا ہوں''\_پھر آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے حضرت علي(ع) كو معين فرمايا كہ مقتولين كا خون بہا اور ستم رسيدہ افراد كو ہر جانہ ادا كريں \_

جو مال رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا نے ديا تھا حضرت علي صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اسے اپنے ساتھ لے كر بنى جذيمہ كے پاس پہنچے ،مقتولين كا خوں بہا اور نقصانات كا ہر جانہ ادا كيا \_ يہاں تك كہ لكڑى كے اس برتن كا بھى حساب ہوا جس ميں كتّا پانى پيتا تھا جب آپ اس بات سے مطمئن ہوگئے كہ اب كوئي خون بہا اور ہر جانہ باقى نہيں رہا تو جو مال باقى بچا تھا اس كو بھى آپ(ع) نے ان كے درميان تقسيم كرديا تاكہ مصيبت زدہ افراد رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے راضى ہوجائيں \_(14)

حضرت على (ع) واپس پلٹے تو اپنے كام كى رپورٹ آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى خدمت ميں پيش كى آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا'' ميرے ماں باپ فداہوں'' تم نے بڑا عمدہ كام كيا \_ تم نے جو كيا وہ ميرى نظر ميں سرخ بالوں والے اونٹ ركھنے سے بہتر ہے \_(15)

جنگ حنين

5 /شوال 8 ھ بمطابق 29 جنورى 629 ء بروز جمعة المبارك

 مشركين كے اہم مركز مكہ كى فتح نے اطراف مكہ كے مشرك قبيلوں كے دلوں ميں شديد رعب ووحشت پيدا كرديا \_ ان قبيلوں نے تحريك اسلام كى موج كو روكنے كے لئے ارادہ كيا كہ تمام قبائل كے اتحاد اور وحدت سے ايك وسيع منصوبہ كے تحت غفلت كے عالم ميں مسلمانوں كے حملہ سے پہلے ہى حملہ كرديا جائے\_

ہوازن ، ثقيف ، نضر ، سعد اور چند دوسرے قبيلوں نے مل كر اسلام كے خلاف ايك مشتركہ محاذ بنا يا اور قبيلہ ہوازن كے دلير اور شجاع سردار مالك بن عوف كو لشكر كا سپہ سالار چناگيا \_(16)

دشمن كى سازش سے پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى آگاہي

جنگى محاذكى تشكيل اور دشمن كى سازشوں كى خبر رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے كانوں تك پہنچى آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے سرا غرساں دستہ كے ايك آدمى كو دشمن كے جنگى راز حاصل كرنے كے لئے متحدہ قبائل كے درميان بھيجا \_ پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كا فرستادہ دشمن كے لشكر ميں گھس كر ان كے منصوبوں اورخفيہ جنگى ارادوں سے باخبر ہوگيا اور لشكر كا تجزيہ كرنے كے بعد مكّہ واپس آيا اور جو كچھ ديكھا اور سنا تھا آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى خدمت ميں بيان كرديا\_(17)

حنين كى طرف روانگي

دشمن كے حالات سے مكمل آگاہى كے بعد رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ''12 ہزار ''سپاہيوں كے ہمراہ ''دس ہزار فتح مكہ ميں شركت كرنے والے مہاجرين و انصار اور دوہزار ان دليران مكہ كے ساتھ جو اسلامى تحريك سے آملے تھے '' مكّہ سے دشمن كى طرف روانہ ہوئے \_(18) يہ لشكر

 جزيرة العرب كى تاريخ ميں بے نظير تھا ساتھيوں ميں سے ايك شخص نے سفر كى ابتدا ميں جب جاں بازوں كى كثرت اور لشكر اسلام كے جنگى سازو سامان كو ديكھا تو كہا كہ '' اب مسلمان ، سپاہ كى كمى كى بنا پر مغلوب نہيں ہوںگے '' (19) وہ اس بات سے غافل تھا كہ صرف افراد اور ساز و سامان ہى كاميابى كا سبب نہيں ہوتے \_

دشمن كى اطلاعات اور تياري

دشمن كے لشكر كے سپہ سالار مالك بن عوف نے تين آدميوں كو جاسوسى اور لشكر اسلام كا تجزيہ كرنے كے لئے بھيجا وہ لوگ لشكر اسلام كو ديكھنے اور اس كى عظمت و ہيبت كا مشاہدہ كرنے كے بعد وحشت زدہ ہو كر واپس گئے اور لشكر اسلام كى عظيم طاقت كى خبر سپہ سالار كو پہنچائي \_ اس خبر سے مالك كو احساس ہو گيا كہ آمنے سامنے كى جنگ ميں اس كا لشكر ، لشكر اسلام كا مقابلہ نہيں كرسكے گا \_ لہذا اس نے اپنے آدميوں كو حكم ديا كہ حنين كى بلنديوں پر جنگى اعتبار سے مناسب جگہوں ، پتّھروں كے پيچھے اور پہاڑ كى بلنديوں پر مورچہ سنبھال ليں اور اس تنگ جگہ پر لشكر اسلام كے آتے ہى يكبار گى حملہ كرديں \_ جنگجو افراد كو جنگ ميں زيادہ استقامت كرنے پر مجبور كرنے كے لئے اس نے حكم ديا كہ عورتوں ، بچّوں ، چوپايوں اور ديگر اموال كو بھى اپنے ساتھ لے ليں تا كہ ان (مال و غيرہ )كے دفاع كى زيادہ كوشش كريں\_(20)

درہ حنين ميں

مكہ سے 28 كيلوميٹر شرق ميں واقع درّہ حنين كے نزديك لشكر اسلام منگل كى رات 10/شوال 8 ھ كو پہنچ گيا \_ رسول اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے حكم كے مطابق لشكر اسلام رات كو سوگيا اور صبح

 سويرے خالد ابن وليد كى كمان ميں لشكر كا ہر اول دستہ تياركركے آگے بھيج ديا گيا\_

خالد مكہ كے شمال مشرق ميں 12 كيلوميٹر دور مقام جعّرانہ تك بڑھے\_ 10شوال كى صبح ،دونوں لشكرآپس ميں ملے اور درّہ حنين ميں داخل ہوگئے \_(21)

فرار

دشمن ،لشكر اسلام كے لئے آمادہ اور منتظر تھا لہذايكبار گى مسلمانوں پر ٹوٹ پڑا، صبح كى تاريكى ان كى مددگار اور سنگلاخ چٹانيں پناہ گاہ تھيں \_ ان پناہ گاہوں سے لشكر اسلام پر تير بارانى ہور ہى تھى اور گھوڑے بدك رہے تھے\_

مسلمان فوج بھاگنے لگى ، سب سے پہلے بنى سليم كے سواروں نے جو خالد كى كمان ميں تھے فراركو قرار پر ترجيح دى اس كے بعد دوہزار مكّى بھاگنے والوں كے ساتھ ہوگئے پھر تو باقى افراد بھى بھاگنے لگے \_ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے پاس صرف دس آدمى رہ گئے آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم دشمن كے نرغے ميں گھرے نہايت دليرى سے مقابلہ كررہے تھے اور اردگرد جو لوگ تھے وہ مردانہ وار جنگ ميں مصروف تھے \_ اس مقابلہ ميں ''ايمن'' نامى لشكر اسلام كا سپاہى ،اپنے رہبر اور مقصد كا دفاع كرتے ہوئے خاك و خون ميں غلطاں ہو كر شہادت پر فائز ہو گيا\_(22)

واپسى ،مقابلہ ،كاميابي

پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے اس حساس موقع پر مخصوص انداز سے متفرق اور بھا گے ہوئے لشكر كو جمع كيا جب آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے لشكر كو فرار كرتے ہوئے ديكھا تو فرمايا '' لوگو كہاں بھاگے جارہے ہو؟ اس كے بعد پيغمبراسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے اپنے چچا عباس سے '' جن كى آواز بلند تھي'' كہا آواز ديں كہ '' اے

 گروہ انصار اے اصحاب بيعت رضوان ، پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى طرف پلٹ آؤ'' پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى استقامت و پائيدارى اور عباس كى آواز سے مسلمان ہوش ميں آگئے اور ايك كے بعد ايك پلٹ آئے \_ مقابلہ كرنے والے لشكر كى تعداد سو تك پہنچ گئي اور بہادروں كى زبردست جنگ شروع ہوئي جنگ كى تپش ميں پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا كہ ''اب جنگ كا تنور دہك اٹھا ہے''\_

ميدان رزم و پيكار كے شجاع ترين بہادر حضرت على عليہ السلام شروع ہى سے شمع نبوت كے اردگر د پروانہ وار چكر لگاتے ہوئے ، جان كى بازى لگا كر پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كا دفاع كررہے تھے\_ اس عرصہ ميں آپ نے بنى ہوازن كے 40 جيالوں كو جہنّم رسيد كيا\_

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے دشمن كے ناگہانى حملہ كے خلاف اپنى حكيمانہ اور دقيق رہبرى كے ذريعہ ايك نئے طريقہ كار كا انتخاب فرماياآپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم بہ نفس نفيس رجز پڑھتے اور ايسى شجاعت كے ساتھ دشمن سے مقابلہ كرتے جو تعريف سے باہر ہے \_ دشمن اپنى فتح كو بچانے كى كوشش كررہے تھے ليكن لحظہ بہ لحظہ كمزور ہوتے جارہے تھے اور سامنے لشكر اسلام كى تعداد ہر لحظہ بڑھتى جارہى تھى \_

آخر كار دشمن كا دفاعى حصار ٹوٹ گيا ، مال وزن اور اولاد كى محبت ،دشمن كى پائيدارى كے لئے مضبوط سہارا نہ بن سكى \_لشكر اسلام كے واپس پلٹ آنے اور شجاعانہ جنگ كى بدولت نيز دن كى روشنى پھيلتے ہى دشمن كى شكست كے آثار نماياں ہوئے اور اسلام كو كاميابى ملى (23)\_ دشمن چھ ہزار اسير اور بہت زيادہ مال غنيمت جو چوبيس ہزار اونٹوں چاليس ہزار گوسفند اور تقريباً آٹھ سو پچاس كلو گرام چاندى پر مشتمل تھا چھوڑ كر ميدان جنگ سے بھاگ گئے\_(24)

 عورتوں اور بوڑھوں كو قتل نہ كرو

جنگ كى آگ بھڑك رہى تھى تواس وقت رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا ايك عورت كى لاش كے پاس سے گزر ے لوگوں نے آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو بتايا كہ يہ وہ عورت ہے جس كو خالد بن وليد نے قتل كيا ہے\_ پيغمبراسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے مجاہدين ميں سے ايك شخص كے ذريعہ حكم بھيجا كہ خالد كے پاس پہنچ كر كہو كہ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم تمہيں عورتوں اور بوڑھوں كو قتل كرنے سے منع فر ما رہے ہيں \_ (25)

چند قدم آگے بڑھ كر آپ نے ايك دوسرى عورت كى لاش ديكھ كر فرمايا \_'' اس كو كس نے قتل كيا ہے ؟'' ايك شخص نے آگے بڑھ كر كہا'' اے اللہ كے رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ميں نے اسے قتل كيا ہے ميں نے اس كو اپنى سوارى كى پشت پر بٹھايا تھا اس نے مجھے مار ڈالنا چا ہاتو ميں نے اس كو قتل كرديا '' آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا \_'' اس كو سپرد خاك كردو''\_(26)

دشمن كے فرار كے بعد آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے حكم ديا كہ تمام مال غنيمت '' بدَيل بن وَرْقائ'' كى نگرانى ميں مقام ''جعّرانہ'' ميں جمع كيا جائے اور لشكر كے چند دستے مشركين كے تعاقب ميں جائيں جو مقام ْنخْلہ اور اوطاس كى طرف بھاگ گئے تھے\_تعاقب كرنے والے دستے دشمن كو مكمل شكست ديكر اپنے مركز پر پلٹ آئے\_

آغاز جنگ ميں مسلمانوں كى شكست كا تجزيہ

1\_ غرور، كثرت اور جنگى سازو سامان پر اعتماد اور نتيجہ ميں خود فريبى اور غيبى امداد سے غفلت آغاز جنگ ميں مسلمانوں كى شكست و فرار كے اہم اسباب تھے\_

جيسا كہ خداوند عالم قرآن مجيد ميں ارشاد فرماتا ہے\_

'' خدا نے بہت سے جگہوں پر تمہارى مدد كى من جملہ جنگ حنين ميںتمہارى مدد كى ، اس وقت جب تمہيں تمہارى كثرت نے تعجب ميں ڈال ديا \_ ليكن اس نے ذرا سا بھى فائدہ نہيں

 پہنچايا اور زمين اپنى تمام وسعتوں كے با وجود تم پر تنگ ہوگئي پھر تم روگرداں ہو كر بھاگ گئے پھر خدا نے پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اور مومنين پر سكينہ (اطمينان) نازل كيا اور ايسا لشكر نازل كيا جس كو تم ديكھتے نہ تھے اور كافروں كو ذلت و عذاب ميں ڈال ديا \_(27)

2\_ دوسرا سبب ،لشكر اسلام ميں ابوسفيان و غيرہ ايسے منافقين كا وجود تھا جو دشمن كے پہلے ہى حملہ سے بھاگ كھڑے ہوئے اور نتيجہ ميں دوسرے سپاہيوں كے حوصلوں كى كمزورى كا سبب بنے اور وہ لوگ بھى بھاگ گئے\_

3\_ شب كى تاريكى اور جغرافيائي حالات بھى دشمن كے لئے معاون ثابت ہوئے\_

 سوالات

1\_ فتح مكہ كے موقع پر رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى تاريخى تقرير كا كچھ حصّہ بيان كيجئے \_

2\_ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فتح مكہ كے بعد اہل مكہ كے ساتھ كيا سلوك كيا ؟

3\_ خالد بن وليد '' بنى جذيمہ'' كے ساتھ مجرمانہ سلوك كا مرتكب كيوں ہوا؟

4\_ مسلمانوں كے ساتھ ،قبيلہ ہوازن اور ثقيف كے لڑنے كا محرك كيا تھا؟

5\_ دشمن كے ارادوں سے لشكر اسلام كيوں كر آگاہ ہوا؟

6\_حملہ كے آغاز ميں مسلمانوں كے فرار و شكست كے اسباب كيا تھے؟

 حوالہ جات

1\_ استلام يعنى حجر اسود پر ہاتھ پھيرنا\_

2\_ امتاع الاسماع ج 1 ص 378 مطبوعہ قاہرہ \_

3\_ جاء الحق و ذہق الباطل ان الباطل كان زہوقاً(اسرائ/81)\_

4\_ سيرت ابن ہشام ج 4 ص 54\_

5\_مغازى واقدى ج 2 ص 834\_

6\_اعيان الشيعہ ج 1 ص 358\_

7\_ (سورہ يوسف /92)\_

8\_ اذخر ايك خوشبو دار گھاس ہے جو اطراف مكہ ميں اگتى ہے\_

9\_مغازى واقدى ج 2 ص 836\_

10\_ سيرت ابن ہشام ج 4 ص 56\_ طبقات ابن سعد ج 2 ص 137\_

11\_سيرت ابن ہشام ج 4 ص 83\_

12\_ مغازى واقدى ج 3 ص 889\_

13\_ مغازى واقدى ج 3 ص 889\_

14\_ تاريخ يعقوبى ج 2 ص 61\_سيرت ابن ہشام ج 4 ص70،73\_ مغازى واقدى ج 3 ص 875سے 882\_طبقات ابن سعد ج 2 ص 147\_

15\_تاريخ يعقوبى ج 2 ص 61 \_

16\_ سيرت ابن ہشام ج 4 ص 82\_

17\_ سيرت ابن ہشام ج 4 ص 82\_

18\_ سيرت ابن ہشام ج4 ص 83\_

19\_ مغازى واقدى ج 3 ص 889\_

 20\_مغازى واقدى ج 3 ص 888\_سيرت ابن ہشام ج 4 ص 81\_

21\_مغازى واقدى ج 3ص 89\_

22\_ سيرت ابن ہشام ج 4 ص 85 \_ 86\_

23\_ سيرت ابن ہشام ج 4 ص 87 \_88 \_ارشاد شيخ مفيد ص 74\_

24\_ تاريخ پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ڈاكٹر آيتى مرحوم ص 552\_

25\_ سيرت ابن ہشام ج 4 ص 100\_ مغازى واقدى ج 3 ص 912\_

26\_مغازى واقدى ج 3 ص 912\_

24\_(لَقَدْنَصَرَكُم اللّهُ فى مَواطنَ كَثيرة وَ يَوْمَ حُنَيْن اذَا اَعْجَبَتْكُم كَثْرَتُكُم فَلَمْ تُغْن عَنْكُم شَيْئاً وَضَاقَت عَلَيْكُم اْلارْضُ بمَا رَحُبَتْ ثُمَ وَلَّيْتُمْ مُدْبرينَ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّهُ سَكينَتَهُ عَلَى رَسُوله وَ عَلَى الْمُؤمنين وَ اَنْزَلَ جُنُوداً لَمْ تَرَوْهَا وَ عَذَّبَ الذَينَ كَفَرُوا وَ ذلكَ جَزَائُ الْكافرين) (سورہ توبہ/25/24)\_

 بارھواں سبق

طائف كى جنگ

جديد جنگى ہتھياروں كى ٹيكنالوجي

واپسي

ہوازن كے اسيروں كى رہائي

مال غنيمت كى تقسيم

وہ افراد جن كى دلجوئي كى گئي

منافقين كا اعتراض

دوستوں كے آنسو

مدينہ واپسي

غزوہ تبوك

ايك ہولناك خبر

منافقين كى حركتيں

بہانے تراشياں

منافقين كے خفيہ مركز كا انكشاف

جنگى اخراجات كى فراہمي

اشك حسرت

سوالات

 طائف كى جنگ

شوال 8 ھ بمطابق جنورى ، فرورى 629 ئ

لشكر اسلام كى كاميابى كے ساتھ حنين كى جنگ ختم ہوگئي \_ دشمن كے لشكر كا سردار مالك بن عوف اپنے ساتھيوں كے ساتھ بھا گ كر مكہ سے 75 كيلوميٹر دور طائف ميں پناہ گزيں ہوا\_ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كچھ مجاہدين اسلام كو ساتھ لے كر طائف كى طرف روانہ ہوئے تا كہ حجاز ميں مشركين كى آخرى پناہ گاہ كو بھى ختم كرديا جائے\_

لشكر اسلام طائف پہنچا ، مشركين بلند ديواروں والے مضبوط قلعہ ميں بے پناہ كھانے پينے كے سامان اور قلعہ كے اندرہى پانى كے انتظام كے ساتھ نہايت اطمينان كے ساتھ مقابلہ كرنے لگے اور قلعہ كى ديواروں كے اوپرسے لشكر اسلام پر تيروں كى بارش شروع كردي\_(1)

جديد جنگى ہتھياروں كى ٹيكنالوجي

طائف كے مستحكم قلعہ كو فتح كرنے كے لئے حضرت سلمان نے ايك تجويز رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى خدمت ميں عرض كى كہ منجنيق اور پتّھر و گولہ بارى سے محفوظ كرنے والى گاڑيوں كو كام ميں لا كر قلعوں كو فتح كيا جا سكتاہے رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے حضرت سلمان كو حكم ديا كہ اس قسم كا اسلحہ مہيّا

 كرو \_حضرت سلمان اس كام ميں مشغول ہوگئے اور قلعہ كى ديواروں كے پار بڑے بڑے پتھّر پھينكنے كے لئے منجنيق(جيسے آجكل كاٹينك) اور قلعہ كى تباہى كى خاطر ديواروں كے نزديك پہنچنے كے لئے مخصوص گاڑى كو ميدان جنگ ميں پہنچايا\_

گاڑى كى چھت موٹے اور سخت چمڑے كى بنى ہوئي تھى جس پر دشمنوں كے تير اثر انداز نہيں ہو سكتے تھے\_(2)(جيسے آجكل كى بكتر بندگاڑياں) اسى طرح پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے حكم سے بہت زيادہ مقدار ميں خاردار شاخيں'' خار خسك'' قلعہ كے اطراف ميں بكھيردى گئيں (يہ كانٹے گويا بارودى سر نگوں كى مانند تھے جو دشمن كے سپاہيوں گھوڑوں اور اونٹوں كے پيروں ميں چبھ جاتے تھے)\_(3)

مخصوص گاڑى كے ذريعہ مجاہدين اسلام قلعہ كى ديوار تك پہنچ گئے اور ديوار كے كچھ حصّہ كو گرانے اور قلعہ كو فتح كرنے ميں دير نہ تھى كہ دشمن نے آگ اور پگھلے ہوئے لوہے كے ذريعہ حملہ كركے گاڑى كى چمڑے كى چھت كو جلا كر تہس نہس كرڈالا جس كے نتيجہ ميں بعض مجاہدين اسلام شہيد يا زخمى ہوئے اور قلعہ فتح كر نے كى كوشش با ر آورنہ ہو سكى \_

واپسي

طائف 20 دن سے زيادہ لشكر اسلام كے محاصرہ ميں رہا \_ قبيلہ ثقيف كے افراد بڑى پامردى سے مقابلہ كررہے تھے ،قلعہ كے اندر غذائي اور ديگر ضروريات كے سامان كى وافر موجود گى كى بنا پر محاصرہ بے معنى تھا اور قلعہ فتح كرنے كے لئے ايك طولانى محاصرے كى ضرورت تھى \_ايك طرف مدينہ سے دورى ،غذا اور جانوروں كے چارے كى كمى كا خطرہ ، اس كے علاوہ حرمت كا مہينہ اور حج كا زمانہ نزديك تھا\_

 رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے اعلان كيا كہ غلاموں ميں سے جو كوئي بھى قلعہ سے باہر آجائيگا وہ آزاد ہے چنانچہ چند لوگوں نے خود كو لشكر اسلام كے حوالہ كرديا اور رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے پاس آكر دشمن كے حالات كى اطلاع ديدى \_ رسول اللہ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے ان لوگوں كو آزاد كرديا اور اس كے بعد اعلان كيا كہ طائف كا محاصرہ ختم كيا جائے اور سب واپس لوٹ جائيں\_(4)

ہوازن كے اسيروں كى رہائي

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم درہ ''جعّرانہ'' يا جَعْرانہ (يہى زيادہ مشہور ہے ) لوٹ آئے تا كہ اسيروں اور مال غنيمت كے بارے ميں فيصلہ كيا جائے \_ يہاں اسارى سائبان كے نيچے ٹھہرے ہوئے تھے\_قبيلہ ہوازن كے بعض افراد جو جنگ ميں شريك نہيں تھے يا اسير نہيں ہوئے تھے \_ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى خدمت ميں حاضر ہوئے اور اسيران ہوازن كى رہائي كى درخواست كى پيغمبر رحمت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے ان كى خواہش كو قبول فرمايا اور چھ ہزار اسيران ہوازن كو آزاد كرديا\_(5) اس طرح جزيرة العرب كابہت بڑا اور خطرناك قبيلہ اسلام كى طرف مائل ہو گيا \_

جنگ كى آگ بھڑ كانے والوں كے رہبر مالك بن عوف كو رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے پيغام بھجوايا كہ ہتھيار ڈال دو تو مال اور خاندان كى واپسى كے علاوہ سو اونٹ بھى عطا كئے جائيں گے\_قبيلہ ہوازن كے سلسلہ ميں پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى رحمت اور جواں مردى نے مالك ابن عوف جيسے سركش كو رام كرديا اوروہ راتوں رات طائف سے بھاگ كر رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا كى خدمت ميں پہنچ كر مسلمان ہوگيا\_ اس طرح فتنہ كے اہم سبب ، قبيلہ ہوازن كا خطرہ ٹل گيا\_(6)

 مال غنيمت كى تقسيم

اسيروں كى آزادى كے بعد كچھ سپاہى رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے گردجمع ہوئے اور نہايت اصرار كے ساتھ مال كى تقسيم كے خواستگار ہوئے \_ آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا\_

'' خدا كى قسم اگر تہامہ كے درختو ںكے برابر بھى گوسفند اور اونٹ تمہارے لئے ہوں تو ميں ان سب كو تمہارے ہى در ميان تقسيم كروں گا \_ تم ميرے اندر خوف ، بخل اور جھوٹ نہيں پاؤگے \_ مال غنيمت ميں ميرا حق پانچويں (خمس) حصّے سے زيادہ نہيں ، ميں اسے بھى تمہيں دے دوں گا لہذا اگر كسى نے ايك سوئي اور دھاگہ بھى اٹھايا ہو تو لوٹا دے اس لئے كہ غنيمت ميں خيانت كى سزا قيامت كے دن رسوائي ، بدنامى اور آتش كے سوا كچھ نہيں ہے \_''

اس وقت انصار ميں سے ايك شخص ايك دھاگے كا گھچا لے آيا اور كہا '' ميں اس كو اپنے اونٹ كا سامان سينے كے لئے لے گيا تھا \_''

آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا كہ اس دھاگہ ميں سے ميں نے اپنا حق تمہيں بخشا(اب باقى مسلمانوں كا مسئلہ ہے اگر وہ بھى اپنا حق تمہيں بخش ديں تو لے لو)مرد انصارى نے كہا كہ اگر اتنا سخت مسئلہ ہے تو مجھے دھاگے كى كوئي ضرورت نہيں ہے \_ اور دھاگے كا گچھا مال غنيمت كے ڈھير ميں لے جا كرر كھ ديا\_(7)

وہ افراد جن كى دلجوئي كى گئي

جب مال غنيمت كى تقسيم شروع ہوئي اور تمام افراد كا حصّہ ديديا گيا ، تو رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے مال غنيمت كے خمس كو سرداران قريش كے درميان تقسيم كرديا اور ابوسفيان، اس كے بيٹے معاويہ، حكيم ابن حزام ، حارث بن حارث اور حارث بن ہشام اور ...''جوكل تك گروہ

 شرك و كفر كے سردار تھے'' ان ميں سے ہر ايك كو سو اونٹ اورعظمت و مرتبت كے لحاظ سے معمولى افراد كو پچا س يا پچاس سے كم اونٹ عطا فرمائے\_(8)

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى بخشش كے دو سبب تھے ايك تو يہ كہ يہ لوگ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى عطوفت و محبت سے متاثر ہو كر اسلام كى طرف مائل ہوںتا كہ كينہ ختم ہوجائے ، اصطلاح ميں اس عمل كو ''تاليف قلوب'' كہتے ہيں اور فقہ اسلام ميں زكات كے مصارف ميں سے ايك مصرف يہ بھى ہے\_دوسرى بات يہ تھى كہ جزيرة العرب كے مشرك قبائل كے سربرآوردہ افراد اسلام قبول كرليںتا كہ كم سے كم لڑائي ہو اور جزيرة العرب كے باقى افراد حلقہ بگوش اسلام ہوجائيں\_

منافقين كا اعتراض

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى بخششيں بہت سے سپاہيوں كے اعتراض كا سبب بنيں اسى درميان ان افراد نے سب سے زيادہ اعتراض كى آواز بلند كى جو بظاہر احكام دين پر توجہ ديتے تھے مگر باطن ميں ان كو دين سے كوئي سروكار نہ تھا كوردل ذوالخويصرہ نے عتاب آميز لہجہ ميں رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے كہا '' اے محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا سے ڈريں اور عدل و انصاف سے كام ليں''\_ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ، اس شخص كى باتوں سے برہم ہوئے اور فرمايا '' اگر انصاف و عدالت سے كام نہيں لوں گا تو پھر عدالت كس كے پاس ملے گى ''؟ اصحاب ميں سے ايك صحابى نے عرض كى كہ حضور صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اگر اجازت ہو تو جسارت كے جواب ميں اسكا سرتن سے جدا كردوں ؟ آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے اجازت نہيں دى اور فرمايا كہ :''ج ى اس شخص كو ايسے پيرو مليںگے جو دين ميں اتنى باريك بينى سے كام ليں گے كہ دين سے خارج ہوجائيں گے''\_(9)

 دوستوں كے آنسو

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى بخششوں نے قريش اور قبائل كے سر برآوردہ افراد يہاں تك كہ انصار كو بھى رنجيدہ كرديا اور وہ يہ سوچنے لگے كہ يہ بخششيں خاندان اور رشتہ داريوں كى بناپر ہيں\_

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو انصار سے يہ اميد نہ تھى ، آپ رنجيدہ ہوئے اور ان سے فرمايا: '' كيا تم اس بات پر راضى نہيں ہو كہ دوسرے افراد گوسفندوں اور اونٹوں كے ساتھ اپنے گھر كوجائيں اور تم رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے ہمراہ اپنے گھروں كو واپس جاؤ''(10)

انصار، رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى بات سن كر شدّت سے روئے اور عرض كيا:'' ہمارے لئے يہى كافى ہے كہ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ہمارے حصّہ ميں ہوں ، ہم اسى پر راضى ہيں''(11)

مدينہ واپسي

مال غنيمت كى تقسيم تما م ہوئي ، رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے عمرہ كے قصد سے مقام جعرانہسے احرام باندھا اور زيارت خانہ خدا كے لئے مكّہ كى سمت روانہ ہوئے\_

عمرہ كى ادائيگى كے بعد آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے عتّاب بن اميد اور معاذبن جبل '' جنہيں مكّہ كا امير اور معّلم دين بنا يا گيا تھا'' كى ماموريت كى مدّت بڑھادى \_اس كے بعد ذى القعدہ كے مہينہ ميں مہاجرين اور انصار كے ساتھ مدينہ لوٹ آئے\_(12)

غزوہ تبوك (13)

ايك ہولناك خبر

9 ھ ،رجب كا مہينہ بڑى گرمى كا مہينہ تھا ، شديد قحط اور گرانى كے زمانہ كے بعد كہ

 جس سے لوگ حد درجہ پريشان ہو چكے تھے \_ پھلوں اور كھجور كے چننے كا زمانہ آگيا \_ لوگوں نے ذرا اطمينان كا سانس لينے كا سوچا ہى تھاكہ ہولناك قسم كى خبريں پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے پاس آنے لگيں كہ مسلمانوں كو جزيرة العرب كى شمال مشرقى سرحدوں پر رومى بادشاہ كى طرف سے خطرہ ہے \_

ميدہ اور زيتون كا تيل فروخت كرنے كے لئے مدينہ آنے والے نبطى تاجروں نے بتايا كہ '' بادشاہ روم ''ہرقل ''(14)نے بلقاء كے علاقہ ميں ايك عظيم لشكر جمع كرركھا ہے اور لشكر كے كھانے پينے كا انتظام اور ايك سال كى تنخواہ كى ادائيگى كے علاوہ سرحدى قبائل لخم اور جذام كو بھى اپنے ساتھ ملاليا ہے اور اسلامى سرزمين پر حملہ اور اسلامى تحريك كو مٹا دينے كا ارادہ ركھتا ہے \_

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ايك ايسا عظيم لشكر جمع كرنے كے لئے آمادہ ہو گئے جو روم ايسى بڑى طاقت كے لشكر سے مقابلہ كى طاقت ركھتا ہو \_

پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم جنگوں ميں منزل مقصود معين نہيں فرماتے تھے\_اس كے بر خلاف اس بار لشكر جمع كرنے كے آغاز ہى ميں آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے منزل مقصودكا اعلان كرديا \_ تا كہ لشكر ، دشت سوزاں ميں دور دراز كے راستہ كو طى كرنے ، دشوار كام كے انجام دينے اور نہايت طاقتور دشمن سے جنگ كرنے كے لئے تما م تياريوں كے ساتھ ضرورى سازوسامان اور غذا لے كر روانہ ہو\_(15)

منافقين كى حركتيں

منافقين نے لشكر اسلام كى تيارى كے آغاز ميں ، حكومت اسلامى ميں دى گئي آزادى

 سے سوء استفادہ كرتے ہوئے ، حساس ترين لمحات ميں مايوس كن پروپيگنڈہ اور نفسياتى جنگ كے ذريعہ مسلمانوں كو راہ خدا ميں جہاد سے باز ركھنے كى كوشش كى ،يہ لوگ در حقيقت استكبارى طاقتوں كے مفادات كے لئے قدم اٹھارہے تھے \_

اسلام كے خلاف منافقين كى خيانت آميز تحريك تاريخ اسلام ميں '' مسجد ضرار'' كے واقعہ كے نام سے مشہور ہے \_ اس كى تفصيل حسب ذيل ہے \_

منافقين ميں سے ايك سر كردہ '' ابوعامر'' نامى فاسق ، رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى مدينہ ہجرت كے بعد اپنى خيانتوں كى بدولت بھاگ كر مكہ اور طائف چلا گيا او ر ان كے فتح ہونے كے بعد وہاں سے بھاگ كر روم چلا گيا اور وہاں سے مدينہ كے منافقين سے رابطہ اور فكرى امداد كرتا رہتا تھا \_ اس نے اپنے ہواخواہوں كو خط ميں لكھا كہ '' ميں قيصر روم كے پاس جارہاہوں اور اس سے فوجى مداخلت كى درخواست كروں گا تا كہ اس كى مدد سے مدينہ پر حملہ كريں اب تم ''قبا'' كے ديہات ميں مسلمانوں كى مسجد كے مقابلہ ميں ايك مسجد بناؤ اور نماز كے موقع پر وہاں جمع ہو ، فريضہ كى ادائيگى كے بہانے اسلام اور مسلمانوں كے بارے ميں اپنے منصوبوں كو كس طرح عملى جامہ پہنايا جائے كے موضوع پر گفتگو كيا كرو\_

يہ مسجد ، لشكر اسلام كے تبوك روانہ ہونے سے پہلے بن كر تيار ہوگئي \_ منافقين اس مسجد كى آڑميں اپنى كاركردگى كو منظم شكل دے سكتے تھے ، لوگوں كو دھوكہ دينے كے لئے ان لوگوں نے رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے درخواست كى كہ آپ مسجد ميں نماز ادا كريں اور مسجد كا افتتا ح فرمائيں\_

رسول ' صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا نے جواب ميں فرمايا '' ابھى ميں سفركا ارادہ ركھتا ہوں اور سفر كى تيارى ميں مصرف ہوں اگر خدا نے چاہا تو واپسى پر آؤںگا ''\_(16)

 بہانے تراشياں

منافقين جنگ ميں شركت نہ كرنے كے لئے بڑے لچر بہانے تراشتے رہتے تھے\_رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا نے '' جدّ ابن قيس'' نامى ايك منافق سے كہا\_

'' كيا تم روميوں كے ساتھ لڑنے كے لئے خود كو آمادہ كرنے كا ارادہ نہيں ركھتے؟''جدّا بن قيس نے جواب ديا '' اے اللہ كے رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم مجھے آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اس بات كى اجازت ديں كہ ميں شہر ہى ميں رہوں مجھے فتنہ ميں نہ ڈاليں \_ اس لئے كہ ميرے قبيلہ كے لوگ جانتے ہيں كہ كوئي مرد بھى ميرى طرح عورتوں كا ديوانہ نہيں ، مجھے ڈر ہے كہ اگر ميں روم كى عورتوں كو ديكھوںگا تو فتنہ (وگناہ) ميں پڑ جاؤں گا''\_

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے منہ پھير ليا اور فرمايا'' جہاں جانا چاہتے ہو جاؤ''(17)

قرآن اس منافق كى بہانہ بازى كے بارے ميں فرماتا ہے:

'' ان ميں سے كچھ لوگ كہتے ہيں كہ ہم كوجہاد ميں شركت كرنے سے معاف ركھيں اور فتنہ ميں نہ ڈاليں آگاہ ہو جاؤ كہ يہ لوگ خود فتنہ ميں پڑے ہوئے ہيں اور بے شك دوزخ كافروں كو گھيرے ہوئے ہے ''\_(18)

منافقين كام ميں رخنہ ڈالنے اور جنگ كے بارے ميں لوگوں كے حوصلے پست كرنے كے لئے كہتے تھے اس گرمى كے موسم ميں جنگ كے لئے نہ جاؤ يہ موسم جنگ كے لئے مناسب نہيں ہے \_خدا ان لوگوں كے بارے ميں فرماتا ہے :

'' جن لوگوں نے رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى ركاب ميں حكم جہاد سے روگردانى كى وہ خوش ہيں اور راہ خدا ميں جان و مال كے ساتھ جہاد كرنے كوناگوار جانتے ہيں (اور مومنين كو بھى جہاد سے منع كرتے ہيں)وہ لوگ كہتے ہيں كہ اس گرمى ميں كوچ نہ كرو \_ ان سے كہہ ديجئے كہ دوزخ

 كى آگ زيادہ جلانے والى ہے اگرلوگ سمجھ ليں \_(19)

منافقين، آرام طلب ثروت مندافراد اور كچھ ناواقف اعراب نے مختلف بہانوںسے جنگ ميں شركت كرنے سے گريز كيا\_

خداوند عالم اعراب كے بارے ميں فرماتا ہے :

'' باديہ نشينوں (اعراب) ميں سے كچھ لوگ آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے پاس عذر كرتے ہوئے آئے اور جہاد سے معافى چاہ رہے تھے اور كچھ لوگ جو خدا و رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى تكذيب كرتے تھے\_ جہاد سے بيٹھ رہے كافر ج ہى دردناك عذاب ميں مبتلا ہوں گے''\_(20)

منافقين كے خفيہ مركز كا انكشاف

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو خبر ملى كہ منافقين كا ايك گرو ہ سُوَيْلَمْ يہودى كے گھر ايك انجمن بنا كر سازشوں اور لوگوں كو جہاد ميں شركت كرنے سے روكنے كى پلا ننگ ميں مصروف ہے \_ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم جانتے تھے اگر ان كے ساتھ كوئي عبرتناك اور فيصلہ كن سلوك نہ كيا گيا تو يہ مكارانہ سازشوں سے اسلام كو نقصان پہنچائيں گے\_آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے حكم ديا كہ اس گروہ كے مركز كو گھير كر آگ لگادى جائے \_ آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے حكم سے اسلام كے چند محافظين نے اس گھر كو آگ لگادى اور منافقين كے فرار كے نتيجہ ميں يہ گروہ ختم ہو گيا اور فرار كے دوران چھت سے گرنے كى وجہ سے ايك منافق كى ٹانگ ٹوٹ گئي\_(21)

جنگى اخراجات كى فراہمي

مضبوط لشكر مرتب كرنے كے لئے مخيّر اور ثروت مند مسلمانوں نے جاں بازان اسلام

 كى مالى امداد كى اور مسلمانوں نے اخراجات جنگ مہيا كرنے ميں بے مثال دلچسپى كے ساتھ حصہ ليا \_ مسلمان عورتوں نے اپنے زيورات رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے پاس بھيج ديئےا كہ جنگ كے اخراجات ميں كام آئيں \_ ہر شخص اپنى طاقت كے مطابق مدد كرنے ميں كو شاں تھا\_ مثال كے طور پر ايك غريب مزدور ايك صاع ( تين كيلو) خرما پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى خدمت ميں لايا اور عرض كرنے لگا'' \_ اے اللہ كے رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ميں نے نخلستان ميں كام كيا تو دو صاع خرما مزدورى ملى ايك صاع ميں نے اپنے گھر كے لئے ركھ ليا اور ايك صاع جنگ كے اخراجات جمع كرنے كے لئے لايا ہوں''\_

منافقين نے يہاں بھى غلط پرو پيگنڈہ جارى ركھا \_ اگر كوئي دولت مند مالى امداد كرتا تو كہتے '' ريا كارى كررہا ہے ''\_ اور اگر كوئي غريب خلوص كى بناپر تھوڑى سى مدد كرتا تو كہتے كہ '' ''خدا كو اس مددكى ضرورت نہيں ''(22)

منافقين كى ان باتوں كے بارے ميں قرآن مجيد ميں خدا فرماتا ہے:

'' جو لوگ مدد كرنے والے مومنين اور اپنى استطاعت كے مطابق عطا كرنے والوں كے صدقہ ميں عيب نكالتے اور مذاق اڑاتے ہيں خدا ان كا تمسخر كرتا ہے اور ان كے لئے دردناك عذا ب ہے'' \_(32)

اشك حسرت

منافقين كى سازشوں ،پروپيگنڈوں اور افواہوں كے بالمقابل پاكيزہ دل مومنين كا ايك گروہ جنگ ميں شركت كے شوق ميں رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى خدمت ميں حاضر ہوا چونكہ يہ لوگ غريب تھے اور سوارى كا انتظام نہ تھا لہذا انہوں نے رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے خواہش كى كہ ان كو

 مركب عطا كيا جائے تا كہ آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى ركاب ميں صحراؤں كا سفر كركے جہاد مقدس ميں شركت كريں\_

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا \_ ميرے پاس كوئي ايسى سوارى نہيں ہے جس پر تم كو سوار كروں \_ يہ لوگ اس وجہ سے افسوس اور گريہ كرتے ہوئے رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے پاس سے نكلے كہ ان كو جہاد ميں شركت كى توفيق حاصل نہ ہو سكى \_ يہ جماعت تاريخ ميں گروہ '' بكّاؤون''(24) كے نام سے مشہور ہوئي \_ ( يعنى بہت رونے والے) خدا قرآن مجيد ميں ان كو اس طرح ياد كرتا ہے\_

'' اى پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ،مومنين جہاد كے لئے تيار ہو كر آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے پاس آئيں تا كہ آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ان كو كسى مركب پر سوار كرديں ( اور ميدان جہاد لے جائيں ) اور آپ نے جواب ميں فرمايا كہ ميرے پاس مركب نہيںہے جس پر ميں تم كو سوار كروں اور وہ لوگ اس حالت ميں واپس چلے گئے كہ غم كى شدت سے ان كى آنكھوں سے آنسو جارى تھے كہ اخراجات سفر كيوں نہ فراہم كر سكے \_ ايسے لوگوں پر جہاد ترك كردينے ميں كوئي گناہ نہيں ہے ''(25)

 سوالات

1\_ طائف كى جنگ ميں كس قسم كا اسلحہ استعمال ہوا؟

2\_ ہوازن كے اسيروں كى رہائي نے ان كے اسلام كى طرف ميلان پر كيا اثر ڈالا\_

3\_رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى بخششيںكن وجوہات كى بناء پر تھيں؟

4\_ لشكر كے چند افراد كا اعتراض كس چيز پر اور كس تصوّر كے زير اثر تھا؟

5\_ روم كى بڑى طاقت كے حملہ كے ارادہ اور ان كے فوجى نقل و حمل سے رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كس طرح آگاہ ہوئے؟

6\_ جنگ سے فرار كيلئے منافقين كيا بہانے تراش رہے تھے؟

7\_ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے منافقين كے گروہ كے گھر كے لئے كياحكم ديا؟

 حوالہ جات

1\_سيرت ابن ہشام ج 4 ص 121\_125

2\_مغازى واقدى ج 3 ص 927

3\_ پيامبرى و حكومت ص 376

4\_ طبقات ابن سعد ج 2 ص 158

5\_سيرت ابن ہشام ج 4 ص 130\_131

6\_ سيرت ابن ہشام ج 4 ص 133\_

7\_ سيرت ابن ہشام ج 4ص 134\_ 135

8\_ سيرت ابن ہشام ج 4 ص 135

9\_سيرت ابن ہشام ج 4 ص 139\_ انجام كار وہ زمانہ امام على عليہ اسلام ميں خوارج كے رہبروں ميں سے ايك رہبر بنا اور نہروان كى جنگ ميں حضرت على صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے سپاہيوں كے ہاتھوں قتل ہو گيا\_

10\_ يہ ياد دلانا ضرورى ہے كہ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى گفتگو كاصرف كچھ حصّہ يہاں پر نقل ہوا ہے \_

11\_ سيرت ابن ہشام ج 4 ص 141\_142

12\_ سيرت ابن ہشام ج 4 ص 143 \_

13\_ شام كى سر حد پر حجر سے جو راستہ شام كو جاتا ہے اس كے درميان تبوك ايك مضبوط قلعہ تھا اور آج كل سعودى عرب ميں مدينہ سے 778 كيلوميٹر دور ايك فوجى شہر ہے\_

14\_ ہر اكيلو س بھى لكھا گيا ہے\_

15\_امتاع الاسماع ج 1 ص 445\_446 \_طبقات ابن سعد ج 2 ص 165\_ سيرت حلبى ج 3 ص 141\_سيرت ابن ہشام ج 4 ص 159 16\_ سيرت حلبيہ ، مطبوعہ بيروت ج 3 ص 144 \_ سيرت ابن ہشام ج 4 ص 173 \_امتاع الاسماع ج 1 ص 480

17\_ سيرت ابن ہشام ج 4 ص 159\_

18\_ (وَ منْهُمْ مَنْ يَقُولُ ائْذنْ ليْ وَلاَ تَفْتنّى اَلاَ فى الْفتْنَة سَقَطوُا وَ اَنَّ جَهَنَّمَ مُحيطَةُ بالْكَافرين) \_(سورہ توبہ آيت 49)

19\_ (فرحَ الْمُخَلَّفُونَ بمَقْعَدهمْ خلاَفَ رَسُول اللّه وَ كَرهوُا اَنْ يُجَاهدوُا باَمْوالهمْ وَ اَنْفُسهمْ فى سبيل اللّه وَ قَالُوا لاَتَنْفَروُا فى الْحَر قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَراً لَوْ كَانوُا يَفْقَهُون)\_(توبہ/81)\_

20\_( وَ جَائَ الْمُعَذَّرُونَ منَ الْاَعْراب ليُؤْذَنَ لَهُمْ وَ قَعَدَ الَّذينَ كَذَّبُوا اللّه وَ رَسُولَهُ سَيُصيبَ الَّذين كَفَرُوا منْهُمْ عَذَابٌ اَليم) (توبہ/90)\_

21\_ سيرت ابن ہشام ج 4 ص 160\_

22\_ تفسير مجمع البيان ج 5ص 257\_اسباب النزول واحدى ص 172\_

23\_(اَلَّذيْنَ يَلْمزُونَ الْمُطَّوعين منَ الْمُوْمنيْن فى الصَّدَقَات وَالَّذينَ لاَ يَجدُوْنَ الاَّ جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُونَ منْهُمْ سَخرَ اللّهُ منْهُمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَليم)(توبہ/79)\_

24\_ سيرت ابن ہشام ج 4 ص 161\_

25\_ (وَ لاَ عَلَى الَّذين اذَا مَا اَتَوْكَ لتَحْملَهُمْ قُلْتَ لاَ اَجدُ مَا اَحْملُكُمْ عَلَيْه تَوَلَّوْا وَ اَعيُنهمْ تَفيضُ منَ الدَّمْع حُزْناً الاّ يَجدوُا مَا يُنْفقُون)(توبہ/92)

 تيرھواں سبق

بے نظير لشكر

منافقين كى واپسي

شخصيت پر حملہ

تپتا صحرا

حضرت ابوذر كا واقعہ

لشكر اسلام تبوك ميں

دومة الجندل كے بادشاہ كى گرفتاري

پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم پر حملہ كى سازش

مسجد ضرار كو ويران كردو

اسلحہ فروخت نہ كرو

جنگ ميں دعا كى تاثير

غزوہ تبوك سے ماخوذ نتائج

سوالات

 بے نظير لشكر

منافقين كى رخنہ اندازى اور پروپيگنڈے ، راستہ كى دورى ، شديد گرمى ، خشك سالى ، دشمن كا بے شمارلشكر،ان ميں سے كوئي چيزبھى مسلمانوں كو وسيع پيمانہ پر جنگ ميں شركت سے نہ روك سكي\_

تقريباً تيس ہزار افراد نے آمادگى كا اعلان كيا اور'' ثنية الوداع ''كى لشكر گاہ ميں خيمہ زن ہوگئے اس مسلح لشكر كے پاس دس ہزار گھوڑے اور بارہ ہزار اونٹ تھے\_

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے لشكر گاہ ميں سپاہيوں كا معائنہ كيا ، پرچم ان كے حوالے فرمايا اور روانگى كے لئے آمادہ ہوگئے\_(1)

منافقين كى واپسي

منافقين كے سر براہ عبداللہ ابن ابى نے اپنے چند ساتھيوں كے ساتھ '' ذباب ''كے علاقہ ميں \_ ثنية الوداع ميں جو لشكر گاہ تھى اس سے ذرا پيچھے\_ خيمے نصب كئے اور وہيں سے مدينہ لوٹ گئے اور كہا '' محمد اس گرمى ، دورى ، اور سختى ميں روميوں سے لڑنے جارہے ہيں ، وہ سمجھتے ہيں كہ روميوں كے ساتھ جنگ ايك كھيل ہے خدا كى قسم ميں ديكھ رہا ہوں كہ كل ان كے اصحاب اسير اور گرفتار ہوجائيں گے\_(2)

 منافقين چاہتے تھے كہ عين روانگى كے موقع پر نفسياتى حربوں كے ذريعہ لشكر اسلام كے حوصولوں كو كمزور كرديا جائے \_ ليكن ان كى يہ چال كارگر نہ ہوئي \_(3)

شخصيت پر حملہ

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى ركاب ميں حضرت على (ع) كو ہر جنگ ميں شركت كا افتخار حاصل تھا ليكن اس جنگ ميں رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے حكم سے شريك نہيں ہوئے اور آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے حكم كے مطابق مدينہ كى ديكھ بھال كے لئے مدينہ ميں ہى رك گئے \_ رسول اللہ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم منافقين كى سازشوںسے آگاہ تھے كہ كہيں ايسا نہ ہو كہ شرك پر باقى رہ جانے والے اعراب كى مدد سے منافقين ، شہر مدينہ پر مجاہدين سے خالى ہو جانے كى بنا پر حملہ كرديں اور كوئي ناگوار حادثہ پيش آجائے\_ پريشان كن سياسى حالات ميں سازشوں كا مقابلہ كرنے كيلئے اسلام كے مركز كى ديكھ بھال صرف علي(ع) كر سكتے ہيں\_

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے حضرت على (ع) كو اپنى جگہ پر اس لئے بٹھايا تا كہ اطمينان سے جہاد كے لئے جا سكيں \_ منافقين نے علي(ع) كو اپنى سازشوں ميں ركاوٹ محسوس كيا تو ان كو ميدان سے ہٹانے كے لئے ما حول بنانا ، افواہيں پھيلانا اور در حقيقت ان كى شخصيت پر حملہ كرنا شروع كرديا \_ انہوں نے يہ افواہ پھيلائي كہ '' رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ،على (ع) سے افسردہ خاطر ہوگئے تھے اس ليے آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے ان سے بے اعتنائي كى اور اپنے ساتھ نہيں لے گئے '' يہ باتيں على (ع) كے كانوں تك پہنچيں تو آپ(ع) نے اسلحہ اٹھايا اور مدينہ سے تين ميل دور مقام '' جرف'' ميں رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے جا ملے اور عرض گيا: اے اللہ كے رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم منافقين كہتے ہيں كہ آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم مجھ سے تنگ آگئے ہيں اس لئے مدينہ چھوڑ ے جارہے ہيں ، آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا :

 '' وہ لوگ جھوٹ بولتے ہيں \_ ميں نے اپنے بعد تمہيں مدينہ ميں حفاظت اور نگہبانى كے لئے چھوڑا ہے \_اس وقت آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے وہاں موجود بہت سارے اصحاب كے سامنے حضرت على (ع) سے فرمايا \_

'' ميرے بھائي مدينہ واپس جاؤ، مدينہ كے لئے ميرے يا تمہارے علاوہ كوئي مناسب نہيں، تم ہى ميرے خاندان ، مقام ہجرت (مدينہ) اور ميرى قوم كے در ميان ميرے جانشين ہو ، كيا تمہيں يہ پسند نہيں كہ تم ميرے ليے ايسے ہى ہو جيسے موسي(ع) كےلئے ہارون(ع) مگر يہ كہ ميرے بعد كوئي پيغمبر نہيں ہوگا''\_

حضرت على (ع) مدينہ لوٹ آئے اور رسول خد ا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اپنے مقصد كے لئے روانہ ہوگئے \_(4)

تپتا صحرا

سختيوں ميں گھرے ہوئے لشكر '' جيش العُسْرَہ'' كى كمان 61 سالہ با ہمت و جرى رہبر يعنى رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے ہاتھ ميں تھى \_دشمن تك پہنچنے كے لئے سپاہيوں كو 778 ، كيلوميٹر كے گرم ريگستان كو عبور كرنا تھا \_لشكر چل پڑا ، آفتاب آگ بر سارہا تھا \_ شديد گرمى كا خطرہ دشمن سے كم نہ تھا\_ ليكن لشكر اسلام بھى استقامت و مقاومت كا پيكر تھا \_ صرف چند منافقين تخريب كارى اور اذيت رسانى كے ارادے سے ساتھ ہوگئے تھے\_ يہ لوگ راستہ ميں خيانت آميز حركتيں اور زہر يلے پروپيگنڈے كررہے تھے\_ لشكر اسلام كا گزر اصحاب '' حجر'' (5) كے علاقہ سے ہوا، اصحاب حجر كے ويران شہر ميں ايك كنواں تھا سپاہيوں نے كنويں سے پانى كھينچا اور ظروف بھر لئے \_ جس وقت يہ لوگ اترے اور سپاہى آرام كرنے لگے تو رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا كہ نہ كنويں كا پانى پينا اور نہ آٹا گوندھنا اور اگرآٹا گوندھ ليا ہے تو اس كو نہ

 كھانا بلكہ چوپايوں كو ديدينا ''\_

اسى طرح آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا كہ '' آج رات كوئي لشكر گاہ سے باہر نہ نكلے'' اس رات لشكر گاہ سے كوئي باہر نہيں گيا سوائے دو افراد كے اور ان كے ساتھ ناگوار حادثات پيش آئے\_

صبح سويرے لشكر اسلام رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے پاس طلب آب كے لئے پہنچا آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے دعا فرمائي ، بارش ہوئي اور پانى گڑھوں ميں بھر گيا \_ جان بازوں نے بارش كے پانى سے مشكيں بھر ليں \_ ايك منافق نے كہا '' ايك گذر تا ہوا بادل تھا جو اتفاقاً برس گيا\_(6)ايك جگہ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كا اونٹ گم ہو گيا كچھ لوگ ڈھونڈھنے كے لئے نكلے منافقين ميں سے ايك شخص نے كہا كہ يہ كيسے پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ہيں جو آسمانوں كى خبر ديتے ہيں ليكن يہ نہيں معلوم كہ ان كا اونٹ كہاں ہے \_ يہ باتيں پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم تك پہنچائي گئيں تو آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا'' خدا جو بتاديتا ہے ميں غيب كى وہى باتيں جانتا ہوں '' اسى وقت جبرئيل نازل ہوئے اور آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو اونٹ كى جگہ سے با خبر كيا آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا ميرااونٹ فلان وادى ميں ہے اور اس كى مہار فلاں درخت ميں الجھ گئي ہے جاؤ اس كو پكڑ لاؤ''\_(7)

حضرت ابوذر كا واقعہ

چلتے چلتے راستہ ميںحضرت ابوذر كا اونٹ بيٹھ گيا انہوں نے بڑى كوشش كى كہ كسى طرح قافلہ تك پہنچ جائيں \_ ليكن كامياب نہ ہو سكے \_ چنانچہ اونٹ سے اتر پڑے \_ سامان پيٹھ پر لادا اور پيدل ہى چل پڑے \_ آفتاب شدت كى گرمى بر سارہا تھا \_ابوذر پياس سے نڈھال چلے جارہے تھے \_ اپنے آپ كو بھلا چكے تھے اور صرف لشكر رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم تك پہنچنے كے علاوہ كوئي مقصد نہ تھا\_ پياس سے تپتے ہوئے جگر كے ساتھ پيدل ، پستيوں اور بلنديوں كو پيچھے

 چھوڑتے ہوئے چلے جارہے تھے\_ كہ دور سے آپ كى نگاہيں لشكراسلام پر پڑيں ، آپ نے اپنى رفتار بڑھادى اس طرف ايك سپاہى كى نظر ايك سياہى پر پڑى اس نے رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے عرض كى كہ '' كوئي شخص ہمارى طرف آرہا ہے ''\_ آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا '' اچھى بات ہے وہ ابوذر ہونگے '' آنے والى سياہى اور قريب ہو گئي ايك شخص نے چلّا كر كہا '' وہ ابوذر ہيں'' خدا كى قسم وہى ہيں '' آنحضرت نے فرمايا:

خدا ابوذر پر رحمت نازل كرے وہ اكيلے راستہ طے كرتے ہيں ، تنہا مريں گے اور تنہا اٹھائے جائيں گے \_(8)

لشكر اسلام تبوك ميں

لشكر اسلام نے اپنا سفر جارى ركھا اور تبوك پہنچ گيا \_ ليكن روميوں كو اپنے سامنے نہيں پايا اس لئے كہ رومى ، لشكر اسلام كى كثرت سے واقف ہو چكے تھے اور لشكر اسلام كى شجا عت اور بلند حوصلوں كى اطلاع ان كو پہلے سے تھى \_(9) اس بنا پر انہوں نے جان بچانے ہى ميں عافيت سمجھى اور شمال كى طرف عقب نشينى اختيار كرلى \_(10)

تبوك ميں لشكر اسلام نے اپنا پڑاؤ ڈال ديا \_ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے لشكر كے سامنے تقرير كى \_ (11) مسلمان بيس دن تك تبوك ميں رہے\_(12) رسول اللہ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے وہاں چند گروہوں كو اپنے زير اثر قبيلوں سے عہد و پيمان باندھنے كے لئے مختلف سرحدى علاقوں ميں روانہ فرمايا، سرحدى علاقوں ميں بسنے والے قبيلوں سے عہد و پيمان كے بعد جزيرة العرب كى سرحديں محفوظ ہوگئيں \_

 دومة الجندل كے بادشاہ كى گرفتاري

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے سواروں كے ايك دستہ كو خالدبن وليد كى سربراہى ميں دومة الجندل روانہ كيا \_ خالد اور اس كے سپاہيوں نے وہاں كے بادشاہ اُكيدر اور اس كے بھائي حسان پر جب وہ ايك وحشى گائے كا پيچھا كررہے تھے غفلت كے عالم ميں حملہ كرديا \_ حسان ماراگيا اور اُكيدر گرفتار ہو گيا \_ خالد نے اُكيدر كو گرفتار كرنے كے بعد دُومةُ الجندل كو فتح كيا اور مال غنيمت كے ساتھ واپس پلٹا \_ اُكيد ر كو پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى خدمت ميں پيش كيا گيا \_ رسولخدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے اس سے صلح كا معاہدہ كيا اور جزيہ ادا كرنا ضرورى قرار دے كر آزاد فرما ديا\_(13)

تبوك ميں شہر اَيْلَہ ، جہاں عيسائي آباد تھے ، كے رئيس يوحَنّا ابن رُوْبہَ نے دومة الجندل كے واقعات سننے كے بعد پيش قدمى كى اور پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى خدمت ميں آكر اپنے آپ كو اور اپنے قبيلہ كو اسلام كى حمايت كے سايہ ميں پہنچا ديا \_ وہاں يہ طے پايا كہ اہل اَيلہ سالانہ تين سو طلائي دينا ربعنوان جزيہ ادا كريںگے\_(14)

پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم پر حملہ كى سازش

مقام تبوك ميں بيس دن قيام كے بعد ، لشكر اسلام نے رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے حكم كے بموجب واپسى كا ارادہ كيا \_ منافقين نے ديكھا جنگ يا لشكر اسلام كے قتل اور زخمى ہونے كى نوبت ہى نہيں آئي تو انہوں نے رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے قتل كا منصوبہ بنايا كہ واپسى كے دوران گھاٹى ميں چھپ جائيں اور آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے اونٹ كو بھڑ كا ديں تا كہ آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اونٹ سے گر كر درّوں ميں لڑھك كر ختم ہو جائيں\_

جب آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اس گھاٹى پر پہنچے تو خدا نے آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو منافقين كے ارادوں سے آگاہ

 كرديا\_ آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے اصحاب سے فرمايا كہ وہ لوگ درّہ كے نيچے سے گزريں اورآنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خود گھاٹى كے اوپر روانہ ہوئے \_ عمار ياسر سے فرمايا كہ اونٹ كى مہار كھينچتے ہوئے لے چليں اور حذيفہ بن يمان سے فرمايا كہ اونٹ كو پيچھے سے ہانكتے رہيں \_ جب آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم گھاٹى كے اوپر پہنچے تو منافقين نے چاہا كہ حملہ شروع كريں رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے غصّہ كے عالم ميں حذيفہ كو حكم ديا كہ ان كو بھگادو جب حذيفہ نے ان پر حملہ كيا تو منافقين رسوائي كے ڈرسے فوراً ہى بھاگ كھڑے ہوئے اور شب كى تاريكى ميں لشكر سے جاملے \_ دوسرے دن صبح اُسيد ابن حضير نے پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے ان لوگوں كو قتل كر ڈالنے كى اجازت مانگى ليكن رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے اجازت نہيں دى \_(15)

مسجد ضرار كو ويران كردو

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم تبوك سے واپسى پر جب منزل ذى آوان پر پہنچے تو آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم وحى اور مندرجہ ذيل آيات كے نزول كے ذريعہ مسجد ضرار كے بانيوں كے منصوبہ سے باخبر ہوگئے قرآن مجيد ميں ارشاد ہوتا ہے\_

'' جن لوگوں نے ضرر پہنچانے ،كفر اختيا ركرنے ، مسلمانوں كے درميان تفرقہ ڈالنے اور ان لوگوں كے لئے مركز بنانے كے لئے جو اس سے پہلے خدا اورسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے جنگ كرتے تھے \_ مسجد بنائي ہے \_ البتہ يہ لوگ قسم كھاتے ہيں كہ سوائے نيكى كے اور كچھ نہيں چاہتے اور خدا گواہى ديتا ہے كہ يہ لوگ جھوٹے ہيں آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ہرگز اس مسجد ميں نماز كے لئے نہ كھڑے ہوں \_ وہ مسجد جو پہلے ہى دن سے اساس تقوى پر بنى ہے زيادہ بہتر ہے كہ آپ اس ميں كھڑے ہوں اس مسجد ميں وہ لوگ ہيں جو خود كو پاك و پاكيزہ ركھنے كو دوست ركھتے ہيں

 اور خدا بھى مطہرين كو دوست ركھتا ہے ''\_(16)

ان آيات كے نزول كے بعد آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے چند مسلمانوں كو حكم ديا كہ '' جاؤ اور اس مسجد كو كہ جس كو ستم گروں نے بناياہے ، ويران كردو اور جلاڈالو ''رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے حكم پر فوراً عمل ہوا اور مسجد كى چھت كو جو كھجور كى لكڑى سے بنائي گئي تھى آگ لگادى گئي ، منافقين بھاگ كھڑے ہوئے اور آگ بجھنے كے بعد مسجد كى ديواروں كو مليا ميٹ كرديا گيا \_(17)

اسلحہ فروخت نہ كرو

تبوك كے واقعہ كے بعد بہت سے جانبازوں نے يہ سمجھ كر كہ جہاد كا كام اب تما م ہوگيا اپنے اسلحہ كو بيچنا شروع كرديا \_ دولت مند اسلحہ خريد نے لگے تا كہ اپنى قوت ميں اضافہ كريں جب يہ خبر پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو ملى تو آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے اس كام سے منع كيا اور فرمايا: '' ہمارى امت سے كچھ لوگ اسى طرح اپنے دين كا دفاع كرتے رہيں گے\_ يہاں تك كہ دجال ظہور كرے''\_ (18)

جنگ ميں دعا كى تاثير

تبوك كے واقعہ كے بعد رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے خدواند عالم كى بارگاہ ميں شكر ادا كيا اور فرمايا

'' خدايا اس سفر ميں جو اجر ملا اور جو كچھ پيش آيا ہم اس پر تيرى بارگاہ ميں شكريہ ادا كرتے ہيں اس اجر و پاداش ميں وہ لوگ بھى ہمارے شريك ہيں جو عذر شرعى كى وجہ سے يہاں رك گئے تھے'' حضرت عائشےہ نے كہا '' اے اللہ كے رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم آپ لوگوں كو سفركى تكليفيں

 اور سختياں جھيلنا پڑيں ايسے ميں جو لوگ گھروں ميں رہ گئے كيا وہ بھى آپ كے ساتھ شريك ہيں ؟ '' رسول خد ا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا '' ہم نے جہاں كہيں بھى سفر كيا ، جہاں كہيںبھى خيمہ زن ہوئے، جو لوگ مدينہ ميں رہ گئے تھے وہ ہمارے ساتھ تھے \_ ليكن چونكہ يہ لوگ بيمارتھے اس لئے عملى طور پر ہمارے ساتھ نہ آسكے ، قسم اس ذات كى جس كے قبضہ قدرت ميں ميرى جان ہے \_ ان كى دعا ہمارے ہتھياروں سے زيادہ دشمن پر انداز ہوئي \_(19)

غزوہ تبوك سے ماخوذ نتائج

1\_غزوہ تبوك موجب بنا كہ تاريخ اسلام ميں پہلى بار مسلمانو7ں ميں سے ہر وہ شخص جو اسلحہ اٹھانے پر قادر تھا ، ميدان ميں آجائے (20) اس طرح كہ مومنين ميں سے كسى نے بھى اس حكم كو ماننے سے انكار نہيں كيا مگر تين آدميوں نے كہ جنكى توبہ خدا نے بعد ميں قبول كرلى در حقيقت اس لشكر كشى نے مسلمانوں كى جنگى صلاحيتوں كو آشكار كيا \_

2\_ تبوك كى جنگى مشق ، لشكر اسلام كے مضبوط ارادے اور جسمانى و روحانى طاقت كا مظاہرہ تھى اس لئے كہ نہايت نظم و نسق كے ساتھ ، اس دور كے ابتدائي وسائل كے ذريعہ انتہائي دشوار گزار اور طولانى راستہ طے كرنا ، لشكر اسلام كے حوصلوں كى بلندى اور تجربہ كارى كا ثبوت ہے \_

3\_ غزوہ تبوك ، اعراب كى نظر ميں مسلمانوں كى عسكرى و معنوى عظمت بڑھانے كا موجب بنا \_وہ اعراب جوابھى شرك پر باقى تھے اس حقيقت كو سمجھ گئے كہ جو لشكر نہايت سختى برداشت كركے روميوں سے لڑنے كے لئے سينكڑوں ميل كى مسافت طے كرسكتا ہے تو وہ بڑى آسانى سے مشركين عرب كا بھى مقابلہ كر سكتا ہے اور اسى لئے ہم ديكھتے ہيں كہ تبوك

 كے واقعہ كے بعد جزيرة العرب كے مختلف قبائل كى طرف سے مدينہ ميں وفود آنا شروع ہوگئے تا كہ اپنے قبيلہ كے مسلمان ہو جانے كا اعلان كريں اسى وجہ سے ہجرت كے نويں سال كو''و فود كا سال'' كہا جاتا ہے\_

4\_ جزيرة العرب كى سرحدوں كا سرحدى قبائل سے معاہدہ كے بعد محفوظ ہو جانا \_

5\_ منافقين كے مكروہ كردار كاپردہ فاش ہو جانا \_ جو اس واقعہ ميں بے حد رسوا ہوئے\_

6\_ غزوہ تبوك اس بات كا سبب بنا كہ مسلمان ،رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى رحلت كے بعد بڑى آسانى سے شام اور روم كے مختلف علاقوں كو آزاد كراليں \_

 سوالات

1\_ روم كى بڑى طاقت كے استكبارى لشكر سے لڑنے كے لئے كتنے مسلمان تيار ہوئے ؟

2\_رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے راستہ ميں حضرت ابوذر كے بارے ميں كيا فرمايا؟

3\_ مدينہ سے تبوك كا فاصلہ كتنے كلو ميٹر ہے اور رسول خد ا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى عمرمبارك اس سال كتنى تھى ؟

4\_ منافقين نے يہ كيوں چاہا كہ على (ع) مدينہ ميں نہ رہيں؟

5\_ منافقين نے كن مقاصد كيلئے مسجد ضرار كو تعمير كيا تھا؟

6\_كونسى آيات مسجد ضرار كے بارے ميں نازل ہوئيں پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے اس مسجد كے بارے ميں كيا فرمان جارى كيا؟

7\_ غزوہ تبوك كے كيا نتائج رہے؟

8\_ پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو ختم كردينے كى سازش والا واقعہ كيا تھا؟

 حوالہ جات

1\_ مغازى واقدى ج 3 ص 996\_1002\_ سيرت ابن ہشام ج 4 ص 162\_

2\_مغازى واقدى ج 3 ص 995\_

3\_امتاع الاستماع ج 1 ص 450\_

4\_ سيرت ابن ہشام ج 4 ص 163 \_ارشاد شيخ مفيد ص 83\_امتاع الاسماع مقر يرى ج 1 ص 450\_ انساب الاشراف ج 1 ص 94\_96 \_صحيح بخارى ج 5 (كتاب المغازى باب تبوك) ص 129 \_ صحيح مسلم ج 2ص360 \_مسند احمد ابن حنبل ج 3 ص 50 \_مستدرك حاكم ج 3 ص 109 \_ سنن ابن ماجہ ج 1 ص 42 \_ الاستيعاب ج 3 ص 34 ، 35 بر حاشيہ الاصابہ\_

5\_''اصحاب حجر'' قوم ثمود كے معذب افراد تھے جنہوں نے ناقہ صالح كوپئے كرديا تھا اور خدا نے ان كو ان كے گناہ كے جرم ميں سخت عذاب ميں مبتلا كيا \_ ان كا ويران شہر مدينہ اور دمشق كے درميان واقع ہے \_ چونكہ ان لوگوں نے پہاڑ كے دامن ميں اپنے گھر بنائے تھے اس لئے اصحاب حجر كے نام سے پكارے گئے \_ يہ علاقہ مدينہ منورہ سے 344 كيلوميٹر كے فاصلہ پر واقع ہے\_

6\_ سيرت ابن ہشام ج 4 ص 164\_166\_ امتاع الاسماع ج 1 ص 456\_

7\_ سيرت ابن ہشام ج 4 ص 166 \_ امتاع الاسماع ج 1 ص 456\_

8\_ رَحمَ اللّهُ اَبَاذَر يَمْشى وَحْدَه وَ يَموُت وَحَده وَ يَبْعَث وَحْدَه \_'' رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى يہ غيبى پيش گوئي پورى ہو كررہى كئي برس بعد جب عثمان نے ابوذر كو جلا وطن كيا تو وہاں آپ نے فقر ور نج كى بناء پر تنہائي اور غربت كے عالم ميں دم توڑا \_ عبداللہ ابن مسعود نے رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے يہ بات خودسنى تھى آپ ان كے جنازہ پر پہنچے دوستوں كے ساتھ انكے دفن ميں شركت كى پھر وہيں آپ نے رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى اس بات كو ياد كيا اور روئے \_ سيرت ابن ہشام ج 4 ص 167 \_ 9\_ روميوں نے جنگ موتہ ميں لشكر اسلام كے بلند حوصلوں كو ديكھا تھا اور سپاہ اسلام كى فتوحات پر مشتمل خبريں سننے كے بعد انہوں نے يہ سمجھ ليا تھا كہ مسلمانوں سے روبرو ہوكر مقابلہ كى ان ميں طاقت نہيں ہے \_

10\_ پيامبرو آئين نبرد جنرل مصطفى طلاس ص 483 \_

11\_پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى تقرير كامتن مغازى واقدى ج 3 ص1015و 1016 پر موجود ہے \_

12\_ ابن اسحاق كے قول كے مطابق 10 سے 15 دن تك \_سيرت ابن ہشام ج 4 ص 170\_

13\_ سيرت ابن ہشام ج 4 ص 169\_مغازى واقدى ج 3 ص 1025\_

14\_ سيرت ابن ہشام ج 4 ص 169\_ مغازى واقدى ج 3 ص 1042\_

15\_سيرت حلبى ج 3ص 143 \_ مغازى واقدى ج 3 ص 1043\_

16\_(وَالَّذينَ اتَّخَذوُا مَسْجداً ضرَارَاً وَ كُفْرَاً وَ تَفْريقَاً بَيْنَ الْمُؤْمنيْنَ وَ ارْصَاداً لمَنْ حَارَبَ اللّهَ وَ رَسوُلَهُ منْ قَبْلُ و لَيَحْلفنَّ انْ اَرَدْنَا الاَ الْحُسْنى وَاللّه يَشْهَدُ اَنَّهُمْ لَكَاذبُونَ لاَ تَقُمْ فيه اَبَداً لَمَسْجدٌ اُسّسَ عَلَى الَّتَقْوى منْ اَوَّل يَوْم: اَحَقُّ اَنْ تَقُومَ فيه ، فيه رجَالٌ يُحبُّونَ اَنْ يَتَطَهرُوا وَ اللّهُ يُحبُّ الْمُطّهّريْنَ) \_(توبہ /106و107)\_

17\_ سيرت حلبى ج 3 ص 144\_ سيرت ابن ہشام ج 4 ص 174\_ مغاز واقدى ج 3 ص 1046\_ امتاع الاسماع ج1 ص 480\_ تفسير التاويل و حقائق التنزيل نسخہ خطي، واقعہ مسجد ضرار از ص 473 تا 475\_

18\_ مغازى واقدى ج 3 ص 1057،1056\_

19\_ مغازى واقدى ج 3 ص 1056 \_ 1057\_

20\_ عبداللہ بن ابّى اور ديگر 83 منافقين كے علاوہ \_

 چودھواں سبق

منافقين كے سربراہ كى موت

مدينہ ميں مختلف قبائل كے نمائندہ و فود كى آمد

وہ دين جس ميں نماز نہيں اس كا كوئي فائدہ نہيں

ابراہيم كا سوگ

خرافات سے جنگ

مشركين سے بيزاري

حضرت على (ع) اہم مشن پر

مباہلہ

حضرت على (ع) كى يمن ميں ماموريت

سوالات

 منافقين كے سربراہ كى موت

واقعہ تبوك كے بعد مسلمانوں كى كاميابيوں ميں سے ايك كاميابى منافقين كے فتنہ پرور سربراہ عبداللہ ابن ابى كى موت ہے وہ تھوڑ ے عرصہ تك بيمار رہ كر مر گيا اور اس طرح تحريك اسلامى كے ايك سخت ترين داخلى دشمن كا شر برطرف ہو گيا\_(1)

مدينہ ميں مختلف قبائل كے نمائندہ وفود كى آمد

فتح مكہ اور تبوك پر لشكر كشى كے بعد، ہر طرف سے مختلف قبائل كى نمائندگى كرنے والے وفود مدينہ ميں آئے \_ چنانچہ اسى لئے سنہ 9 ھ كو'' عام الوفود'' ( وفود كا سال) كہا جاتا ہے \_ اعراب اس بات كے منتظر تھے كہ اسلام اور قبيلہ قريش كى باہمى چپقلش كا كيا نتيجہ نكلتا ہے ؟ اس لئے كہ قريش عرب كے پيشوا اور خانہ كعبہ كے متولى تھے\_ جب مكہ فتح ہو گيا اور قريش مغلوب ہوگئے تو دوسرے عرب قبائل يہ سمجھ گئے كہ ان ميں اسلام سے مقابلہ كى طاقت نہيں ہے \_ غزوہ تبوك سے يہ حقيقت اور زيادہ روشن ہوگئي تھى \_ لہذا ناچار گروہ در گروہ دين خدا ميں داخل ہونے لگے\_

وہ دين جس ميں نماز نہيں اس كا كوئي فائدہ نہيں

عرب كے سخت ترين قبيلہ ، ثقيف كى جانب سے چھ سركردہ افراد پر مشتمل ايك وفداسلام قبول كرنے كے بارے ميں مذاكرہ كرنے كے لئے مدينہ آيا اور مغيرہ ابن شعبة ثقفى كے گھر ٹھہرا ، پذيرائي كا سامان رسول اللہ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے گھر سے مغيرہ كے گھر بھيجا گيا انہوں نے اسلام قبول كرنے كے سلسلے ميں كچھ تجويزيں ركھيں منجملہ ان كے ايك يہ تھى كہ ''لات'' كے بتخانہ كو تين سال تك ويران نہ كريں\_ دوسرے يہ كہ ان سے نماز معاف ہوجائے ، جب رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے ان كى تجويزوں كو قبول نہيں كيا تو وہ ترك نماز پر اصرار كرنے لگے \_ آنحضرت(ع) نے فرمايا '' جس دين ميں نماز نہيں اس كا كوئي فائدہ نہيں''\_ آخر كار انہوں نے اسلام قبول كيا اور نماز پڑھنے اور شرعى احكام پر عمل كرنے كے لئے آمادہ ہوگئے\_(2)

ابراہيم كا سوگ

پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى بيوى ماريہ قبطيہ (3) سے ايك بيٹا پيدا ہوا \_ ولادت كى صبح پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے اپنے اصحاب كو يہ خوش خبرى سنائي كہ كل رات خدا نے مجھے بيٹا عطا كيا ہے جس كا نام ميں نے اپنے جد ا،براہيم (ع) كے نام پر ابراہيم (ع) ہى ركھاہے \_ ولادت كے ساتويں دن آپ(ع) نے عقيقہ ميں ايك گوسفند ذبح كيا اورمولود كے سر كے بال تراش كر اس كے برابر چاندى مسكينوں ميں صدقہ كے طور پر تقسيم كي\_ پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى دوسرى بيويوں نے جب يہ ديكھا كہ ماريہ كے ذريعہ پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم صاحب اولاد ہوگئے ہيں تو ان كو ماريہ پررشك ہوا\_(4)

18/ مہينہ كے بعد پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كا اكلوتا بيٹا بيمار پڑا اور انتقال كر گيا \_پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اس كے انتقال سے غم و اندوہ ميںمبتلا ہوئے\_

 خرافات سے جنگ

جس دن ابراہيم كا انتقال ہوا اس دن آفتاب كو گہن لگا \_ لوگوںنے يہ سوچا كہ پيغمبراسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے بيٹے كے غم ميں آفتاب كو گہن لگا ہے \_ پيغمبراسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نہيں چاہتے تھے كہ لوگ خرافات كى طر ف مائل ہوں اس لئے آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم منبر پر تشريف لے گئے اور فرمايا '' آفتاب و ماہتاب قدرت كى نشانى ہيں وہ سنت الہى كے مطابق خاص راستے پر گردش كرتے ہيں اور انہيں ہرگز كسى كى ولادت ياموت پر گہن نہيں لگتا ، سورج گہن كے موقع پر تمہارا فريضہ يہ ہے كہ تم نماز پڑھو\_(5)

مشركين سے بيزاري

10/ذى الحجہ 9 ھ بمطابق 22 مارچ 631 ئ

حج كا زمانہ آگيا \_ ابھى تك مشركين حج كے مراسم ميں گذشتہ لوگوں كے طريقہ كے مطابق شركت كرتے تھے\_اس سال مشركين سے بيزارى ( سورہ برائت)(6) والى آيتيں نازل ہوئيں رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے ابتدا ميں ابوبكر كو امير الحاج كے عنوان سے مكہ روانہ كيا اور حكم ديا كہ ان آيات كو لوگوں كے مجمع ميں پڑھيں\_ابوبكر اور ديگر مسلمان حج كے لئے مكہ كى طرف جادہ پيما ہوئے \_

حضرت على (ع) اہم مشن پر

ابھى تھوڑى دير نہ گزرى تھى كہ جبرئيل نازل ہوئے اور خدا كى طرف سے پيغام لے كر آئے كہ '' مشركين سے بيزارى والے پيغام كو يا آپ خود پہنچا ئيں يا وہ شخص پہنچائے جو

 آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے اہل بيت (ع) سے ہو'' رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے اپنى اونٹنى ''' ناقہ عضبائ'' كو على (ع) كے حوالہ كيا اور فرمايا ابوبكر سے جا كر وہ آيتيں لے لو جو مشركين سے بيزارى و برائت كے سلسلہ ميں نازل ہوئي ہيں اور زائرين خانہ خدا كے مجمع ميں خود پڑھو\_ بروايت شيخ مفيد ،ابوبكر نے آيا ت كو على (ع) كے حوالہ كيا اور مدينہ لوٹ آئے \_(7) اور پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى بارگاہ ميں پہنچ كر كہا '' كيا ميرے بارے ميں وحى نازل ہوئي ہے ؟'' رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے نہايت اطمينان سے فرمايا'' جبرئيل (ع) تشريف لائے اور خدا كا پيغام پہنچايا كہ اس كام كو ميرے يا ميرے اہل بيت كے فرد كے علاوہ كوئي دوسرا انجام نہيں دے سكتا \_(8)

حضرت على (ع) حج كے دوران مجمع كے درميان كھڑے ہوئے اور رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے فرمان كے مطابق اعلان كيا كہ '' اے لوگو كوئي كافربہشت ميں نہيں جائے گا اور اس سال كے بعد كسى مشرك كو حج نہيں كرنے ديا جائے گا اور نہ ہى كعبہ كا برہنہ طواف كرنے كى اجازت ہوگى \_ جس كى رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے كوئي قرار داديا معاہدہ ہے تو وہ معاہدہ اپنى مدت تك باقى ہے اور دوسروں كو بھى آج سے چارمہينے كى مہلت ہے كہ ہر گروہ اپنے مسكن اور اپنى سرزمين كو پلٹ جائے \_ چار مہينے كے بعد كسى بھى مشرك كے لئے كوئي عہد و پيمان نہيں رہ جائے گا مگر ان لوگوں كے لئے جنہوں نے خدا اور اس كے رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے ايك مدت تك كے لئے عہد و پيمان كيا ہے \_ اس سال كے بعد مشركين نہ حج بجالائيں گے اور نہ كعبہ كے گرد برہنہ طواف كريں گے \_(9)

 مباہلہ

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے دنيا كے سر كردہ افراد كو خط لكھنے كے بعد ايك خط اسقف ''نجران'' (مكہ كے جنوب مشرق ميں 910 كيلوميٹر كے فاصلہ پر ايك شہر ہے )كو لكھا اور اس ديار كے عيسائيوں كو اسلام كى دعوت دى \_

خط ميں كہا گيا تھا كہ اگر اسلام قبول نہيں كرتے تو جزيہ دو تا كہ تمہيں اسلامى حكومت كى حمايت حاصل ہوجائے يا پھر جنگ كے لئے تيار ہوجاؤ\_اسقف نے حضرت عيسى (ع) كے بعد ايك پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے ظہور كى بشارت آسمانى كتابوں ميں پڑھ ركھى تھى اس لئے اس نے اپنے نمائندوں كو مدينہ بھيجنے كا ارادہ كيا \_عيسائيوں كا ايك عالى مرتبہ وفد مذاكرہ اور اسلام كے مسائل كے بارے ميں تحقيق كے لئے مدينہ پہنچا اور يہاں پہنچنے كے بعد انہوں نے مكمل آزادى كے ساتھ اپنے مذہبى مراسم مسجد مدينہ ميں انجام ديئے\_ اس كے بعد حضرت عيسى (ع) كے بارے ميں ايك تفصيلى بحث شروع ہوئي \_ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے حضرت عيسى (ع) كے بارے ميں فرمايا'' وہ خدا كى مخلوق اور اس كے بندے ہيں جن كو خدا نے مريم كے رحم ميں ركھا\_(10)

عيسائي نمائندے كہہ رہے تھے كہ '' عيسى (ع) خدا كے بيٹے ہيں اس لئے كہ مريم نے بغير كسى مرد كى قربت كے ان كو جنا ہے \_ جواب ميں آيت نازل ہوئي اور رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے اس كو پيش كيا كہ عيسى (ع) كى خلقت آدم (ع) كى تخليق كى طرح ہے خدا نے ان كو خاك سے پيدا كيا \_ (11) يعنى اگر باپ كا نہ ہونا خدا كا بيٹا ہونے كى دليل ہے تو آدم كا نہ باپ تھا اور نہ ماں لہذا وہ خدا كا بيٹا ہونے كے زيادہ سزاوار ہيں\_

مذاكرات اور بحثيں جارى رہيں ، عيسائي مذہبى نمائندے پيغمبراسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى منطق كے سامنے خاموش ہوگئے ، ليكن ان كا بے جا تعصب حقيقت و ايمان كو ماننے سے ركاوٹ بنا رہا\_

 فرشتہ وحى نازل ہوا اور پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو حكم ملا كہ ان لوگوں كو مباہلہ كے لئے بلائيں\_

يعنى دونوں گروہ صحرا ميں جائيں اور ايك معين وقت پر خدا كى بارگاہ ميں دعا كريں اور جھوٹے پر لعنت بھيجيں\_(12)

مباہلہ كے بارے ميں علامہ طباطبائي مرحوم فرماتے ہيں كہ '' مباہلہ''، اسلام كے زندہ معجزات ميں سے ہے ، ہر با ايمان شخص اسلام كے پہلے پيشوا كى پيروى ميں حقائق اسلام ميں سے كسى حقيقت كے اثبات كے لئے مخالف سے مباہلہ كر سكتا ہے اور خداوند عالم سے درخواست كر سكتا ہے كہ مخالف كو كيفر كردار تك پہنچائے اور شكست دے ''(13)

مباہلہ كا وقت قريب آيا رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے مسلمانوں اور اپنے وابستگان كے درميان سے صرف چار افراد كا انتخاب كيا جو اس تاريخى واقعہ ميں شريك ہوئے اور وہ ہيں حضرت على (ع) پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى باعظمت بيٹى فاطمہ زہراء سلام اللہ عليہا اور حسن و حسين (ع) اس لئے كہ تمام مسلمانوں كے درميان ان چار افراد سے زيادہ پاكيزہ اور با ايمان انسان موجود نہ تھے\_

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے اپنے ساتھ جانے والوں سے كہا كہ جب ہم وہاں پہنچيں تو ہمارى دعا پر آمين كہنا\_

پھر بے مثال معنوى شان و شوكت كے ساتھ ، آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم حسين(ع) كو گود ميں لئے حسن (ع) كا ہاتھ پكڑے اور فاطمہ (ع) و على (ع) ان كے پيچھے اس مقام كى طرف چلے جہاں مباہلہ ہونا قرار پايا تھا\_ جب عيسائيوں كى منتظر نگاہيں رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اور ان كے ساتھ آنے والے نورانى اور ملكوتى چہروں پر پڑيں تواسقف اعظم نے كہا \_'' ميں ايسے ديكھ رہاہوں كہ اگر يہ شخصيات بارگاہ الہى ميں دعاكريں تو بيابان ديكھتے ديكھتے جہنم ميں بدل جائے اور عذاب كى چادر سرزمين نجران كو اپنے دامن ميں لپيٹ لے\_اس بات كا خطرہ ہے كہ تمام عيسائي ختم

 ہوجائيں''(14)

آخر كا وہ جزيہ دينے پر تيار ہوگئے اور طے پايا كہ ہر سال دو ہزار حلے اور تيس آہنى زرہيں بطور جزيہ ديا كريں گے \_(15)

حضرت على (ع) كى يمن ميں ماموريت

جب يمن كے فرماں روا اور كچھ لوگ اسلام كے گرويدہ ہوگئے تو رسول اللہ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے ايك دانش مند صحابى معاذبن جبل كو قرآن كى تعليم اور تبليغ اسلام كے لئے اس علاقہ ميں بھيجا \_وہ كچھ دنوں كے بعد لوٹ آئے\_ پھر چند دنوں كے بعد پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے خالد ابن وليد كو روانہ كيا \_ خالد اپنى خشونت اور سلوك كى بنا پر لوگوں كے دلوں ميں ايمان كى لونہ بڑھا سكے\_

اس وجہ سے رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے حضرت على عليہ السلام كو حكم ديا كہ يمن جا كر اس علاقہ كے لوگوں كو اسلام كى دعوت ديں ،احكام دين سكھائيں اور واپسى پر نجران كے لوگوں سے جزيہ وصول كرتے ہوئے آئيں\_

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے حكم كے مطابق حضرت على عليہ السلام چند مسلمانوں كے ساتھ يمن كى طرف روانہ ہو گئے \_وہاں آپ(ع) نے حيرت انگيز فيصلوں اور پر زور تقريروںسے شيفتگان حق كو اسلام كى طرف مائل كيا \_قبيلہ ہمدان كے درميان آپ كى صرف ايك تقرير اور رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے خط كے پڑھنے سے اس قبيلہ كے لئے وہ مثل ثابت ہو گئي كہ '' دل سے جو بات نكلتى ہے اثر كرتى ہے'' اور اس طرح ايك دن سے بھى كم مدت ميں يہ عظيم قبيلہ حلقہ بگوش اسلام ہو گيا \_(16) قبيلہ ہمدان كے مسلمان ہو جانے سے پورے يمن ميں اسلام كى اشاعت پر بہت اچھا اثر پڑا\_

 سوالات

1\_مشركين سے بيزارى والى آيات كو كس نے لوگوں كے سامنے پڑھا؟

2\_ مباہلہ كيا ہے؟

3\_ مباہلہ ميں شركت كے لئے رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے على (ع) ، فاطمہ (ع) ، اور حسن (ع) و حسين (ع) ہى كو كيوں منتخب فرمايا؟

4\_ نجران كے عيسائيوں نے آخر ميں كيا كيا؟

5\_ حضرت علي(ع) نے يمن ميں اپنى ذمہ دارى كو كيسے ادا كيا؟

 حوالہ جات

1\_مغازى واقدى ج 3 ص 1057\_

2\_ مغازى واقدى ج 3 ص 965\_سيرت النبويہ ابن كثير ج 4 ص 56\_

3\_ماريہ قبطيہ ايك كنيز تھيں جنكو '' مقوقس'' بادشاہ مصر نے پيغمبراسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو ہديہ ديا تھا اور آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے ان سے نكاح كرليا تھا\_

4\_طبقات ابن سعد ج 1 ص 134، 135\_

5\_ فروغ ابديت ج 2 ص 803\_محاسن ص 313 \_ سيرت حلبى ج 3 ص 310\_311\_

6\_ سورہ توبہ كى آيت اسے 5 تك \_البتہ بعض افراد بعد كى آيا ت كو بھى اس كا جزء سمجھتے ہيں \_

7\_ چونكہ اہل سنت نے انكے پلٹ آنے كو اہانت سمجھا اس لئے انكى كتابوں ميں يہ نقل بہت عام ہے كہ ابوبكر اپنى امارت پر باقى رہے اور مكہ چلے گئے ليكن على (ع) نے آيات برائت كو مشركين كے سامنے پڑھا \_ملاحظہ فرمائيں تفسير ابن كثير ج 2 ص 333 \_ مسند احمد بن حنبل ج 2 ص 332 \_ مجمع الزوائد ج 7 ص 29 \_ الدر المنثور ج 3 ص 209 \_ ليكن نسائي و طبرى لكھتے ہيں كہ ابوبكر پريشانى كے ساتھ مدينہ پلٹے \_رجوع كريں خصائص ص 20 تفسير طبرى ج 10 ص 46\_

8\_ بحار الانوار ج 21 ص 275\_

9\_سيرت ابن ہشام ج 4 ص 190 \_ امتاع الاسماع ج 1 ص 498 \_ مجمع البيان ج 5 ص 3 \_تفسير تبيان ج 5 ص198\_

10\_ (انَّمَا الْمَسيْحُ عيْسَى بْنَ مَرْيَمَ رَسُولُ اللّه وَ كَلمَتُهُ اَلْقى ها مَرْيَمَ وَ روُحٌ منْهُ) (نسائ/171)\_

11\_(انَّ مَثَلَ عيسَى عنَْدَ اللّه كَمَثَل آدَمَ خَلَقَهُ منْ تُرَاب: ثُمَّ قَالَ لَهُ كُنْ فَيَكُون )(آل عمران/59)\_

12\_(فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَائَنَا وَ اَبْنَائَكُمْ وَ نسَائَنَا وَ نسَائَكُمْ وَ اَنْفُسَنَا وَ اَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهلْ فَنَجْعَلْ )

 (لَعْنَةَ اللّه عَلَى الْكَاذبينَ)(آل عمران/61) بحار الانوار ج 21/ص 340 و353\_تفسير الميزان ج 3 ص 228\_

13\_فروغ ابديت ج 2 ص 821 \_

14\_سيرت نبويہ بر حاشيہ سيرت حلبى ج 3 ص 4\_

15\_ آيت مباہلہ، اہل بيت (ع) كى شان ميں نازل ہونے كے سلسلہ ميں اہل سنت كى كتابوں ميں بہت سى اسناد موجود ہيں \_ ملاحظہ ہو \_ صحيح مسلم ج 7 ص 120\_ سنن ترمذى ج 4 ص 293 \_ مسند احمد ج 1 ص 185 \_ تفسير طبرى آيہ مباہلہ كے ذيل ميں \_ احكام القران جصاص ج 2 ص 14\_مستدرك حاكم ج 3 ص 150\_معرفتہ علوم الحديث حاكم ص 50\_ دلائل النبوة ابى نعيم ص 297 \_ مصابيح السنة ج 2 ص 304\_معالم التنزيل ج 1 ص 302بر حاشيہ المخازن \_اسباب النزول واحدى ص 75\_ الكشاف زمخشرى ج 1 ص 368 \_عمدہ بطريق ص 95\_تفسير كبير فخر رازى ج 8ص 85\_جامع الاصول ابن اثير ج 9 ص 470\_الشفا قاضى عياض ج 2 ص 36\_مناقب خوارزمى ص 96\_كامل ابن اثير ج 2 ص 200\_ذخائر العقبى محب الدين طبرى ص 25 \_ انوار التنزيل بيضاوى ص 74\_ كفاية الطالب ص 55\_مطالب السئول ص 7\_ تذكرة الخواص سبط ابن جوزى ص 8\_تفسير قرطبى ج 4 ص 104\_سيرت احمد زينى دحلان سيرت الحلبيہ كے حاشيہ پر ج 3 ص 5 \_ تفسير كشف الاسرار و عدة الابرار ج 2 ص 147\_

16\_بحار الانوار ج 21 ص 360 \_ 363كامل ابن اثير ج 2 ص 305\_

 پندرھواں سبق

حجة الوداع

جہان عدالت باعث عداوت ہے

حجة الوداع كے موقعہ پر رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى پرجوش تقرير

غدير خم

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى تقرير كا ترجمہ

سوالات

 حجة الوداع

روانگى كى تاريخ : 25 ذى القعدہ 10 ھ بمطابق 26 فرورى 631 ء بروز ہفتہ

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے حكم سے اعلان كيا گيا كہ اس سال رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم حج بيت اللہ كيلئے مكہ تشريف لے جائيں گے \_ اس خبر نے لوگوں كے اشتياق كو بھڑ كا ديا اور ہزاروں مسلمان آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے ساتھ چلنے كے لئے تيار ہوگئے\_

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے ابودجانہ كو مدينہ ميں اپنا جانشين معين فرمايا اور ساٹھ قربانى كے جانور لے كر 25/ ذى القعدہ كو حج ادا كرنے كے لئے تمام ہمراہيوں كے ساتھ مكہ كى طرف روانہ ہوگئے\_(1)

اس سفر ميں پيغمبر آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى بيوياں آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے ساتھ تھيں جب آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم مدينہ سے 9 كيلوميٹر جنوب ميں مقام ذوالحليفہ پر پہنچے تو آپ نے لباس احرام پہنا اور '' لَبَّيْكَ اَللَّہُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ لاَ شَريْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، انَّ الْحَمْدَ وَ الْنّعْمَةَ لَكَ وَ الْمُلْكَ ، لاَ شَريكَ لَكَ '' كى آواز بلند كى \_ روانگى كے دس دن بعد آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم مكہ پہنچ گئے مسجد الحرام ميں وارد ہوئے، كعبہ كا طواف كيا ، حجر اسود كو بوسہ ديا اور مقام ابراہيم (ع) پر دو ركعت نماز پڑھى ، پھر صفا و مروہ كے درميان سعى فرمائي \_

 جہان عدالت باعث عداوت ہے

على صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم يمن ميں تبليغ اسلام ميں مشغول تھے كہ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے سفر حج سے آگاہ ہوئے تو اپنے ماتحت افراد كے ساتھ مكہ كى طرف روانہ ہو گئے آدھے راستہ ميں ہمراہيوں كى كمان ايك افسر كے سپرد كى اور تيزى سے پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے پاس مكہ پہنچے اور آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى خدمت ميں اپنى كارگزارى كى رپورٹ پيش كى \_جب يمن كى طرف سے آنيوالاكاروان مكّہ سے نزديك ہوا تو على (ع) ان كے استقبال كے لئے بڑھے ليكن اميد كے برخلاف آپ نے ديكھا كہ انہوں نے بيت المال كے كپڑوں اور چادروں كو جو نجرانيوں نے جزيہ كے طور پر ديئے تھے، اپنے درميان تقسيم اور لباس احرام بنا كر پہن ليا ہے \_ حضرت علي(ع) اس ناشائستہ حركت پر اپنے ماتحت افسر پر سخت ناراض ہوئے اور اس سے كہا '' تم نے كپڑوں كو كيوں تقسم كيا؟

اس نے جواب ميں كہا كہ '' جانبازوں نے اس بات پر اصرار كيا كہ ميں كپڑوں كو امانت كے طور پر انہيں ديدوں اور حج كے مراسم ادا كرنے كے بعد ان سے واپس لے لوں''\_ علي صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا كہ '' تم كو يہ اختيار نہيں تھا'' پھر آپ(ع) نے تمام كپڑے واپس لے لئے اور رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى تحويل ميں دينے كے لئے تہہ كر كے ركھ دئے\_ايك گروہ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى خدمت ميں پہنچا اور علي صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى سخت گيرى كى شكايت كى ،رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے ناراض ہونے والوں سے كہا كہ ''على (ع) پر تنقيد نہ كرو وہ خدا كا حكم جارى كرنے ميں قاطع اور سخت گير ہيں\_(2)

حجة الوداع كے موقعہ پررسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى پر جوش تقرير

پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے حج كے دوران عرفہ كے دن نماز سے پہلے خطبہ پڑھا اور اس كے دوسرے دن منى ميں آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى تقرير كچھ اس طرح كى تھي(3)

 خداوند عالم اس بندہ كے چہرہ كو منور اور شاداب ركھے جو مير ى بات كو سنے ، ياد ركھے، محفوظ كرے اور پھر ان لوگوں تك پہنچائے جنہوں نے نہيں سنى ، بہت سے فقہ كے حامل ايسے ہيں جو خود فقيہ نہيں ہيں اور بہت سے فقہ كے پہنچانے والے ايسے ہيں كہ جو ايسے شخص تك پہنچا تے ہيں جو ان سے زيادہ عقلمند ہيں \_ تين چيزيں ايسى ہيں كہ جن سے مرد مسلمان كا دل خيانت نہيں كرتا ، عمل كو خالص خدا كے لئے انجام دينا ، رہبروں كے لئے بھلائي چاہنا ، يك رنگى اختياركرنا اور مومنين كى جماعت سے جدا نہ ہونا اس لئے كہ ان كى دعا ہر ايك كو گھيرے رہتى ہے ''\_

پھر فرمايا\_'' اے لوگوں تم شايد اب اس كے بعد مجھے نہ ديكھو آيا تم جانتے ہو كہ يہ كون سا شہر ، كو ن سا مہينہ اور كون سا دن ہے؟''

لوگوں نے كہا '' ہاں يہ حرمت كا شہر ، حرمت كا مہينہ اور حرمت كا دن ہے ''\_ آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا'' خدا نے تمہارے خون تمہارے مال كى حرمت كو اس شہر ، اس مہينہ اور اس دن كى حرمت كى طرح قرار ديا ہے \_ كيا ميں نے (پيغام) پہنچا ديا ''\_ مجمع نے كہا ''ہاں'' آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا '' خدا يا تو گواہ رہنا''\_

پھر آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے ارشاد فرمايا'' خدا سے ڈرتے رہو اور كم نہ تولو ، زمين ميںتباہى نہ پھيلاو اور ہر وہ شخص جس كے پاس كوئي امانت ہو وہ اسے (اس كے مالك تك) پہنچائے، اسلام ميں سب لوگ برابر ہيں اس لئے كہ سب آدم (ع) و حوا كى اولاد ہيں \_ عربى كو عجمى پر اور عجمى كو عربى پرسوائے پرہيزگارى كے اور كوئي برترى حاصل نہيں'' كيا ميں نے (پيغام) پہنچا ديا؟ لوگوں نے كہا'' ہاں'' آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا'' خدايا گواہ رہنا''\_

آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا '' اپنے نسب كو ميرے پاس نہ لانا بلكہ اپنے عمل كو ميرے پاس لانا

 ، جو ميں لوگوں سے كہتا ہوں تم بھى يہى كہو ، كيا ميں نے (پيغام)پہنچا ديا ؟ لوگوں نے كہا ''ہاں'' فرمايا '' خدايا تو گواہ رہنا''\_

پھر آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا وہ خون جو جاہليت ميں بہايا گيا ہے ميرے پير كے نيچے ہے (يعنى اس كى كوئي حيثيت نہيں) اور پہلا خون جس كو ميں اپنے پير كے نيچے قرار ديتا ہوں وہ آدم ابن ربيعہ ابن حارث (4)(رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے وابستگان ميں سے ايك شير خوار بچہ جسے بنى سعد بن بكر نے مارڈالا تھا) كا خون ہے\_كيا ميں نے (پيغام)پہنچا ديا؟ لوگوں نے كہا'' جى ہاں'' فرمايا'' خدايا گواہ رہنا''\_

پھر فرمانے لگے'' ہر وہ سودجو جاہليت كے زمانہ ميں تھا ميرے پيروں كے نيچے ہے پہلاسود جو ميں اپنے پيروں كے نيچے ركھتا ہوں وہ عباس ابن عبدالمطلب كا رہا ہے '' كيا ميں نے (پيغام) پہنچا ديا؟ '' مجمع نے كہا'' ہاں'' فرمايا خدا يا تو گواہ رہنا \_ پھر فرمايا بے شك ماہ حرام ميں تاخير، كفر ميں زيادتى كا باعث ہے اور كافرين اس سے گمراہ ہوں گے (كيونكہ وہ ) ايك سال كو حلال اور ايك سال كو(اپنے فائدہ كيلئے) حرام شمار كرتے ہيں تا كہ جس مہينہ كو خدا نے حرام كيا ہے اپنے مفاد كے موافق بناليں\_ آگاہ ہو جاؤ كہ زمانہ ،گزشتہ صورتحال كى طرف پلٹ گيا ہے كہ جس دن خدا نے آسمان اور زمينوں كو پيدا كيا ، بيشك خداوند عالم كے نزديك اس كى كتاب ميں بارہ مہينے ہيں ان ميں سے چار مہينے حرمت كے ہيں \_'' رجب ''جو كہ جمادى او ر شعبان كے درميان ہے اوراس كو '' رجب مضر'' كہتے ہيں اور پھر پے در پے تين مہينے ذى القعدہ ، ذى الحجة اور محرم ہيں''بتاؤ ميں نے تمہيں خبردار كرديا؟ لوگوں نے جواب ديا؟ '' ہاں'' آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا '' خدايا توگواہ رہنا''\_ پھر فرمايا ميں تم كو عورتوں كے ساتھ نيكى كرنے كيلئے كہتا ہوں اس لئے كہ ان كو تمہارے سپر د كيا گيا ہے وہ

 اپنے امر ميں سے كوئي چيز اپنے ہاتھ ميں نہيں ركھتيں تم نے انہيں خدا سے بطور امانت ليا ہے\_ خدا كے حكم كے مطابق تم نے ان سے قربت كى ہے تمھارا ان پر كچھ حق ہے ، ان كى معمول و رائج غذا اور لباس تم پر لازم ہے اور تمھارا حق ان پر يہ ہے كہ كسى كا پير تمہارے بستر تك نہ پہنچنے ديں \_تمہارى اطلاع اور اجازت كے بغير تمہارے گھروں ميںكسى كو داخل نہ ہونے ديں \_ پس اگر ان ميں سے كوئي چيز انجام نہ ديں تو ان كى خواب گاہ سے دورى اختيار كرواور نہايت نرمى سے تنبيہ كرو\_

كيا ميں نے تبليغ كردي؟ ''لوگوں نے كہا ''ہاں'' حضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا ''خدا يا گوہ رہنا''\_ پھر آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم گويا ہوئے '' اب ميں تم سے غلاموں كے بارے ميں كچھ كہتا ہوں جو كھانا تم كھاتے ہو وہى ان كو بھى كھلاؤ، جو تم پيتے ہو وہى ان كو بھى پلاؤ ،اگر يہ خطا كريں تو سزا كو معاف كردينا \_ كيا ميں نے تبليغ كردي؟ '' سب لوگ بولے ''ہاں'' حضرت نے فرمايا'' خدايا تو گواہ رہنا'' پھر فرمانے لگے \_'' مسلمان، مسلمان كا بھائي ہے ، ان كے ساتھ حيلہ اور خيانت نہ كرو، ان كى پيٹھ پيچھے بد گوئي نہ كرو نہ ان كا خون حلال ہے اور نہ مال، مگر ان كى رضايت سے ، كيا ميں نے تبليغ كردي؟ '' لوگوں نے كہا ہاں\_ فرمايا ''خدا يا تو گواہ رہنا''\_

پھر آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے كہا '' شيطان آج كے بعد اس بات سے نا اميد ہو گيا كہ ا س كى پرستش ہوگى \_ليكن پرستش كے علاوہ جن كاموں كو تم چھوٹا سمجھتے ہو ان پر عمل ہوگا اور وہ (شيطان) اسى پر راضى اور خوش ہے \_ كيا ميں نے بتاديا؟ لوگوں نے كہا ہاں آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا '' خدا يا گواہ رہنا'' پھر آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا ''دشمن خدا ميں سب سے زيادہ گستاخ وہ ہے جو اپنے قتل كرنے والے كے علاوہ كسى كو قتل كرے اور اپنے مارنے والے كے علاوہ كسى كو مارے \_ جو اپنے آقا كى نافرمانى كرے اس نے اس چيز كا انكار كرديا جو خدا نے محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم پر نازل كى ہے اور جو

 كوئي اپنے باپ كے علاوہ كسى اور كى طرف اپنى نسبت دے اس پر خدا ، فرشتوں اور تمام لوگوں كى لعنت ہے \_ كيا ميں نے بتاديا ؟ مجمع بولا '' ہاں'' فرمايا'' خدايا گواہ رہنا'' \_پھر آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے ارشاد فرمايا '' ميں مامور ہوں كہ جہاد كروں تا كہ لوگ خدا كى يكتائي اور ميرى رسالت كے معتقد ہوجائيں \_ جب اس كا اقرار كرليں گے توگوياانہوںنے ا پنے مال اور خون كو محفوظ كرليا سوائے ان حقوق كے جو انكى گردنوں پر ثابت ہيں اور ان كا حساب خدا پر ہے ''كيا ميں نے بتاديا؟ '' لوگوں كے كہا '' ہاں'' فرمايا '' خدايا گواہ رہنا'' \_پھر آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا كہيں ايسا نہ ہو كہ ميرے بعد تم گمراہ كرنے والے كافر ہو جاؤ كہ تم ميں سے بعض ، بعض كى گردنوں كے مالك (مالك الرقاب) ہو جائيں\_ ميں تمہارے درميان ايسى چيز چھوڑے جارہاہوں كہ اگر تم اس سے متمسك رہے تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے \_

كتاب خدا اور ميرى عترت و خاندان \_(5) كيا ميں نے تبليغ كردى لوگوں نے كہا \_ ''بے شك'' فرمايا'' خدايا گواہ رہنا''\_ اس كے بعد فرمايا \_ البتہ تم سے سوال ہو گا لہذا تم ميں جو حاضر ہے وہ غائب تك ( يہ پيغامات) پہنچادے\_(6)

غدير خم

18 /ذى الحجہ 10 ھ بمطابق 19 مار چ 631ء بروز اتوار

اتوار 18 ذى الحجہ كو جب پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم حجفہ سے غدير خم كے پاس پہنچے تو امين وحى حضرت جبرئيل ،خدا كى جانب سے يہ پيغام لائے كہ '' اے پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا كى طرف سے جو پيغام آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم پر نازل كيا گيا ہے وہ لوگوں تك پہنچاديں ، اور اگر آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے نہيں پہنچا يا تو رسالت كومكمل نہيں كيا \_ خدا آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو لوگوں سے بچائے گابے شك خدا كافروں كو ہدايت نہيں كرتا\_(7)

 اس طرح خدا كى جانب سے پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو حكم ديا گيا كہ لوگوں كے درمياں كھلم كھلا حضرت على (ع) كا تعارف كروائيں اور انكى ولايت و اطاعت (جو مسلمانوں پر فرض ہے) كا اعلان كرديں \_ حجاج كا كاروان جحفہ (8)پہنچا \_ پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے حكم ديا كہ وہ لوگ جو آگے بڑھ گئے ہيں لوٹ آئيں اور باقى ٹھہر جائيں تمام مسلمان جمع ہوگئے ان كى تعداد ايك لاكھ بيس ہزار سے زيادہ تھى \_ اس روز سخت گرمى كے عالم ميں لوگ پيروں كے نيچے عبا بچھائے ، دامن كو سائبان بنا كر سروں پر ركھ رہے تھے \_ نماز جماعت ادا گئي ،پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نماز كے بعد اس بلند منبر پر جلوہ افروز ہوئے جو اونٹوں كے پالانوں سے بنا يا گيا تھا اور ايك تقرير فرمائي\_

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى تقرير كا ترجمہ ملاحظہ ہو

حمد و ثنا خداسے مخصوص ہے ہم اس سے مدد چاہتے اور اس پر ايمان ركھتے ہيں اس پر توكل كرتے اور نامناسب عمل سے اس كى پناہ چاہتے ہيں وہ خدا جس كے سوا كوئي ہادى اور رہنما نہيں ، جس كى وہ ہدايت كرے اس كو كوئي گمراہ كرنے والا نہيں ، ميں گواہى ديتا ہوں كہ اس كے سوا كوئي معبود نہيں ہے اور محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اس كے بندہ اور پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ہيں \_ اے لوگو عنقريب ميں دعوت حق كو لبيك كہنے والا اور تمہارے درميان سے جانے والا ہوں \_ ميں بھى جوابدہ ہوں اور تم بھى جواب دہ ہو تم ميرے بارے ميں كيا كہتے ہو ؟ لوگوں نے بہ آواز بلند كہا \_

'' ہم گواہى ديتے ہيں كہ آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے اپنى رسالت كو پہنچا ديا، نصيحت اور كوشش كى ،خدا آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو نيك جزا دے ''\_ پيغمبر اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا '' كيا تم اس بات كى گواہى ديتے ہو كہ اللہ كے سوا اوركوئي خدا نہيں ہے \_اور محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اس كے بندہ اور فرستادہ ہيں اور يہ كہ بہشت ، دوزخ ، موت حق ہے اور قيامت كے دن ميں كوئي شك و شبہ نہيں ہے اور خدا قبروں سے تمام سونے

 والوں كو اٹھائے گا؟

لوگوں نے كہا '' جى ہاں'' ہم شہادت ديتے ہے''\_

آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا '' خدايا گواہ رہنا'' بيشك ميں دوسرے جہان ميں جانے اور حوض كوثر كے كنارے پہنچنے ميں تم پر سبقت لے جاؤں گا \_ اور تم حوض پر ميرے پاس حاضر ہوگے \_ وہاں ستاروں كى تعداد ميں چاندى كے جام اور پيالے ہوں گے \_ ديكھنا يہ ہے كہ تم ميرے بعد ان دو گراں بہا چيزوں سے كيا سلوك كرتے ہو جو ميں تمہارے درميان چھوڑے جارہا ہوں؟

مجمع ميں سے ايك شخص نے بلند آواز سے كہا '' اے اللہ كے رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم وہ دو گراں قدر چيزيں كيا ہيں؟ فرمايا جو بزرگ ہے وہ كتاب خدا ہے جو تمہارے درميان اللہ كى مضبوط رسى ہے اور دوسرے ميرے اہل بيت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم عترت ہيں \_ خدائے مہربان اور عالم نے مجھے بتايا ہے كہ يہ دونوں ہر گز ايك دوسرے سے الگ نہيں ہوں گے يہاں تك كہ حوض (كوثر) پر ميرے پا س پہنچيں گے قرآن و عترت سے آگے نہ بڑھنا اور ان دونوں كى پيروى سے منہ نہ موڑنا ورنہ ہلا ك ہوجاؤ گے\_

اس كے بعد آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے حضرت علي(ع) كے ہاتھ كو پكڑا اور اتنا بلند كيا كہ دونوں كى بغل كى سفيدى نماياں ہوگئي اور لوگوں نے ان كو ديكھا اور پہچانا\_

پھر آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا '' اے لوگو اہل ايمان پر خود ان سے زيادہ حقدار كون ہے؟'' لوگوں نے كہا '' خدا اور اس كا رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم بہتر جانتا ہے \_'' آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا:

''بيشك خدا ہمارا مولا ہے اور ميں مومنين كا مولا ہوں اور مومنين كے نفسوں سے اولى اور زيادہ حقدار ہوں \_ لہذا جس كا ميں مولا ہوں على (ع) اس كے مولا ہيں \_(9) آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم

 نے اس بات كو تين بار اور حنبلى حضرات كے پيشوا ، احمد بن حنبل كے قول كے مطابق چار بار تكرار فرمايا اس كے بعددعا كے لئے ہاتھ بلند كركے فرمايا

'' بارالہا تو اس كو دوست ركھ جو اسے (علي) دوست ركھے اور اس كو دشمن ركھ جو اس سے دشمنى كرے اس سے محبت فرما جو اس (على (ع) ) سے محبت كرئے اور اس كو مبغوض قرار دے جو اس (على (ع) ) سے بغض كرئے، اس كے دوستوں كى مدد فرما او رجو اس كو رسوا كرے اسے ذليل فرما اور اسے حق كا مدار و محور قرار دے ''(10)

پھر آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرماياكہ'' حاضرين غائبين تك يہ پيغام پہنچاديں'' ابھى مجمع پراگندہ بھى نہيں ہوا تھا كہ جبرئيل امين ، وحى الہى لے كر آپہنچے اور آيہ كريمہ '( اليوم اكملت لكم دينكم و اتممت عليكم نعمتى و رضيت لكم الاسلام دينا ً) (11)نازل ہوئي\_

'' آج ميں نے تمہارے دين كو كامل كرديا ، تم پر اپنى نعمتيں تمام كرديں اور تمہارے لئے دين اسلام كو پسند كر ليا ہے ''\_اس موقعہ پر آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا: دين كے كمال ، نعمت كے اتمام اور ميرى رسالت و على كى ولايت پر خداوند متعال ك-ے راضى ہوجانے كے پر مسرت موقعہ پر ، '' اللہ اكبر'' (اور آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے بلند آواز سے تكبير كہي) اس كے بعد مسلمانوں نے على ابن ابيطالب(ع) كو امير المومنين كے عنوان سے مبار ك باد دى اور سب سے پہلے ابوبكر و عمر ، حضرت على (ع) كى پاس آئے اور كہا '' مبارك ہو مبارك ہو ، اے ابوطالب (ع) كے بيٹے آج سے آپ(ع) ہمارے اور تمام مومنين كے مولا ہوگئے ''\_

پھر شاعر انقلاب اسلام ، حسان بن ثابت نے كہا يارسول اللہ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اگر جازت ہو تو ميں اس سلسلہ ميں كچھ اشعار پڑھوں \_

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا خدا كى بركت سے پڑھو\_ اور حسان نے فى البديہہ واقعہ غدير خم كو

 اشعار ميں بيان كيا \_ ہم يہاں ان كے اشعار ميںسے تين شعر نقل كررہے ہيں \_

يناديهم يوم الغدير نبيّهُم

بخُم فَاسْمَع بالرّسول مناديا

فقال لهم: قم يا على فَانَّني

رضيتك من بعدى اماما ً ''و هاديا''

فمن كنت مولاه فهذا وليّه

فكونوا له اتباعَ صدْق مواليّا

يعنى غدير كے دن پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے لوگوں كو آواز دى ، كيا آواز رسا تھى على (ع) سے فرمايا كہ اٹھو ميںنے تمہيں اپنے بعد لوگوں كى ہدايت اور امامت كے لئے منتخب كيا \_

ميں جس كا مولا ہوں على اس كے ولى ہيں ، لہذا از روئے صدق و راستى ان كے پيرو اور دوست بن كر رہو \_(12)

 سوالات

1\_ كو ن سى تاريخ كو رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم حجة الوداع كے لئے تشريف لے گئے؟

2\_ غدير كے دن مسلمانوں كا كتنا مجمع تھا؟

3\_ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے قافلہ روكنے كا حكم كيوں ديا؟

4\_ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے غدير كے دن حضرت على (ع) كے بارے ميں كيا فرمايا؟

5\_ غدير كے واقعہ كے بعد كون سى آيت نازل ہوئي؟

 حوالہ جات

1\_مغازى واقدى ج 3ص 1089 \_سيرت ابن ہشام ج 4ص248\_

2\_اہل سنت كى چند دوسرى كتابوں ميں اس طرح لكھا ہے كہ ''نبى اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا تم على صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے كيا چاہتے ہو؟على صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم مجھ سے ہيں اور ميں ان سے ہوں اور وہ ميرے بعد ہر مومن كے ولى وسرپرست و صاحب اختيار ہيں \_ ترمذى ج 5 ص 632\_ مستدرك حاكم ج 3ص 110\_111\_البداية والنہاية ج 7 ص 345\_اسد الغابہ ج 4 ص 107\_108 \_ مسند احمد ابن حنبل ج 5 ص 356\_سيرت ابن ہشام ج 4 ص 250 ، تاريخ طبرى ج 3 ص 149

3\_ يہ تقرير سيرت كى مختلف كتابوں ميں دو طريقوں سے نقل كى گئي ہے ايك '' عرفہ ميں تقرير'' كے عنوان سے اور دوسرى '' منى ميں تقرير'' كے عنوان سے تفصيلات كيلئے رجوع كريں: مغازى واقدى ج 3 ص 1103\_سيرت ابن ہشام ج4 \_ تاريخ يعقوبى ج2 ص 110 طبرى ج 3 ص 150\_

4\_ مغازى واقدى ميں '' اياس بن ربيعة بن حارث '' ذكر ہوا ہے\_

5\_ انّى تَاركٌ فيْكُمُ الثَّقَلَيْن كتَاب اللَّه وَ عتْرَتى انْ تَمَسَّكْتُمَْ بهما لَنْ تَضّلُوا \_ يہ عبارت اہل سنت كى جن معتبر كتابوں ميں مختصر انداز سے ذكر كى گئي ہے ان ميں سے چند كے نام مندرجہ ذيل ہيں \_ صحيح مسلم ج 7 ص 122 \_ سنن ترمذى ج 2 ص 307\_ سنن دارمى ج 2 ص 14و17و26و59\_ خصائص نسائي ص 30\_مستدرك حاكم ج 3 ص 109\_ كفاية الطالب ج 1 ص 11\_ طبقات ابن سعد ج 4 ص 8 \_ عقد الفريد ج 2 ص 326و 158\_ اسد الغا بة ج 2 ص 12\_ حلية الاوليا ج 1 ص 355\_ تذكرة الخواص ص 332\_ منتہى الارب \_ مصابيح السنة ج 2 ص 205\_206

6\_ سيرت ابن ہشام ج 3،4، ص 603 \_تاريخ يعقوبى ج 2 ص 110 \_ مغازى واقدى ج 3 ص 1103\_ طبرى ج 3 ص 150 \_

7\_ (يَا اَيُّهَا الرَّسُولُ بَلّغْ مَا اُنْزلَ الَيْكَ منْ رَّبّكَ وَ انْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رسَالَتَهُ وَ اللّهُ يَعْصمُكَ منَ النّاس انَّ اللّهَ لاَ يَهْدى الْقَوْمَ الْكَافريَْن) (مائدہ/68)

 8\_مكہ اور مدينہ كے راستہ ميں جحفہ ايك بيابان ہے جہاں غدير خم واقع ہے يہاں سے ہر كارواں جدا ہو كر اپنے ديار كى طرف چلا جاتا ہے\_

9\_من كنت مولاه فهذا على مولاه

10\_اللّهُمَّ وَالَ مَنْ وَالاهُ وَ عَاد مَنْ عَادَاهُ وَاَحَبّ مَنْ اَحَبَّهُ وَ اَبْغض مَنْ اَبْغَضَهُ وَ انْصُرْ مَنْ نَصَرَهْ وَ اْخْذُلْ مَنْ خَذََلَه وَ اَدْر الْحَقَ مَعَهُ حَيْثُ دَار\_

11\_ سورہ مائدہ آيت 3

12\_ الغدير ج 1 ص 9تا 12\_ تفسير الميزان ج 6 ص 53 تا 59 \_ علامہ امينى مرحوم نے گيارہويں جلدپر مشتمل اپنى عظيم اور تحقيقى كتاب الغدير ميں حديث غدير كو ايك سو دس اصحاب كى زبانى نقل كيا ہے نيز آپ نے غدير كے بارے ميں اہل سنت كے محدثين ومورخين كے اقوال كو ذكر فرمايا ہے\_ يہ بھى ياد دلانا ضرورى ہے كہ يہ كتاب فارسى زبان ميں ترجمہ ہو گئي ہے \_

 سولہواں سبق

شورشيں

اسود عنسى كا واقعہ

يمن ميں انقلابى بغاوت

مسيلمہ كذاب كا واقعہ

جھوٹے پيغمبر كى طرف ميلان كا سبب ''قومى تعصب''

جھوٹوں كا انجام

رحلت پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے وقت كے حالات كا تجزيہ

لشكر اسامہ كى روانگي

اہل بقيع كے مزار پر

واقعہ قرطاس يا نامكمل تحرير

ناتمام نماز

وداع پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم

يہ نور ہرگز نہيں بجھے گا

سوالات

 شورشيں

حجة الوداع سے واپسى كے بعد تھكن كى شدت كى بناپر رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم چند دنوں تك بيمار رہے اس دوران آپ كى تھكاوٹ اور طبيعت كى ناسازى كى خبر چاروں طرف پھيل گئي اور موقعہ كى تلاش اور فائدہ كے چكر ميں رہنے والے افراد نے پيغمبرى كا دعوى كرديا\_'' مسيلمہ كذاب'' نے يمامہ اور نجد ميں خود كو پيغمبر اور'' رحمان اليمامة ''كہا \_ ''اسود عنسي'' نے يمن ميں خود كو پيغمبر كہا اور شورش كا آغاز كرديا\_ اس كے علاوہ'' سجاح ''نامى عورت اور'' طليحہ'' نامى ايك شخص نے بھى اس طرح كے دعوى سے لوگوں كو دھوكہ دينا شروع كرديا \_ اس فتنہ كى جڑيں بہت پھيلى ہوئي تھيں ان دھوكہ بازوں نے قومى اور قبائلى تعصب سے فائدہ اٹھا يا اور ايك جماعت كو اپنے گرد جمع كرليا اور جب ان كو قدرت حاصل ہوگئي تو اپنى حكومت و سلطنت كو وسعت دينے لگے\_

اسود عنْسيّ كا واقعہ

نمونہ كے طور پر اَسوَد عنسى كا واقعہ پيش ہے جس كو پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى ناسازگارى طبع كى خبر نے نبوت كے لالچ ميں ڈال ديا اس نے يمن ميں زمانہ جاہليت كے طور طريقوں اور رسوم

 كو كتب عتيق كے قوانين كے ساتھ ملاكر ايك نئے نقطہ خيال كى بنياد ركھى وہ ايك كاہن اور شعبدہ باز تھا جو الٹى سيدھى باتوں كو مسجعّ اور مقفّى بنا كر اس طرح پيش كرتا كہ جو بھى سنتا بد دل ہو جا تا \_ جنگجوئي ميں بڑا سنگدل اور چالاك تھا\_ظلم و ستم ميں لوگوں كى جان و مال كى پروا نہيں كرتا تھا\_

اَسوَدعنسيّ نے اپنے سپاہيوں كے ساتھ چند دنوں ميں نجران پر قبضہ كرليا اور بلافاصلہ يمن كے دار السلطنت صنعا ء پر حملہ كرديا\_'' شہر ابن باذام''(1) ايرانى جو رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا كى طرف سے آزادہ شدہ اور اس علاقہ پر آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے حكم سے حكومت كرتے تھے ، انہوں نے لشكر تيار كيا تا كہ اسود كے راستہ كو روك ليں ليكن شورشيوں كے فورى حملہ كى بنا پر شہر ابن باذام كا لشكر ، اسود كے لشكر كا كچھ نہ كر سكا اور شہر ابن باذام اس حملہ ميں شہيد ہو گئے\_

اسود عنسيّ كامياب اور كاميابى سے مغرور ہو كر صنعاء ميں داخل ہوا \_ اعرابى جو نئے نئے مسلمان ہوئے تھى دوبارہ اسود كے ہاتھوں اسلام سے خارج ہونے لگے گروہ در گروہ قبائل نے اس كى بيعت كرلى اور خود كو اس كے حوالہ كرديا \_ تھوڑى ہى مدت ميں اسود نے تمام يمن ، طائف، بحرين اور حدود عدن پر تسلط جماليا \_ان علاقوں ميں باقى ماندہ مسلمانوں نے بھى خوف سے سكوت اختيار كر ليا \_اسود نے شہر ابن باذام كى بيوى ''آزاد '' كو زبردستى اپنى بيوى بناليا\_(2)

يمن ميں انقلابى بغاوت

بستر علالت ہى سے رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے مدعيان نبوت كے ساتھ جنگ كے لئے نمائندے بھيجنا اورخط لكھنا شروع كيئے\_(3)

 آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے ايك خط ميں يمن كے ايرانى ، سركردہ افراد كو حكم ديا كہ دين مقدس اسلام كے دفاع كےلئے قيام كريں اور آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے پيغام كو دينداورں ، با حميت و غيرت مند افراد تك پہنچائيں اور كوشش كريں كہ فساد كى جڑ اَسود عنسى كو خفيہ يا آشكار ا طور پر ختم كيا جا سكے\_ (4)

يمن كے آزاد ايرانيوں نے رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے فرمان كے مطابق اسلام پر باقى رہ جانے والے قبائل كو اپنے ساتھ تعاون كے لئے بلايا اورجب يہ معلوم ہواكہ اسود اور سپہ سالار لشكر قيس ميں اختلاف ہے تو انہوں نے قيس كے سامنے نہايت خاموشى سے اس موضوع كو پيش كيا اور اس طرح سپہ سالار لشكر كو اپنے ساتھ ملاليا\_(5)

اسود كے قصركے اندرونى معلومات حاصل كرنے كے لئے ''آزاد'' سے رابطہ قائم كيا گيا جو شہر ابن باذام كى بيوى اور اسود كے تصرف ميں تھي\_

'' آزاد'' ايك آزادى پسند، شير دل، مؤمنہ اور باعزت خاتون تھيں ان لوگوں كى مدد كى لئے اٹھ كھڑى ہوئيں اور مفيد و قيمتى راہنمائيوں كے ذريعہ انھوں نے مومنين كو اسود كے قتل پر آمادہ كيا \_ قصر مكمل طور پر نگہبانوں كى نگرانى ميں تھا\_ '' آزاد'' كى راہنمائي ميں ايك سرنگ كے ذريعہ جو اَسوَد عنسى كے كمرہ ميں پہنچتى تھى رات كو جب وہ نيم خوابيدگى كے عالم ميں تھا ، انقلابى مومنين نے حملہ كرديا \_ فيروز نے اس كا سر زور سے ديوار سے ٹكرا ديا اور اس كى گردن مروڑدى \_اسود كى آواز وحشى گائے كى طرح بلند ہوئي آزاد نے فوراً ايك كپڑا اس كے منہ ميں ٹھونس ديا \_ پہرہ دارمحل كے اندر ہونے والى چيخ پكار سے مشكوك ہوگئے اور كمرہ كى پشت سے انہوں نے پوچھا كہ خيريت تو ہے؟ '' آزاد'' نے نہايت اطمينان سے جواب ديا \_'' كوئي بات نہيں ہے پيغمبر پر وحى آرہى ہے'' اس طرح انقلابى مومنين اپنى مہم ميں كامياب ہوئے اور پيغمبرى كے جھوٹے دعويدار كو دوزخ ميں پہنچا ديا\_دوسرے دن صبح

 مسلمانوں نے اسلامى نعرے لگائے اور كلمہ شہادتين زبان پر جارى كيا \_ اَشْہَدُ اَنْ لاَ الہَ الاَّ اللّہ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمّدا رَسُولُ اللّہ \_ اور اعلان كيا كہ لوگو اَسوَ د ايك جھوٹے شخص سے زيادہ كچھ نہ تھا اس كے بعد اس كا سر لوگوں كى طرف پھينك ديا \_

شہر ميں ايك ہنگامہ شروع ہوگيا اور قصر كے نگہبانوں نے اس فرصت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے محل كو لوٹ ليا اور جو كچھ اس ميں تھالے كر فرار ہوگئے \_ اس وقت مسلمانوں نے آواز دى كہ نماز كے لئے لوگ صف بستہ ہوجائيں اور پھر نماز كے لئے لوگ كھڑے ہوگئے\_(6)

جس رات اَسوَد مارا گيا اسى رات وحى كے ذريعہ آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو معلوم ہوگيا آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا'' كل رات ايك مبارك خاندان سے ايك مبارك شخص نے عنسى كو قتل كرديا'' لوگوں نے پوچھا ''وہ كون تھا''\_ آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا \_ فيروز تھا \_فيروز كامياب رہے\_(7)

مسيلمہ كذاب كا واقعہ

يمامہ ميں مسيلمہ كذاب نے بھى پيغمبرى كا دعوى كركے اپنا ايك گروہ بناليا اورفتنہ پردازى ميں مشغول ہوگيا \_ وہ كوشش كرتا تھا كہ بے معنى سخن گوئي كے ذريعہ قرآن سے معارضہ كرے \_ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ابھى سفر حج سے لوٹے تھے كہ دو افراد مسيلمہ كذاب كا خط آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے پاس لے كر پہنچے \_ اس ميں لكھا تھا '' مسيلمہ خدا كے رسول كى طرف سے محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا كے رسول كے نام '' ميں پيغمبرى ميں آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كا شريك ہوں آدھى زمين قريش سے متعلق ہے اور آدھى مجھ سے، ليكن قريش عدالت سے كام نہيں ليتے \_(8)

رسول اللہ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم بہت ناراض ہوئے اور مسيلمہ كے نامہ بروں سے فرمايا '' اگر تم سفير اور قاصد

 نہ ہو تے تو ميں تمہارے قتل كا حكم ديديتا\_ تم لوگ كس طرح اسلام سے جدا ہو كر ايك تہى مغز آدمى كے پيرو ہوگئے\_ پھر آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے حكم ديا كہ مسيلمہ كو بہت سخت جواب لكھا جائے \_ ''خدائے رحمن و رحيم كے نام سے محمد رسول اللہ كى طرف سے دروغ گو مسيلمہ كى طرف\_ سلام ہو ہدايت كى پيروى كرنے والوں پر ، زمين ،خدا كى ملكيت ہے اور وہ اپنے صالح بندوں ميں سے جس كو چاہتا ہے زمين كا وارث قرار ديتا ہے اور نيك انجام پرہيزگاروں كے لئے ہے\_(9)

جھوٹے پيغمبر كى طرف ميلان كا سبب ''قومى تعصب''

طبرى كا بيان ہے كہ ايك شخص يمامہ گيا اور پوچھا مسيلمہ كہاں ہے؟

لوگوں نے كہا كہ '' پيغمبر خدا كہو''

اس شخص نے كہا '' نہيں ميں پہلے اس كو ديكھوں گا''

جب اس نے مسيلمہ كو ديكھا تو كہا كہ '' تو مسيلمہ ہے''؟

'' ہاں''

كيا تمہارے اوپر فرشتہ نازل ہوتا ہے؟

ہاں ،اور اس كا نام رحمن ہے\_

نور ميں آتا ہے يا ظلمت ميں؟

مسيلمہ نے كہا '' ظلمت ميں''

اس شخص نے كہا كہ ميں گواہى ديتا ہوں كہ تو جھوٹا ہے اور محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سچے ہيں ليكن ميں رَبيعہ كے جھوٹے كو مُضر (حجاز) كے سچّے سے زيادہ دوست ركھتا ہوں\_(10)

 جھوٹوں كا انجام

نبوت كى جھوٹى دعويدار سجاح كے ساتھ مسيلمہ نے شادى كرلى \_(11) رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى رحلت كے بعد لشكر اسلام نے اس كى سركوبى كى اور اس كے قتل كے بعد اس كى جھوٹى نبوت كى بساط اُلٹ گئي\_(12)

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے زمانہ ميں مدعيان نوبت ميں طُلَيحہ نامى ايك شخص تھا جو قبيلہ طيّ، اَسد اور قبيلہ غطفان ميں ظاہر ہوا\_ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے قبيلہ بنى اسد ميں اپنے نمائندوں كو پيغام بھيجا كہ اس كے خلاف قيام كريں \_ وہ لوگ اس پر حملہ آور ہوئے اور وہ فرار كر گيا\_(13) اس طرح رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى تدبير سے آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى زندگى كے آخرى دنوں ميں يا آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى وفات كے بعد جھوٹے پيغمبروں كى بساط الٹ دى گئي\_

رحلت پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے وقت كے حالات كا تجزيہ

بيمارى سے نسبتاً افاقہ كے كچھ ہى دنوں بعد آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم دوبارہ عليل ہوئے \_ ہر چند كہ تمام جزيرة العرب، حكومت اسلامى كے زير اثر تھا ليكن ايك طرف پيغمبرى كے جھوٹے دعويداروں نے سر اٹھا ركھا تھا اور بہت سے قبائل كے رؤساء كہ جن كے دلوں ميں ابھى تك اسلام كى جڑيں مضبوط نہيں ہوئيں تھيں\_ اپنے سابقہ امتيازات سے ہاتھ دھو بيٹھے تھے جو كہ ان پر دشوار تھا\_ وہ پيغمبرى كے جھوٹے دعويداروں سے مل كر شورش پر آمادہ ہوگئے\_ دوسرى طرف موقعہ كى تلاش ميں رہنے والے منافقين كا مكمل پلا ننگ كے ساتھ يہ ارادہ تھا كہ اسلام كے عظيم رہبر كى آنكھ بند ہوتے ہى حكومت اسلامى پر قبضہ كرليں اور اس كو امامت وولايت كے صحيح راستہ سے منحرف كرديں\_

 بہر حال ، رہبر اسلام كى رحلت ،شورشيوں اور مرتدين كے حوصلوں كى تقويت كاموجب ہوتى ، دوسرا اہم موضوع يہ كہ پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى جانشينى كے سلسلہ ميں كھينچا تانى كے نتيجہ ميں امت اسلامى كے درميان بہت بڑا شگاف پيدا ہوجاتاجوايك بہت بڑا خطرہ ثابت ہوتا \_روم ايسى بڑى طاقت بھى انتظار ميں تھى كہ جزيرة العرب پر حملہ كركے اسلام كى جڑكو كاٹ دے \_ فتنے اٹھ چكے تھے اندرونى و بيرونى تحريكيں اور سازشيں اسلام كى بنيادوں كو چيلنج كررہى تھى \_

لشكر اسامہ كى روانگي

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے اندرونى سازشوں كے خاتمہ اور خارجى تحريكوں كى سركوبى كے لئے لشكر اسامہ كى تشكيل اور روانگى كا حكم صادر فرمايا \_ سپاہيوں كى حوصلہ افزائي كے لئے اپنے ہاتھوں سے پرچم بنا كر 17 يا18 سالہ جوان اسامہ كے سپرد كيا اور سپہ سالار معين فرمايا\_(14)اس بہادر نوجوان نے اس لشكر كى كمان سنبھالى جو عالمى استكبار سے جنگ كے لئے آمادہ تھا\_ آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے اسامہ كو حكم ديا كہ اپنے باپ كى شہادت گاہ كى طرف روانہ ہو جاؤ اور جانے ميں جلدى كرو \_ صبح كو نہايت تيزى سے ناگہانى طور پر دشمن پر حملہ كردو\_(15)پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے مسلمانوں سے كہا كہ لشكر اسامہ ميں شركت كريں اور جتنى جلد ى ہو سكے روانگى كے لئے تيار ہو جائيں\_

رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا كے مقاصد ميں سے ايك مقصد يہ تھا كہ سازشوں كا تانابانا بننے والے ، لشكر كے ساتھ مدينہ سے خارج ہوجائيں تا كہ شہر سازشيوں كے وجود سے خالى ہوجائے اور امير المومنين على (ع) كى خلافت كے راستہ ميں ركاوٹ نہ بنيں آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے جوان سال اسامہ كا

 انتخاب بھى اس لئے فرمايا تھا كہ اولاً: آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم يہ بتانا چاہتے تھے كہ ذمہ دارياں شخصيت اور لياقت كى بناپر ہوتى ہيں نہ كہ سن و سال اور موہوم شرافتوں كى بناپر، تا كہ آئندہ لوگ حضرت على (ع) كو يہ كہہ كر خلافت سے الگ نہ كر سكيں كہ وہ جوان ہيں \_ثانياً: اسامہ كے والد زيدابن حارثہ روميوں كے ساتھ جنگ كرتے ہوئے شہيد ہوئے تھے اس لئے ان ميں روميوں كے خلاف جنگ كرنے كا زيادہ جذبہ تھا اور سپہ سالارى كا عہدہ سونپ دينے كے بعد عملى طور پر ان كى دلجوئي بھى ہو جاتى \_

اسامہ نے مدينہ كے قريب مقام '' جرُف'' ميں پڑاؤ ڈال ديا\_ بزرگ صحابہ اور مہاجرين سب كے سب اسامہ كے لشكر كے سپاہى اور ان كى ماتحتى ميں تھے \_ يہ بات ان ميں سے بعض كےلئے بڑى سخت تھى انہوں نے اعلانيہ طور پر اسامہ كى سپہ سالارى پر اعتراض كيا كہ بزرگوں كى سپہ سالارى كے لئے نوجوان كو كيوں منصوب كيا گيا؟ لشكر كى روانگى ميں عملى طور پر خلاف ورزياں ہوئيں چند دنوں تك لشكر ركا رہا \_ مخالفت كر نيوالوں نے لشكر كى روانگى ميں كوتاہى كى اوراپنے بے ہودہ مقاصد كو انجام دينے كے لئے روانگى ميں تاخير كرائي\_

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے بستر علالت پر سمجھ ليا كہ لشكر گاہ سے لشكر كى روانگى كو روكنے كےلئے لوگ كيا كررہے ہيں ، آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم بستر سے اٹھے اور بخار نيز غيظ و غضب كے عالم ميں مسجد ميں تشريف لائے خدا كى حمد كے بعد فرمايا '' اے لوگو ميں لشكر كى روانگى ميں دير ہونے سے بہت ناراض ہوں گويا اسامہ كى سپہ سالارى تم ميں سے ايك گروہ كے اوپر گراں گذرى اور تم نے اعتراضات شروع كرديئےم اس سے پہلے بھى ان كے باپ كى سپہ سالارى پراعتراض كررہے تھے ، خدا كى قسم اس كا باپ سپہ سالارى كے لئے مناسب تھا اور وہ خود بھى

 مناسب ہے\_

آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم گھر واپس آگئے اور ہر اس صحابى سے جو آپ كو ديكھنے كے لئے آتا تھا فرماتے: '' لشكر اسامہ كو روانہ كرو''(16)

ليكن سازشيں اس سے بالاتر تھيں يہاںتك كہ آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا \_'' جو لشكر اسامہ سے روگردانى كرے اس پر خدا كى لعنت ہو'' (17)

اہل بقيع كے مزار پر

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم شديد بيمارى كے عالم ميں حضرت على صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم (18) كا سہارا لئے قبرستان بقيع كى طرف چلے، اصحاب آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے پيچھے پيچھے روانہ ہوئے جب بقيع كے قبرستان ميں پہنچے تو فرمايا:'' ميں مامور ہوں كہ خداوند عالم سے اہل بقيع كے لئے طلب مغفرت كروں ''\_پھر فرمايا'' اے زير خاك آرام كرنے والو تم پر ميرا سلام ہو، تم اطمينان و مسرت سے آرام كرو كہ تمھارا زمانہ ان لوگوں كے زمانہ سے زيادہ آسودہ ہے \_ فتنے اندھيرى رات كے ٹكٹروں كى طرح بڑھ آئے ہيں '' پھر فرمايا '' على (ع) ہر سال جبرئيل (ع) ميرے پاس قرآن كو ايك مرتبہ پيش كرتے تھے اور اس سال دو بار انہوں نے پيش كيا اس لئے كہ ميرا وقت قريب آگيا ہے''(19)

واقعہ قرطاس يا نا مكمل تحرير

آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى زندگى كے آخرى دن تھے ، جب آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے آنكھيں كھوليں تو اپنے بستر كے ارد گرد چند اصحاب كو ديكھا جن كو آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے حكم كے مطابق اس وقت لشكر اسامہ كے

 ساتھ ہونا چاہيئے تھا\_ امت ميں اختلاف كى روك تھام كے لئے آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا \_'' كاغذ اور دوات لاؤ تا كہ ميں تمہارے لئے ايك چيز لكھ دوں كہ اس كے بعد گمراہ نہ ہوگے ''\_ ان ميں سے ايك صاحب نے چاہا كہ اٹھ كر قلم دوات لے آئيں ليكن جناب عمر نے اظہار خيال فرمايا '' يہ ( پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى جانب اشارہ)ہذيان بك رہے ہيں ، قرآن تمہارے پاس ہے اور كتاب آسمانى ہمارے لئے كافى ہے '' ايك گروہ نے عمر كا ساتھ ديا اور كچھ لوگوں نے ان كى مخالفت كى ، شور و غل بر پا ہوا \_ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا '' اٹھو اور ميرے گھر سے نكل جاؤ''\_(20)

ناتمام نماز

آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى علالت كے دوران ايك دن حضرت بلال نے اذان دى اور آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے گھر و دروازہ پر آكر آواز دى '' نماز ... خدا تمہارے اوپر رحمت نازل كرے'' \_ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم بہت زيادہ بيمارتھے اس وجہ سے آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا كہ '' لوگوں كو كوئي نماز پڑھا دے اس لئے كہ ميں بيمار ہوں''\_ عائشےہ نے كہا كہ ابوبكر كو تلاش كرو اور حفصہ نے كہا عمر كو لاؤ آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے دونوں كى باتيں سنيں اور دونوں بيويوں سے كہا '' ان باتوں سے خود كو روكو كہيں تم ان عورتوں كى طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے يوسف كو گمراہ كرنا چا ہا تھا''\_آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم شديد بيمارى كے عالم ميں اٹھے ، علي(ع) اور فضل بن عباس نے آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے دونوں شانوں كو سہارا دے ركھا تھا ، مسجد ميں تشريف لائے ، ابوبكر كو محراب ميں ديكھا كہ نماز كے لئے كھڑے ہوگئے ہيں ، آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے ہاتھ سے اشارہ كيا كہ ہٹ جاؤ\_ رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا نے ان كى نماز كومكمل نہ ہونے ديا اور دوبارہ نہايت مختصر نماز كا اعادہ كيا \_ جب آپ- صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم گھر تشريف لے گئے تو ابوبكر ،

 عمر اور دوسرے افراد كو بلوا بھيجا جب يہ لوگ آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے پاس آئے تو آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے ان سے پوچھا كہ '' لشكر اسامہ كے ساتھ كيوں نہيں گئے؟ انہوں نے جواب ديا '' ہم آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے تجديد بيعت كے لئے لوٹ آئے اور ہم نے يہ نہيں چاہا كہ آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى بيمارى كى خبر دوسروں سے پوچھيں''(21)\_

وداع پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم

پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى بيمارى نے شدت اختيار كرلى ، فاطمہ زہرا سلام اللہ عليہا ،آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے بستر كے پاس بيٹھى ہوئي باپ كے نورانى اور ملكوتى چہرہ كو ديكھ رہى تھيں \_جس پر بخار كى شدت كى بنا پر پسينہ كے قطرے جھلملار ہے تھے، جناب فاطمہ (ع) نے جناب ابوطالب عليہ السلام كا شعر جو پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے بارے ميں تھا پڑھا \_

وَاْبيَضُ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بوجهه

ثمال اليتامى عصمة للارامل

يعنى : روشن چہرہ اس چہرہ كى آبرومندى كے وسيلہ سے بارش طلب كى جاتى ہے جو يتيموں كى پناہ گاہ اور بيوہ عورتوں كى نگہدار ى كرنے والا ہے \_

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے آنكھيں كھوليں اور فرمايا، بيٹى ، شعر نہ پڑھو ، قرآن پڑھو :

( وَ مَا مُحَمّد الاَ رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مَنْ قَبْله الرُّسُل اَفانْ مَاتَ اَوقُتل انْقَلَبْتُمْ عَلَى اَعْقابكُمْ وَ مَنْ يَنْقَلبْ عَلَى عَقبَيْه فَلَنْ يَضُرَّ اللّهَ شَيْئاً وَ سَيَجْزى اللّهُ الشَّاكريْنَ)(22)

'' محمد نہيں ہيں مگر پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا ، ان سے پہلے بھى بہت سے پيغمبر گزر چكے ہيں تو كيا اگر

 انكا انتقال ہوجائے يا قتل كرديئےائيں توكيا تم اپنے گزشتہ لوگوں كے عقائد كى طرف پلٹ جاؤ گے ؟ اور جو اپنے گزشتگان كے آئين كى طرف پلٹ جائے گا وہ خدا كو كوئي نقصان نہيں پہنچائے گا \_ خدا شكر كرنے والوں كو نيك جزاء دے گا''\_

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے آہستہ سے حضرت فاطمہ سلام اللہ عليہا كے كان ميں كوئي بات كہى آپ(ع) نے گريہ شروع كيا \_ پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اپنى بيٹى كى تكليف برداشت نہ كر سكے اور دوبارہ آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے ان(ع) كے كان ميں كوئي بات كہى تو جناب فاطمہ چپ ہوگئيں اور مسكرانے لگيں \_

بعد ميں جب لوگوں نے جناب فاطمہ (ع) سے سوال كيا كہ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے آپ(ع) سے كيا كہا تھا كہ پہلى بار آپ(ع) روئيں اور دوسرى بار مسكرائيں ؟ آپ(ع) نے جواب ديا '' پہلى بار آنحضرت سے رحلت كى خبر سنى تو مغموم ہوگئي دوسرى بار آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے بشارت دى كہ اے فاطمہ ميرے اہل بيت (ع) ميں سے تم سب سے پہلے مجھ سے ملوگى اس پر ميں بشاش ہوگئي\_(23)

پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے اپنى حيات كے آخرى لمحوں ميں على عليہ السلام كو بلايا اور فرمايا '' علي(ع) ميرا سر اپنى آغوش ميں لے لو كہ امر خدا آن پہنچا ہے''\_

اے على (ع) جب ميں اس دنيا ميں نہ رہوں تو مجھے غسل دينا اور پہلى بار مجھ پر نماز پڑھنا آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كا سر علي(ع) كى گود ہى ميں تھا كہ آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم رحمت بارى سے جا ملے \_

يہ عظيم حادثہ 28/صفر 11 ہجرى بروز پير بمطابق 28 مئي 632 ء كورونما ہوا (24) \_ ليكن مورخين اہل سنت كے مطابق پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى رحلت 12 ربيع الاول سنہ 11 ھ ق (25)بمطابق 10 جون سنہ 632كو ہوئي\_

حضرت على (ع) نے رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا كے پاكيزہ جسم كو غسل ديا، كفن پہنا يا اور نماز پڑھى اس عالم

 ميں كہ آنسو آپ(ع) كى آنكھوں سے رواں تھے اور فرمايا \_

'' ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں اے اللہ كے رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم بيشك آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے مرنے سے وحى كا سلسلہ منقطع ہو گيا ''\_

وہ چيز جو دوسرے پيغمبروں كى موت كے بعد منقطع نہيں ہوئي ( يعنى نبوت و احكام الہى اور آسمانى خبريں) ... اگر آپ صبر كا حكم نہ ديتے اور نالہ و فغاں سے منع نہ فرماتے تو ميں آپ (ع) كے فراق ميں اتنا روتا كہ ميرے اشكوں كا سرچشمہ خشك ہو جاتا \_(26)

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى رحلت كى خبر نہايت تيزى سے مدينہ ميں پھيل گئي ، علي(ع) جب غسل و كفن ميں مشغول تھے اس وقت ايك گروہ پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے جانشين كا مسئلہ حل كرنے كے لئے سقيفہ (27) ميں الجھ رہا تھا \_غسل دينے كے بعد پہلے علي(ع) نے نمازپڑھى پھر مسلمان دستہ دستہ آتے گئے اور نماز پڑھتے گئے ، پھر رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا كو مسجد كے پہلو ميں آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے گھر ميں دفن كرديا گيا\_(28)

يہ نور ہرگز نہيں بجھے گا

پيغمبراسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم دار بقاء كى طرف روانہ ہوگئے ، ليكن يہ نور نہ تو گل ہوا ہے اور نہ ہوگا\_آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كا آئين مشعل ہدايت كى طرح بشر كے لئے تاريك راستوں ميں راہنما ہے اور كروڑوں ، اربوں انسان صديوں سے اسے آئين كے پيرو ہيں\_

آج بھى روزانہ ايك ارب سے زيادہ مسلمان سارى دنيا ميں كروڑوں بار '' اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدرسول اللہ '' كى آواز گلدستہ اذان سے سن رہے ہيں اور بے پناہ محبت كے ساتھ اس آواز كے دلبر با ترنم كو اپنى زبان پر جارى كرتے اور آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم (محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ) پر درود بھيجتے

 ہيں اور آسمانى كتاب كو پڑھتے اور اس سے سبق حاصل كرتے ہيں \_ قرآن كريم 114 سورتوں كے ساتھ حضرت محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى رسالت كا جاودانہ معجزہ اور زندہ گواہ ہے \_خدا نے ان كے دين كو آخرى دين اور ان كو آخرى پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم قرار ديا ہے \_(29) جو ان كے آئين كى پيروى نہ كرے (گمراہ ہے ) خدا اس كى عبادت كو قبول نہيں كرے گا اور آخرت ميں وہ گھاٹے ميں رہے گا\_(30)

جى ہاں يہ نور آج بھى لوگوں كے دلوں اوران كى عقل و خرد پر جگمگارہا ہے \_

يہ نور ہر جگہ چمكا اور تھوڑى ہى مدت ميں جزيرة العرب سے نكل كر ہر جگہ پھيل گيا\_ روم اور ايران كى مطلق العنان حكومتوں كو اپنے ہالہ ميں لے ليا\_ اور ايك طرف قلب فرانس اور اسپين تو دوسرى طرف ہندتك پہنچ گيا\_ڈوبتى ہوئي بشريت كو نجات بخشى اور اس كو ايك عظيم تمدن سے روشناس كرايا \_

ختم نبوت كے بعد يہ نور معصوم رہنماؤں ميں درخشندہ ہوا اور ہدايت كے يہ پاك انوار اور نورى پيكر، فتنوں كى تيرگى ميں انسانوں كى ہدايت كے لئے كمر بستہ ہوئے اور انسانيت كو الہى واسلامى زندگى كى طرف بلايا اور آج بھى نجات بشريت كا واحد راستہ قرآن و عترت كى پيروى ہے\_

آخر كلام ميں عرض ہے كہ مسلمان ،ان كى تعليمات سے استفادہ كرتے ہوئے اپنے راستہ كو تلاش كريں ،ستم كے بوجھ تلے دبے ہوئے تيرہ بخت اور حيران و سرگردان انسان كى رہائي كا واحد راستہ آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كا آئين ہے \_ تحريكيں شروع ہوں گى اور كفر و ارتداد و نفاق اور ظلم و ستم مغلوب ہوں گے اور كمزور افراد زمانہ كے راہبر اور زمين كے وارث ہوںگے\_(31) امام مہدى ( عجل اللہ لہ الفرج) تشريف لائيں گے پھر سارى دنيا ميں ايك اسلامى حكومت قائم ہوگى اور سارى دنيا ميں ايك پرچم لہرائے گا : لاَ الهَ الَّااللّهَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّه \_يہ نور كبھى بجھ نہيں سكتا\_

 سوالات

1\_ اَسوَدعسنيّ كون تھا؟

2\_ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے مدعيان پيغمبر سے كيسے مقابلہ كيا ؟

3\_رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدانے اسامہ كو سپہ سالار كے عنوان سے كيوں منصوب فرمايا؟

4\_ رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدااسامہ كے لشكر كى روانگى پر كيوں اصرار كررہے تھے؟

5\_رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ''تحرير''كيوں نہ لكھ سكے؟

6\_ رسول خدانے كس تاريخ كو رحلت فرمائي؟

7\_ پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو كس نے غسل و كفن ديا ؟

8\_ پيغمبراسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے حضرت فاطمہ(ع) كے كان ميں كيا راز بتايا؟

9\_ كيا آخر ميں لشكر اسامہ روانہ ہوا ؟ كس وقت؟

10\_ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كہاں مدفون ہوئے ؟

 حوالہ جات

1\_ باذان بھى مرقوم ہے \_ ر\_ك كامل بن اثير ج 2 ص 337\_

2\_ تاريخ طبرى ج 3 ص 240 \_227\_

3\_ در آستانہ سال زاد پيامبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ص 247\_

4\_ تاريخ طبرى ج 3 ص 231\_

5\_ تاريخ طبرى ج 3 ص 231\_

6\_تاريخ طبرى ج 3 ص 227\_236\_

7\_تاريخ طبرى ج 3 ص 239\_

8\_ خط كا متن : من مسيلمہ رسول اللہ الى محمد رسول اللہ اما بعد فاننى قد اشركتُ فى ہذا الامر معك و ان لنا نصف الارض و لقريش نصف الارض ولكن قريشا قوم يعتدون تاريخ طبرى ج 3 ص 146 \_ العبر ج 2 ص 58 \_

9\_ خط كا متن : بسْم اللّه الرّحْمن الرَّحيم ، منْ مُحَمَّد رَسُول اللّه الى مُسَيْلمه الكَذَّاب: السَّلامُ عَلَى مَن اتَّبَعَ الْهُديْ، اَمَّا بَعْدُ : فَانَّ الْاَرْض للّه يُورثُهَا مَنْ يَشَائُ منْ عبَاده وَالْعَاقبَةُ للْمُتَقين\_ تاريخ طبرى ج 3 ص 146 \_العبر ج 2 ص 58\_

10\_ تاريخ طبرى ج 3 ص 286 \_

11\_ تاريخ طبرى ج 3 ص 274 \_

12\_\_ تاريخ طبرى ج 3 ص 290\_

13\_ تاريخ طبرى ج 3 ص 256\_

14\_ سيرت حلبى ج 3 ص 207\_ پرمرقوم ہے كہ اسامہ 17 سال كے اور بعض نے 18 سال لكھا ہے ليكن مُسلَّمہ طور پر انكى عمر 20سال سے زيادہ تھى \_

15\_ طبقات ابن سعد ج 2 ص 190\_

16\_ طبقات ابن سعد ج 2 ص 190 \_191\_

17\_ شر ح نہج البلاغہ ابن ابى الحديد ج 2 ص 21 \_منتہى الآمال ص 128 \_انيس المومنين نسخہ قلمى ص 3\_

 18\_ ابن سعد نے لكھا ہے كہ اُبوُ مَؤيھَبَة كے ساتھ گئے ،طبقات 204\_

19\_ ارشاد شيخ مفيد ص 97\_

20\_ ارشاد ص 98\_ منتہى الآمال ص 128\_بحارالانوار ج 22ص 469\_ جناب عمر كا يہ قول اہل سنت كى كتابوں ميں مختلف طريقوں سے مذكور ہے \_ ابن اثير تاريخ كامل ميں لكھتا ہے : رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا قلم اور دوات لاؤ تا كہ تمہارے لئے وہ بات لكھ دوں جس سے تم ہرگز گمراہ نہ ہوگے \_ لوگوں نے كہا رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ہذيان بك رہے ہيں (نعوذ باللہ)\_ برہان الدين حلبى شافعى لكھتے ہيں \_ قال بعضہم و ہو سيدنا عمر : بعض نے كہا يعنى عمر نے كہا رجوع كريں كامل ابن اثير ج 2 ص 320 \_ سيرت حلبيہ ج 3 ص 344 \_مزيد مطالعہ كے ليے ملاحظہ فرمائيں صحيح بخارى كتاب العلم ج 1 ص 22 \_ مسند احمد ج 1 ص 324 \_ طبقات ج 2 ص 37 \_صحيح مسلم ج 2 ص 14\_ مسند احمد ج 1 ص 221\_ البدا ية و النہايہ ج 5 ص 220 \_حياة محمد ص 475 \_شرح نہج البلاغہ ابن ابى الحديد ج 2 ص 220 \_ملل و نحل ج 1 ص 3 1 \_ سقيفہ جوہرى \_ الوفاء ج 2 ص 789\_كنز العمال ج 3 ص 138 \_ مجمع الزوائد ج 9 ص 33\_

21\_ ارشاد شيخ مفيد ص 97\_98 منتہى الآمال ص 128 \_ تلخيص الشافى شيخ طوسى ج 3 ص 226\_

22\_ آل عمران /144\_

23\_ طبقات ابن سعد ج 2 ص 247 و 248 \_ارشاد شيخ مفيد ص 98 \_اعلام الورى ص 143 \_ ذہبى نے كتاب سيرت ميں لكھا ہے كہ پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے حضرت زہرا سلام اللہ عليہاسے فرمايا تم اس بات سے راضى نہيں ہو كہ تم مومنہ عورتوں كى سردار ہو ، يا اس امت كى عورتوں كى سردار ہو؟ تو فاطمہ(ع) زہر ا ہنس پڑيں \_ سيرت ذہبى ص 380 \_

24\_ بحار الانوار ج 22 ص 514\_

25\_بحارالانوار ج 22 ص 534\_

26\_نہج البلاغہ فيض خطبہ 226ص 732\_

27\_سائبان والى جگہ جہاں لوگ جمع ہوتے تھے\_

28\_ بحار الانوار ج 22 ص 518\_

29\_ (وَلكنْ رَسُوُلُ اللّه وَ خَاتَمُ النَّبيّنَ)(سورہ احزاب/40)

30\_ (وَ مَنْ يَبْتَغ غَيْرَ الاسْلاَمَ دينَاً فَلَنْ يّقْبَلَ منْهُ وَ هُوَ فى اْلآخرَة منَ الْخَاسريْنَ)( آل عمران/85)

31\_ (وَ نُريْدُ اَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذيْنَ اسَتُضْعفُوا فى الْاَرْض وَ نَجْعَلَهُمْ اَئمَّةً وَ نَجْعَلَهُمُ الْوارثيْنَ) (قصص/5)

فہرست

[عرض ناشر: 4](#_Toc530400947)

[مقدمہ 5](#_Toc530400948)

[سيرت نگارى كى مختصر تاريخ 5](#_Toc530400949)

[ہدف تاليف 7](#_Toc530400950)

[پہلا سبق 9](#_Toc530400951)

[غزوہ بنى قَينُقاع 10](#_Toc530400952)

[حضرت فاطمہ زہرا (ع) كا حضرت علي (ع) كے ساتھ عقد 12](#_Toc530400953)

[غزوہ سويق 14](#_Toc530400954)

[غزوہ بنى سُلَيم 15](#_Toc530400955)

[''قَرَدَة''ميں سرّيہ زيد بن حارثہ 16](#_Toc530400956)

[غزوہ غَطَفَان 17](#_Toc530400957)

[جنگ احد كے مقدمات 17](#_Toc530400958)

[جنگ رونما ہونے كے اسباب 17](#_Toc530400959)

[پہلا قدم ، جنگى بجٹ كى فراہمي 19](#_Toc530400960)

[لشكر كى جمع آوري 19](#_Toc530400961)

[سياسى پناہ گزين 20](#_Toc530400962)

[لشكر قريش كى مدينہ روانگي 21](#_Toc530400963)

[عبّاس كى خبر رساني 21](#_Toc530400964)

[سپاہ قريش راستہ ميں 22](#_Toc530400965)

[معلومات كى فراہمي 22](#_Toc530400966)

[لشكر ٹھہرنے كى خبر 23](#_Toc530400967)

[مدينہ ميں ہنگامى حالت 24](#_Toc530400968)

[فوجى شورى كى تشكيل 24](#_Toc530400969)

[آخرى فيصلہ 26](#_Toc530400970)

[سوالات: 27](#_Toc530400971)

[حوالہ جات 28](#_Toc530400972)

[دوسرا سبق 30](#_Toc530400973)

[لشكر اسلام كى روانگي 31](#_Toc530400974)

[لشكر توحيد كا پڑاؤ 31](#_Toc530400975)

[منافقين كى خيانت 33](#_Toc530400976)

[صف آرائي 34](#_Toc530400977)

[دشمن اپنى صفوں كو منظم كرتاہے 35](#_Toc530400978)

[جنگى توازن 36](#_Toc530400979)

[جنگ كيسے شروع ہوئي؟ 36](#_Toc530400980)

[دشمن كے حوصلے بلند كرنے ميں موسيقى كا كردار 37](#_Toc530400981)

[اجتماعى حملہ 38](#_Toc530400982)

[فتح كے بعد شكست 39](#_Toc530400983)

[پيغمبراسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كا دفاع كرنيوالوں كى شجاعت 42](#_Toc530400984)

[اُمّ عمارہ شير دل خاتون 44](#_Toc530400985)

[لشكر كى جمع آوري 45](#_Toc530400986)

[سوالات 47](#_Toc530400987)

[حوالہ جات 48](#_Toc530400988)

[تيسرا سبق 49](#_Toc530400989)

[شہيدوں كے پاكيزہ جسم كے ساتھ كيا سلوك ہوا؟ 49](#_Toc530400990)

[شہيدوں كے پاكيزہ جسم كے ساتھ كيا سلوك ہوا؟ 50](#_Toc530400991)

[طرفين كے نقصانات 50](#_Toc530400992)

[مفہوم شہادت 51](#_Toc530400993)

[نفسياتى جنگ 51](#_Toc530400994)

[كہاں جا رہے ہيں؟ 52](#_Toc530400995)

[احد ميں مسلمانوں كى شكست كے اسباب كا جائزہ 53](#_Toc530400996)

[شہداء كى لاشيں 54](#_Toc530400997)

[ان كو يہيں دفن كر وانيكى دُعا مستجاب ہوگئي 55](#_Toc530400998)

[مدينہ كى طرف 57](#_Toc530400999)

[نماز مغرب كا وقت آن پہنچا 59](#_Toc530401000)

[شہيدوں كى ايك جھلك 59](#_Toc530401001)

[ايك عقلمند صاحب ثروت كى شہادت 60](#_Toc530401002)

[بوڑھے عارف كى شہادت 60](#_Toc530401003)

[حجلہ خون 61](#_Toc530401004)

[مدينہ ميں منافقين كى ريشہ دوانياں 63](#_Toc530401005)

[مدينہ سے 20 كيلوميٹر دور'' حمراء الاسد'' ميں جنگى مشق 63](#_Toc530401006)

[ابوعَزَّہ شاعر كى گرفتاري 64](#_Toc530401007)

[سوالات 66](#_Toc530401008)

[حوالہ جات 67](#_Toc530401009)

[چوتھا سبق 69](#_Toc530401010)

[سريہ ابوسَلَمَہ بن عبدُالاسد 70](#_Toc530401011)

[سريہ عبداللہ بن انيس انصاري 71](#_Toc530401012)

[رَجيع كا واقعہ 72](#_Toc530401013)

[بئْر مَعُونہ كا واقعہ 74](#_Toc530401014)

[سريہ عَمروبن اُميَّہ 75](#_Toc530401015)

[غَزوَہ بَني نُضَير 76](#_Toc530401016)

[دہشت گرد سے انتقام 78](#_Toc530401017)

[غزوہ بدر الموعد 79](#_Toc530401018)

[4 ہجرى ميں رونما ہونے والے ديگر اہم واقعا ت \_ 80](#_Toc530401019)

[سوالات 81](#_Toc530401020)

[حوالہ جات 82](#_Toc530401021)

[پانچواں سبق 83](#_Toc530401022)

[غَزوہ ذاتُ الرّقاع 84](#_Toc530401023)

[غزوہ دُومَةُ الجَندَل 84](#_Toc530401024)

[غزوہ خَندَق ( اَحزاَب) 85](#_Toc530401025)

[غزوہ خندق كے اسباب 85](#_Toc530401026)

[لشكر احزاب كى مدينہ كى طرف روانگي 88](#_Toc530401027)

[لشكر كى روانگى سے متعلق رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كا آگاہ ہونا 88](#_Toc530401028)

[بجلى كى چمك ميں آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے كيا ديكھا؟ 89](#_Toc530401029)

[مدينہ لشكر كفار كے محاصرے ميں 91](#_Toc530401030)

[بَنى قُريَظہ كى عہد شكني 91](#_Toc530401031)

[خطرناك صورتحال 93](#_Toc530401032)

[ايمان و كفر كا آمنا سامنا 94](#_Toc530401033)

[سوالات : 97](#_Toc530401034)

[حوالہ جات 98](#_Toc530401035)

[چھٹاسبق 100](#_Toc530401036)

[دشمن كى صفوں ميں تفرقہ پيدا كرنے كى كوشش 101](#_Toc530401037)

[بنى قريظہ اور مشركين كے درميان پھوٹ 102](#_Toc530401038)

[دشمن كى صفوں ميں لشكر اسلام كا سپاہي 106](#_Toc530401039)

[شہداء اسلام اور كشتگان كفر 107](#_Toc530401040)

[لشكر احزاب كى شكست كے اسباب 107](#_Toc530401041)

[مكمل حفاظت\_ 108](#_Toc530401042)

[جنگ احزاب كے نتائج 108](#_Toc530401043)

[غزوہ بنى قُرَيظَہ 109](#_Toc530401044)

[ايك خيانت كار مسلمان اور اسكى توبہ كى قبوليت 110](#_Toc530401045)

[بنى قريظہ كا اپنے آپ كو رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے حوالے كرنا 112](#_Toc530401046)

[سعد بن معاذ كا فيصلہ 112](#_Toc530401047)

[سَعد كے فيصلے كى دليليں 114](#_Toc530401048)

[پيمان شكنى كا انجام 115](#_Toc530401049)

[اسارى اور مال غنيمت 115](#_Toc530401050)

[سوالات 116](#_Toc530401051)

[حوالہ جات: 117](#_Toc530401052)

[ساتواں سبق 119](#_Toc530401053)

[چھ ہجرى كا آغاز 120](#_Toc530401054)

[غزوہ بنى لحى ان 120](#_Toc530401055)

[مفسدين فى الارض كا قتل ( مطالعہ كيلئے) 121](#_Toc530401056)

[غزوہ بنى مُصطَلق يا مُرَيسيع 122](#_Toc530401057)

[ايك حادثہ 123](#_Toc530401058)

[زيد بن ارقم كا آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو خبر پہنچانا 124](#_Toc530401059)

[باپ اور بيٹے ميں فرق 125](#_Toc530401060)

[بَني مُصْطَلقْ كا اسلامى تحريك ميں شامل ہونا 126](#_Toc530401061)

[ايك فاسق كى رسوائي 126](#_Toc530401062)

[آنحصرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى بيوى پر تہمت (واقعہ افك)(مطالعہ كيلئے) 127](#_Toc530401063)

[صلح حديبيہ 128](#_Toc530401064)

[مكہ كى راہ پر: 129](#_Toc530401065)

[قريش كا موقف 130](#_Toc530401066)

[قريش كے نمائندے آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى خدمت ميں 131](#_Toc530401067)

[آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے سُفرائ 132](#_Toc530401068)

[بيعت رضوان 133](#_Toc530401069)

[صلح نامے كامتن 134](#_Toc530401070)

[صلح كے مخالفين( مطالعہ كيلئے) 136](#_Toc530401071)

[ابو بصير كى داستان اور شرط دوم كا خاتمہ( مطالعہ كيلئے) 137](#_Toc530401072)

[صلح حديبيہ كے نتائج كا تجزيہ 138](#_Toc530401073)

[سوالات 139](#_Toc530401074)

[حوالہ جات 140](#_Toc530401075)

[آٹھواں سبق 143](#_Toc530401076)

[پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے عالمى پيغام كا اعلان 144](#_Toc530401077)

[سياسى حكمت عملى كے نكات كى رعايت 145](#_Toc530401078)

[شاہ ايران خسرو پرويز كے نام رسول اللہ كے خط كا متن\_ 147](#_Toc530401079)

[خسرو پرويز كے نام خط اور اسكى گستاخي 147](#_Toc530401080)

[حبشہ كے بادشاہ نجاشى كے نا م آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كا خط 149](#_Toc530401081)

[دوسرے حكمرانوں كا موقف 151](#_Toc530401082)

[خيبر كے يہوديوں سے جنگ كے اسباب 151](#_Toc530401083)

[لشكر توحيد كى روانگي 152](#_Toc530401084)

[معلومات كى فراہمي 153](#_Toc530401085)

[جنگى اعتبار سے مناسب جگہ پر لشكر گاہ كى تعيين 153](#_Toc530401086)

[لشكر كے لئے طبى امداد رسانى كا انتظام 154](#_Toc530401087)

[جديد معلومات 154](#_Toc530401088)

[آغاز جنگ اور پہلے قلعہ كى فتح 154](#_Toc530401089)

[سردار كے حكم سے روگرداني 155](#_Toc530401090)

[جنگى حكمت عملي 155](#_Toc530401091)

[على عليہ السلام فاتح خيبر 156](#_Toc530401092)

[سوالات 159](#_Toc530401093)

[حوالہ جات 160](#_Toc530401094)

[نواں سبق 162](#_Toc530401095)

[طرفين كے خسارے كا تخمينہ 163](#_Toc530401096)

[اسيروں كيسا تھ اچّھا برتاؤ 163](#_Toc530401097)

[فتح كے وقت در گزر 164](#_Toc530401098)

[مال غنيمت 164](#_Toc530401099)

[مال غنيمت ميں خيانت كى سزا 165](#_Toc530401100)

[مال غنيمت كى تقسيم 165](#_Toc530401101)

[خيبر پر حملے كے نتائج 166](#_Toc530401102)

[خيبر ميں لشكر اسلام كى كاميابى كے اسباب 166](#_Toc530401103)

[فدَك 167](#_Toc530401104)

[غزوہ وادى القري( 7 ھ ق) 167](#_Toc530401105)

[تَيمائ( 7 ھ ق) 168](#_Toc530401106)

[فتح خيبر كے بعد انجام پانے والے سرايا 168](#_Toc530401107)

[مكہ كى طرف ( عمرة القضائ) 168](#_Toc530401108)

[جنگ موتہ 170](#_Toc530401109)

[عالمى استكبار سے پہلا مقابلہ 170](#_Toc530401110)

[گريہ كيوں؟ 171](#_Toc530401111)

[غير مساوى طاقتوں كى جنگ 173](#_Toc530401112)

[لشكر اسلام كے دلير سردار جعفر ابن ابى طالب(ع) كى شہادت 174](#_Toc530401113)

[عبداللہ ابن رواحہ اور زيد ابن حارثہ كى شہادت 174](#_Toc530401114)

[مجاہدين كى واپسي 175](#_Toc530401115)

[رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم جعفر ابن ابيطالب(ع) كے سوگ ميں 176](#_Toc530401116)

[جنگ ذات السّلاسل 177](#_Toc530401117)

[سوالات 178](#_Toc530401118)

[حوالہ جات 179](#_Toc530401119)

[دسواں سبق 182](#_Toc530401120)

[فتح مكہ 183](#_Toc530401121)

[قريش كى عہد شكني 183](#_Toc530401122)

[تجديد معاہدہ كى كوشش 184](#_Toc530401123)

[لشكر اسلام كى تياري 186](#_Toc530401124)

[راستوںكو كنٹرول كرنے كيلئے چيك پوسٹ 186](#_Toc530401125)

[ايك جاسوس كى گرفتاري 186](#_Toc530401126)

[مكّہ كى جانب 188](#_Toc530401127)

[دشمن كو ڈرانے كيلئے عظيم جنگى مشق 188](#_Toc530401128)

[مشركين كا پيشوا ، مومنين كے حصار ميں 190](#_Toc530401129)

[مكہ ميں نفسياتى جنگ 192](#_Toc530401130)

[شہر كا محاصرہ 192](#_Toc530401131)

[ايك فوجى دستہ كے ساتھ مشركين كى جھڑپ 193](#_Toc530401132)

[سوالات 194](#_Toc530401133)

[حوالہ جات 195](#_Toc530401134)

[گيارھواں سبق 196](#_Toc530401135)

[شہر مكہ ميں داخلہ 197](#_Toc530401136)

[صدائے اتحاد 197](#_Toc530401137)

[اذان بلال 200](#_Toc530401138)

[بت شكن ، بت پرست 201](#_Toc530401139)

[آزاد شدہ شہر ''مكہ ''كے لئے والى اور معلم دين كا تقرر 201](#_Toc530401140)

[اسلام كے نام پر خونريزى اور جرائم 201](#_Toc530401141)

[جنگ حنين 202](#_Toc530401142)

[دشمن كى سازش سے پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى آگاہي 203](#_Toc530401143)

[حنين كى طرف روانگي 203](#_Toc530401144)

[دشمن كى اطلاعات اور تياري 204](#_Toc530401145)

[درہ حنين ميں 204](#_Toc530401146)

[فرار 205](#_Toc530401147)

[واپسى ،مقابلہ ،كاميابي 205](#_Toc530401148)

[عورتوں اور بوڑھوں كو قتل نہ كرو 207](#_Toc530401149)

[آغاز جنگ ميں مسلمانوں كى شكست كا تجزيہ 207](#_Toc530401150)

[سوالات 209](#_Toc530401151)

[حوالہ جات 210](#_Toc530401152)

[بارھواں سبق 212](#_Toc530401153)

[طائف كى جنگ 213](#_Toc530401154)

[جديد جنگى ہتھياروں كى ٹيكنالوجي 213](#_Toc530401155)

[واپسي 214](#_Toc530401156)

[ہوازن كے اسيروں كى رہائي 215](#_Toc530401157)

[مال غنيمت كى تقسيم 216](#_Toc530401158)

[وہ افراد جن كى دلجوئي كى گئي 216](#_Toc530401159)

[منافقين كا اعتراض 217](#_Toc530401160)

[دوستوں كے آنسو 218](#_Toc530401161)

[مدينہ واپسي 218](#_Toc530401162)

[غزوہ تبوك (13) 218](#_Toc530401163)

[ايك ہولناك خبر 218](#_Toc530401164)

[منافقين كى حركتيں 219](#_Toc530401165)

[بہانے تراشياں 221](#_Toc530401166)

[منافقين كے خفيہ مركز كا انكشاف 222](#_Toc530401167)

[جنگى اخراجات كى فراہمي 222](#_Toc530401168)

[اشك حسرت 223](#_Toc530401169)

[سوالات 225](#_Toc530401170)

[حوالہ جات 226](#_Toc530401171)

[تيرھواں سبق 228](#_Toc530401172)

[بے نظير لشكر 229](#_Toc530401173)

[منافقين كى واپسي 229](#_Toc530401174)

[شخصيت پر حملہ 230](#_Toc530401175)

[تپتا صحرا 231](#_Toc530401176)

[حضرت ابوذر كا واقعہ 232](#_Toc530401177)

[لشكر اسلام تبوك ميں 233](#_Toc530401178)

[دومة الجندل كے بادشاہ كى گرفتاري 234](#_Toc530401179)

[پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم پر حملہ كى سازش 234](#_Toc530401180)

[مسجد ضرار كو ويران كردو 235](#_Toc530401181)

[اسلحہ فروخت نہ كرو 236](#_Toc530401182)

[جنگ ميں دعا كى تاثير 236](#_Toc530401183)

[غزوہ تبوك سے ماخوذ نتائج 237](#_Toc530401184)

[سوالات 239](#_Toc530401185)

[حوالہ جات 240](#_Toc530401186)

[چودھواں سبق 242](#_Toc530401187)

[منافقين كے سربراہ كى موت 243](#_Toc530401188)

[مدينہ ميں مختلف قبائل كے نمائندہ وفود كى آمد 243](#_Toc530401189)

[وہ دين جس ميں نماز نہيں اس كا كوئي فائدہ نہيں 244](#_Toc530401190)

[ابراہيم كا سوگ 244](#_Toc530401191)

[خرافات سے جنگ 245](#_Toc530401192)

[مشركين سے بيزاري 245](#_Toc530401193)

[حضرت على (ع) اہم مشن پر 245](#_Toc530401194)

[مباہلہ 247](#_Toc530401195)

[حضرت على (ع) كى يمن ميں ماموريت 249](#_Toc530401196)

[سوالات 250](#_Toc530401197)

[حوالہ جات 251](#_Toc530401198)

[پندرھواں سبق 253](#_Toc530401199)

[حجة الوداع 254](#_Toc530401200)

[جہان عدالت باعث عداوت ہے 255](#_Toc530401201)

[حجة الوداع كے موقعہ پررسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى پر جوش تقرير 255](#_Toc530401202)

[غدير خم 259](#_Toc530401203)

[رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى تقرير كا ترجمہ ملاحظہ ہو 260](#_Toc530401204)

[سوالات 264](#_Toc530401205)

[حوالہ جات 265](#_Toc530401206)

[سولہواں سبق 267](#_Toc530401207)

[شورشيں 268](#_Toc530401208)

[اسود عنْسيّ كا واقعہ 268](#_Toc530401209)

[يمن ميں انقلابى بغاوت 269](#_Toc530401210)

[مسيلمہ كذاب كا واقعہ 271](#_Toc530401211)

[جھوٹے پيغمبر كى طرف ميلان كا سبب ''قومى تعصب'' 272](#_Toc530401212)

[جھوٹوں كا انجام 273](#_Toc530401213)

[رحلت پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے وقت كے حالات كا تجزيہ 273](#_Toc530401214)

[لشكر اسامہ كى روانگي 274](#_Toc530401215)

[اہل بقيع كے مزار پر 276](#_Toc530401216)

[واقعہ قرطاس يا نا مكمل تحرير 276](#_Toc530401217)

[ناتمام نماز 277](#_Toc530401218)

[وداع پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم 278](#_Toc530401219)

[يہ نور ہرگز نہيں بجھے گا 280](#_Toc530401220)

[سوالات 282](#_Toc530401221)

[حوالہ جات 283](#_Toc530401222)